جامع الاحادیث
مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ
تقدیم ، ترتیب ، تخریج ، ترجمہ
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
شبیر برادرز

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم آيته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۴۵۰۰) احادیث و آثار (۶۰۰) مباحث تفسیریہ اور (۱۱۰۰) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث مکمل

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد ہفتم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار۔ زبیدہ سنٹر ○ لاہور

نام کتاب	=•=•=	المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والآثار المرویة (جلد ہفتم)
عرفی نام	=•=•=	جامع الاحادیث (مکمل)
افادات	=•=•=	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
ترتیب وتخریج	=•=•=	مولانا محمد حنیف رضوی (صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف)
پروف ریڈنگ	=•=•=	مولانا عبدالسلام رضوی (استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف)
کمپوزرز	=•=•=	مولوی محمد زاہد علی بریلوی - مولوی محمد فضل حق بستوی، محمد عبدالوحید محمد منیف رضا، محمد عفیف رضا، محمد نظیف رضا
باہتمام	=•=•=	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
تعداد	=•=•=	۶۰۰
سن اشاعت	=•=•=	۲۰۰۵ء
سن اشاعت ثانی	=•=•=	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	=•=•=	2300 روپے (مکمل 10 جلدیں)
قیمت	=•=•=	200 روپے (7 تا 10 فی جلد)

ملنے کے پتے

ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل رضا چوک ریگل (صدر) کراچی

ادارہ پیغام القرآن زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

مکتبہ اشرفیہ مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز اُردو بازار کراچی

مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی

مکتبہ قادریہ عطاریہ موتی بازار راولپنڈی

مکتبہ رحیمیہ گوالی لین اُردو بازار کراچی

فہرست عنوانات جلد ہفتم

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

امابعد

ایمان واسلام

۳۶۶۴۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ قال بینما نحن عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلمذات یوم اذطلع علینا رجل شدیدبیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیه اثرالسفرولایعر فه منااحد حتی جلس الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فا سند رکبتیه الی رکبتیه ووضع کفیه علی فخذیه وقال یا محمد اخبر نی عن الاسلام، قا ل: الا سلام ان تشهدان لا اله الاالله وان محمد ا رسول الله وتقیم الصلوۃ وتو تی الزکو ۃ وتصو م رمضان وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلا، قال: صدقت، فعجبنا له یسئله ویصدقه، قال :فا خبرنی عن الا یما ن، قال :ان تو من با لله وملئکة و کتبه ورسله والیو م الا خر وتو من با لقد ر خیره وشره، قال: صدقت، قا ل: فا خبر نی عن الا حسان، قال: ان تعبد الله کانك تراه، فان لم تکن تراه فانه یراك، قا ل: فا خبرنی عن السا عة، قال: ما المسئول عنها با علم من السائل ،قا ل : فا خبرنی عن اما را تها، قال: ان تلد الا مة ربتها وان تری الحفا ۃ العراۃ العا لة رعا الشاۃ یتطا ولو ن فی النبیا ن، قال: ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قا ل لی یا عمر اتدری من السا ئل قلت الله ورسوله اعلم قال فا نه جبریل اتاکم یعلمکم دینکم ۔

۳۶۶۴۔ الصحیح لمسلم۔ کتاب الا یما ن ۱/ ۲۷

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوئے جن کے کپڑے، بہت سفید بال نہایت کالے تھے۔ نہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سفر کرکے آئے ہیں اور نہ ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گھٹنے سرکار کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہونچنے کی قدرت ہو، سائل نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ سرکار سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں۔ عرض کیا: کہ مجھے ایمان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھو اور اچھی بری تقدیر کی تصدیق کرو۔ عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ عرض کیا: مجھے احسان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، عرض کی: قیامت کی خبر دیجئے۔ سرکار نے فرمایا: کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں، عرض کیا: تو کچھ قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے بدن وننگے پاؤں والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے، میں سرکلار کے پاس کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر سرکار نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ حضرت جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

اقول: سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث پاک میں اجمالی طور پر مکمل دین اسلام کو بیان فرمادیا، اس میں دین کے اصول وفروع انتہائی جامع انداز میں اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرکار نے بیان فرمائے ہیں۔

اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ تمام باتیں حضرت جبرئیل امین ہی کے سوال کے جواب میں بیان فرمائی گئی تھیں۔ نیز اس کو ام الجوامع بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ یہ جملہ علوم کو شامل ہے۔

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی بابت فرمایا ہے کہ یہ حدیث تمام ظاہری وباطنی عبادات کو شامل ہے، خواہ اعتقادیات ہوں یا عملیات، یہاں تک کہ جملہ علوم شرعیہ اسی کی جانب راجع اور اسی کے فروع ہیں اور یہ حدیث اصل اسلام ہے۔

علامہ قرطبی اور دیگر ائمہ حدیث نے اس کو ام الا حا دیث اور ام السنۃ بھی فرمایا ہے اسی لئے امام بغوی نے مصابیح اور شرح السنۃ دونوں کتابوں کو اسی حدیث پاک سے شروع کیا ہے جیسے قرآن کریم سورۂ فاتحہ سے شروع ہوا ہے۔ اور یہ ام الکتاب ہے۔

قال ...... ذات یوم ۔ رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ اور عام دستور تھا کہ صحابہ کرام کو اسلامی تعلیمات سے نوازتے رہتے تھے۔ سفر وحضر، شام وسحر، ہر وقت اور ہر جگہ سرکار کا یہ محبوب مشغلہ تھا۔ ساتھ ہی صحابہ کرام کی مقدس جماعت بھی شب وروز اسی تلاش وجستجو میں لگی رہتی تھی کہ کوئی دینی بات معلوم ہو جائے، لیکن یہ ادب کے مجسمے سرکار کی تعظیم وتوقیر کا اس قدر لحاظ وپاس رکھتے تھے کہ اکثر وبیشتر اپنی زبان سے کچھ عرض نہیں کرتے کیوں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ

پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

سرکار کی خدمت اقدس میں اس طرح خاموش وساکت رہتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ کہیں کسی عضو یا سر کی حرکت سے پرواز نہ کر جائیں۔ اس حسن ادب کے ساتھ برابر حاضری کا شرف حاصل کرتے رہتے۔ لیکن سرکار کی نگاہ نبوت ان کے ارادوں اور ان کی حاجتوں سے باخبر تھی۔ لہذا کوئی ناکام ونامراد نہیں جاتا۔

اسی طرح کا واقعہ اس وقت پیش آیا کہ تمام صحابہ کرام خاموشی کے عالم میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھے، کسی کو سوال کرنے کی جرأت وہمت نہیں ہو رہی تھی۔

اذ طلع ...... احد : سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ اچانک ایک شخص حاضر بارگاہ رسالت ہوئے۔ یعنی ہم نے ان کو کسی راستہ سے تشریف لاتے نہیں دیکھا، بلکہ اچانک وہ مجمع عام کے کنارے کھڑے نظر آئے۔ان کی ہیئت و حالت بظاہر یہ تھی کہ وہ انتہائی سفید لباس میں ملبوس تھے،خوب کالے بال تھے۔یعنی صاف ستھرے لباس اور جوانی کے عالم میں وہ شہزادوں کی طرح معلوم ہورہے تھے،ساتھ ہی یہ دونوں علامتیں اس بات کی کھلی شہادت تھیں کہ یہ کسی سفر سے نہیں آئے ہیں ورنہ لباس پر گرد ہوتی اور بال بھی غبار آلود ہوتے اور لباس کی سفیدی نیز بالوں کی سیاہی میں کچھ فرق ضرور آتا،اس لئے ہم نے ان دونوں چیزوں کے ذریعہ اندازہ لگایا کہ یہ مسافر نہیں ہیں۔

لیکن اب ہمارے سامنے یہ مشکل تھی کہ پھر یہ ہیں کون۔،ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدینہ منورہ اور اس کے گردونواح کے باشندے بھی نہیں ہیں ورنہ ہم سے ان کو کوئی پہچانتا ہوتا۔نیز یہ اس سے پہلے ہم سے کسی کی موجودگی میں بارگام رسالت میں حاضر بھی نہیں ہوئے تھے ورنہ ضرور کوئی پہچان لیتا۔ہم اسی حیرت واستعجاب میں تھے کہ۔

حتی جلس ..... فخذیه :. وہ سرکار کا اذن پاتے ہی ہم لوگوں کے درمیان سے گذر کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور اتنے قریب جا بیٹھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹنوں شریف سے اپنے گھٹنوں کو ملا دیا اور دوزانوں بیٹھ گئے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرکار کو خوب جانتے ہیں۔اور واقعہ بھی یہی تھا جیسا کہ آئندہ مضمون حدیث سے ظاہر ہے۔مزید قرب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے دونوں ہاتھوں کو سرکار کے زانوئے اقدس پر رکھ دیا۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کمال ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو اپنی ہی رانوں پر رکھا ہو۔

وقال .....سبیلا . اب سرکار کو خطاب کرتے ہوئے عرض کیا: آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیں۔یعنی ضروریات اسلام سے آگاہ فرمائیں تاکہ لوگ اس پر عمل کرکے فلاح پائیں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کو معبود برحق جانو اور اس کی وحدانیت کی گواہی دو،اگرچہ تم نے اس ذات اقدس کو دیکھا نہیں ہے لیکن بغیر دیدار ہی اس کی گواہی دینا اسلام کا اہم ترین رکن ہے،ساتھ ہی اس بات کی گواہی دو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں،مخلوق کی نجات ان کی

اتباع پر موقوف ہے اور یہ جو پیغام خداوندی لیکر آئے ہیں وہ حق ہے، ان کی ہر بات کو بے چون وچرا تسلیم کرنا ہے۔

جب ان دو اہم شہادتوں سے فارغ ہو جاؤ تو جس خدا کا اقرار کیا ہے اس کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ خواہ وہ عبادت محض بدنی ہو یعنی نماز و روزہ یا محض مالی ہو یعنی زکوۃ یا بدنی و مالی کا مجموعہ ہو یعنی حج بیت اللہ اگر خانہ کعبہ پہنچنے کی قدرت وطاقت تمہارے اندر ہو اور یہ تمام چیزیں اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں۔

قال ...... صدقت: جب سرکار نے اسلام کی حقیقت کو بیان فرمادیا تو سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی تصدیق بھی کرتے ہیں، جبکہ عموما سائل معلومات حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے۔ نیز ان کا رویہ بھی بتارہا تھا کہ ان کو اسلام کی حقیقت معلوم نہیں ہے جبھی تو ایک طالب علم کی طرح زانوئے ادب طے کرتے ہوئے سرکار کی خدمت میں مودبانہ طور پر بیٹھے تھے، بہرحال یہ بات ہمارے نزدیک تعجب خیز تھی بلکہ ہماری حیرت واستعجاب میں اور اضافہ ہوگیا۔ کیونکہ ہم پہلے سے ان کی آمد ہی کے سلسلہ میں متعجب تھے۔ اسلام کے بارے میں جواب حاصل کر کے ایمان کی حقیقت کے متعلق پوچھا کہ ایمان کی حقیقت سے مطلع فرمایئے۔ سرکار نے ایمان مجمل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی وحدانیت پر یقین رکھو اس کے تمام فرشتوں کو مخلوق جانتے ہوئے معصوم عن الخطاء مانو اور ان کی تفصیلی تعداد کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کردو، نیز اس نے جتنی کتابیں لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل فرمائیں ان سب کی تصدیق کرو اور جتنے انبیاء ومرسلین کو اس نے مبعوث فرمایا ان سب کی آمد پر عقیدہ رکھو، قیامت کے دن پر بھی ایمان لاؤ کہ ایک دن مخلوق کو فنا ہونا ہے اور پھر زندہ ہو کر خداوند قدوس کی بارگاہ میں تمام اولین وآخرین کو حاضر ہونا ہے اور وہاں ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے۔

ان تمام عقائد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری اور لازمی ہے کہ تم اس بات پر یقین رکھو کہ جو کچھ بھلائی برائی عالم میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر و تخلیق سے ہے، پروردگار عالم ان تمام چیزوں کو جو عالم میں ہونے والی تھیں ازل ہی میں جانتا تھا کہ فلاں موقع پر فلاں سے متعلق

ایسا ہونے والا ہے اور فلاں شخص عمل خیر یا عمل بد کرے گا، لہذا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا۔ اس بات پر عقیدہ رکھنا انتہائی ضروری ہے، سائل نے پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ واقعی ایمان انہیں چیزوں کا نام ہے۔

قال فاخبرنی ......یراک : مسائل کلامیہ اور احکام فقہیہ کے اجمالی بیان کے بعد سائل نے مسائل تصوف کے اصول کے بارے میں سوال کیا کہ سرکار مجھے احسان کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ سرکار نے انتہائی جامع انداز میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس انداز میں کرو کہ گویا تم بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو اور اس کے دیدار سے مشرف ہو کر معراج کی سربلندیوں سے سرفراز ہو رہے ہو۔ اور اگر تم اس بات پر قادر نہیں، یعنی اس طرح کا خشوع وخضوع پیدا نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا ضرور خیال کرو کہ پروردگار عالم تمہاری ہر نقل وحرکت سے واقف ہے۔ اس سے تمہارا کوئی فعل اور عالم کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔

ہر عبادت میں اگر تمہارا یہ ہی طریقہ ہوگا تو تم کو عبادت کی لذت حاصل ہوگی نیز تمہارا ظاہر وباطن نکھر کے صاف وستھرا ہو جائے گا پھر تم معرفت خدا کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے قرب خداوندی کی منزلوں سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔

قال ......فی البیان :۔ سائل نے عرض کیا: سرکار اجمالی طور پر تو قیامت کا علم حاصل ہو گیا۔ لیکن اتنا اور فرمادیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ سرکار نے فرمایا: میں اور تم اس بارے میں خوب جانتے ہیں۔ نیز یہ اسرار الٰہیہ میں سے ہے۔ لہذا اس کو پوچھ کر لوگوں پر ظاہر نہ کرو بلکہ یہ پوشیدہ رکھنے کی چیز ہے، کیوں کہ قرآن کریم میں فرمادیا گیا ہے کہ قیامت تو اچانک آئے گی۔ یہاں اس موقع پر پوچھنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے کیوں کہ اس موقع پر گذشتہ باتیں پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگوں پر ان چیزوں کا علم ظاہر ہو جائے، یہ جان لیں کہ احکام شریعت واسرار شریعت یہ ہیں، تو ان کا بیان ہو چکا، لہذا اب حاجت نہیں۔

سائل نے عرض کہ اگر قیامت کہ خبر دینا خلاف مصلحت ہے تو کچھ نشانیاں ہی بیان فرما دیجئے تا کہ ان کو دیکھ کر لوگوں کو عین الیقین کی دولت حاصل ہو جایا کرے اور ان کے ایمان وایقان کی تقویت کا باعث ہو، سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ایک نشانی یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کی نا

فرمان ہوگی، بیٹا ماں کے ساتھ ایسا سلوک کریگا جیسے آقا لونڈی کے ساتھ کرتا ہے۔

دوسری نشانی یہ ہے کہ بھک منگے چرواہے ذلیل و کمین لوگ شاندار محلوں میں عیش کریں گے اور اپنی اس حالت پر اترائیں گے۔ تکبر وغرور سے اکڑے پھریں گے اور اپنی سابقہ حالت کو یکسر فراموش کردیں گے، دو نشانیاں ہی اس موقع پر کافی ہیں۔ انہی سے اندازہ لگالینا۔

قال ------ دینکم :۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سائل عام باتیں معلوم کرنے کے بعد تشریف لے گئے اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہوگئے۔ میں سرکار کی خدمت میں تین دن حاضر رہا، سرکار نے مجھ سے تیسرے دن ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے عرض کیا۔ لبیك یا رسول الله، تو سرکار نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یعنی مجھے معلوم نہیں۔ البتہ فرمادیں تو معلوم ہوجائے گا۔ فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے

۳۶۶۵۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ قال: ان الله انزل هذا الکتاب تبیانا لکل شئ ولقد علمنا بعضا مما بین لنا فی القرآن ثم تلا "ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شئ"۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ۔ ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ قرآن نازل فرمایا ہر چیز کا بیان، اور بلاشبہ ہم نے قرآن میں بیان شدہ بعض چیزوں کو جان لیا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہر چیز کا روشن بیان۔

۳۶۶۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: من اراد العلم فلیثور

۳۶۶۵۔ التفسیر لابن جریر ۷/۱۱۱

۳۶۶۶۔ السنن لسعید بن منصور

شعب الایمان للبیهقی ۱۹۶۰

القرآن : فان فیہ علم الاولین والآخرین۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہش مند ہو وہ قرآن کے معانی میں غور وفکر سے کام لے، کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں ان اندھوں کا کھلا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو چند حروف واوراق پر مشتمل ہے اس میں ماکان ومایکون کے علوم کی وسعت کیسے ہوسکتی ہے۔

بلاشبہ ان سرکشوں کا یہ قول مشرکین کے اس قول کی طرح جو انہوں نے بکا تھا کہ ایک معبود تمام عالم کے لئے کیسے ہوسکتا ہے۔

علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ کی شرح میں فرماتے ہیں: ہر آیت کے ساتھ ہزار علم وہ ہیں جو سمجھے جاسکتے ہیں، اور جو سمجھ سے بالا ہیں وہ اس سے بھی زائد۔

شرح عشروی میں ہے کہ بعض اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا: ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت چار لاکھ معانی پائے، اور جس حرف کے جو معنی ایک جگہ ہیں وہ دوسری جگہ نہیں۔

میزان الشریعۃ الکبری میں امام شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے (۲۴۷۹۹۹) دولاکھ سینتالیس ہزار نوسو ننانوے علوم استخراج فرمائے۔ پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کیا اور پھر اس کی باء میں ان سب کو پوشیدہ مانا، حتی کہ باء کے نقطہ میں بھی یہ تمام معانی ودیعت کئے گئے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک آدمی اس وقت تک مقام معرفت میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کے جس حرف سے بھی چاہے تمام احکام اور جمیع مذاہب مجتہدین کا استخراج نہ کرسکے۔ آپ کے اس قول کی تائید امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر میں چاہوں تو بسم اللہ کے باء کے نقطہ کے علوم سے اسی اونٹ بھر دوں۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ ۔۲۴)

٣٦٦٧ـ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :لو شئت لأوقرت سبعین بعیرا من تفسیر الفاتحة ـ

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ ۔ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بار کردوں۔

٣٦٦٨ـ **عن** علی کرم الله تعالیٰ هه الکریم قال : لو تکلمت لکم فی تفسیر الفاتحة لحملت لکم سبعین وقراً۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ ۔ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں تمہارے لئے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کروں تو ستر اونٹوں کا بوجھ ہوجائے۔

٣٦٦٩ـ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم :لو طویت لی وسادة لقلت فی الباء من بسم الله سبعین حملا ـ

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ ۔ص ۲۳)

٣٦٧٠ـ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : لو شئت ان اوقر سبعین بعیرا من تفسیر القرآن لفعلت ـ

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ ۔ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: اگر میں تفسیر قرآن سے ستر

٣٦٦٧ـــــــ

٣٦٦٨ـ الیواقیت والجواهر الشعرانی — الفصل الثالث

٣٦٦٩ـ المواهب اللدنیه القسطلانی — خطبة الکتاب

٣٦٧٠ـ مرقاة المفاتیح ٢٣٨

اونٹوں کا وزن کرنا چاہتا تو ایسا کرتا۔

۳۶۷۱۔ **عن** عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیرالمؤمنین عمر رضی الله تعالیٰ عنهم فی قوله تعالیٰ "مافرطنا فی الکتاب من شئ" قال : لم نغفل مامن شئ الا هو فی ذلك الکتاب ۔

(انباء الحي ان کلامه المصون تبیانا لکل شئ ۔ ص ۲۵)

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت کریمہ "مافرطنا فی الکتاب من شئ" کے بارے میں مروی ہے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ کتاب اللہ میں ہر چیز کا بیان ہے۔۱۲م

۳۶۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اراد علم الاولین والآخرین فلیثور القرآن۔

(انباء الحي ان کلامه المصون تبیانا لکل شئ ۔ ص ۲۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اولین وآخرین کا علم حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کریم کے معانی میں تحقیق وتفتیش کرے۔

۳۶۷۳۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کتاب الله فیه نبأ ماقبلکم وخبرمابعدکم وحکم مابینکم وهو الفصل لیس بالهزل من ترکه من جبار قصمه الله ومن اتب عنی الهدی فی غیره اضله الله وهو حبل الله المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم ، هو

۳۶۷۱۔الاتقان النوع الخامس والستون ۲/۱۲۶

۳۶۷۲۔----------

۳۶۷۳۔الجامع للترمذی، باب ماجاء فی فضل القرآن ۲/۱۱۱

السنن للدارمی ۳۳۳۴

الذی لایزیغ بہ الاھواء ولاتلتبس بہ الالسنہ ولاتشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولاینقضی عجائبہ ،ھو الذی لم تنتہ الجن اذا سمعتہ حتی قالوا انا ھھنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق ۔ ومن حمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم خذھا الیک یااعور!۔

(انباء الحی ص ۴۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں، یہ قرآن تمہارے درمیان ایک حکم اور فیصل کی طرح ہے جو فیصلہ کرتا ہے۔ یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں۔ جو شخص اسے چھوڑے گا ہلاک وبرباد ہوگا۔ جس نے اس کے سوا کہیں دوسری جگہ ہدایت تلاش کی تو اللہ تعالیٰ اسے گمراہ فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جو حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے۔ جسے نہ تو خواہشات میڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوئی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دوہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اور اسکے عجائب ختم ہونے والے نہیں۔ جنات نے اس کو سن کر بلاتوقف کہا کہ ہم نے نہایت عجیب وغریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جانے والا ہے۔ لہذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جس نے اس کے مطابق قول کیا سچ کہا، اور جس نے اس پر عمل کیا ثواب کا مستحق قرار پایا۔ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا درست کیا، اور جس نے اس کی طرف بلایا سیدھے راستے کی طرف بلایا گیا۔ اے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں: علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حقیقت کی ایسی حد تک رسائی نہیں پاتے جہاں پہونچکر طلب سے باز رہیں، بلکہ جب جب کسی حقیقت پر اطلاع پاتے ہیں تو ان کے شوق میں پہلے سے اضافہ ہوتا ہے، تو اس طرح نہ وہ سیر ہوتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے عجائب ختم نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے وہ غرائب جن سے تعجب ہوتا ہے وہ منتہی نہیں ہوتے،

کیونکہ عجائب کا ظہور غیر متناہی ہے۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئی ۔ص ۲۸)

۳٦٧٤۔ **عن** عبد الله ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان القرآن ذو شجوز وفنون وظهور وبطون لاتنقضی عجائبه ولاتبلغ غایته ۔انباء الحی ص ۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم میں بہت سے علوم وفنون ہیں، اوراس کے کچھ معانی ظاہر اور کچھ پوشیدہ ہیں۔اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں اور نہ ان کی انتہا تک رسائی ممکن۔

۳٦٧٥۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ضمنی الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : اللهم علمه الکتاب۔ (انباء الحی ص ۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود مجھے گلے لگایا اور دعا کی اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔

۳٦٧٦۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : لوضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب الله ۔انباء الحی ص ۳۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر

۳٦٧٤۔ -----

۳٦٧٥۔الجامع الصحیح للبخاری ١/٢٩ ☆

الجامع للترمذی ٣٨٢٤ ☆

المسند لاحمد بن حنبل ١/٥٩٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ٩/٢٥٦

جمع الجوامع للسیوطی ٩٨١٦ ☆ کنزالعمال للمتقی ٣٣٦٥٧

شرح السنة للبغوی ١٤/١٤٦ ☆ البدایۃ والنهایة لابن کثیر ٨/١٢١

العلل المتناهیة ١/٢٧٢ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ١٠٠

۳٦٧٦۔اتحاف السادة للزبیدی الباب الرابع فی تفسیر القرآن وتفسیره بالرائی

میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اس کو کتاب اللہ میں پالوں۔

۳۶۷۷۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: سلونی قبل ان تفقدونی فانی لااسئل عن شیٔ دون العرش الا اخبرت عنہ۔

(انباءالحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شیٔ۔ص ۳۵)

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے وصال سے پہلے مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔

۳۶۷۸۔ **عن** ابی الطفیل عامربن واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: شہدت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ یخطب فقال فی خطبتہ! سلونی فواللہ لاتسئلونی عن شیٔ یکون الی یوم القیمۃ الاحدثتکم بہ۔(انباءالحی ص ۳۵)

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مجلس وعظ میں حاضر تھا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، قسم بخدا تم مجھ سے قیامت تک ہونے والی جن چیزوں کے بارے میں سوال کروگے میں اس کو بیان کرونگا۔

۳۶۷۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لوان علم عمر یوضع فی کفۃ ووضع علم احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر بعلمھم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور روئے زمین کے تمام انسانوں کا دوسرے پلے میں تو آپ کا علم سب پر بھاری ہو۔

۳۶۷۷۔ کنزالعمال للمتقی ۳۶۵۰۲

۳۶۷۸۔ کنزالعمال للمتقی ۴۷۴۰ ۵۶۵/۲

۳۶۷۹۔-----------

۳۶۸۰۔ عن امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کا یقول : وددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔انباء الحی ص ۳۵

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے :کاش میں امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کا ایک بال ہوتا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ قرآن کے تمام علوم کا احاطہ نہیں کر سکتے کہ ٹھہر جائیں اور غور وفکر چھوڑ دیں۔ اور اسکے معانی ومعارف بھی منتہی نہیں ہوتے۔ امام قاضی عیاض شفا میں وجوہ اعجاز قرآن کے شروع میں فرماتے ہیں: قرآن کریم کے ہر لفظ کے تحت بہت جملے، کثیر فصول اور علوم زواخر ہیں، دوادین ان معانی سے بھرے ہوئے ہیں جو معنی مستفاد ہوئے۔

ملا علی قاری علوم زواخر کی تشریح میں حضرت ابن عباس کا یہ قول پیش فرماتے ہیں۔

جمیع العلم فی القرآن لکن

تقاصر عنه افهام الرجال

قرآن کریم میں تمام علوم ہیں۔ لیکن لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

علامہ خفاجی نے فرمایا: جب بعض معانی سے کتابیں بھر گئیں تو کل کا حصر واحاطہ نہ ممکن ہے اور نہ کوئی کتاب اسکا احاطہ کر سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قل لو کان البحر مدادالکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی۔

تفسیر نیشاپوری میں ہے: کہ اس آیت میں قرآن کے کمال حال پر تنبیہ ہے۔

اقول: مجھے یہاں لفظ حال پسند نہیں۔ کہ قرآن صفت قدیمہ ہے اور تحول وانتقال سے منزہ ہے۔ یہاں پر کمال وصف قرآن کریم کہنا مناسب تھا۔

اتقان میں ہے: امام ابن دنیا فرماتے ہیں کہ علوم قرآن اور ان سے جو مستنبط ومستفاد ہو وہ ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں۔

۳۶۸۰۔ کنز العمال للمتقی ۳۵۶۲ ۱۲/

امام شعرانی طبقات کبری میں سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں بیان فرماتے ہیں: کہ آپ فرماتے تھے:

تمام متکلمین، مفسرین، اور مؤولین علم توحید وتفسیر میں قرآن کریم کے ایک حرف کے ادراک میں بھی ایک فیصد معنی کی تہہ تک نہ پہونچ سکے۔

سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ حدیقہ ندیہ میں فتوحات مکیہ سے نقل فرماتے ہیں:

جب اولیائے کرام ترقی فرماتے ہیں تو ان کے وصول کی غایت ونہایت اسمائے الہیہ ہوتے ہیں، جب وہ وہاں تک ترقی فرماتے ہیں تو ان پر علوم وانوار کی بارش ہوتی ہے۔ اور یہ بقدر استعداد ان علوم ومعارف کی معرفت وسمجھ ہے۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر تشریف لائے۔

الیواقیت والجواہر میں ہے کہ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں: میں اپنی تقریر وتحریر میں قرآن کریم سے استفادہ کرتا ہوں، مجھے علم کی کنجیاں عطا ہوئیں تو میں ہر علم میں اسی قرآن سے استفادہ کرتا ہوں۔ (انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ۔ ص ۳۱)

۱۶۸۱۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایکون الرجل فقیہا کل الفقہ حتی یری للقرآن وجوھا کثیرۃ۔

(انباء الحی ص ۴۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کریم کے معانی میں مختلف جہتوں سے غور نہ کرے۔

۳۶۸۲۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لایفقہ الرجل کل الفقہ حتی یجعل للقرآن وجوھا۔ (انباء الحی ص ۴۲)

۳۶۸۱۔حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

۳۶۸۲۔مرقات المفاتیح ۲۳۸

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی کامل فقیہ اسی وقت ہوتا ہے جب قرآن حکیم کے معانی میں متعدد وجوہ سے غور کرے۔

۳٦۸۳۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالى عنه قال : قال عبدالله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما "ومايعلم تاويله الاالله والراسخون فی العلم" انا ممن يعلم تاويله۔

(انباءالحی ص ۴۹)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: آیات متشابہات کے معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور راسخ فی العلم جانتے ہیں اور میں ان میں سے ہوں جولوگ اس تاویل سے باخبر ہیں۔

۳٦۸٤۔ **عن** الضحاك رضی الله تعالىٰ عنه قال : الراسخون فی العلم يعلمون تاويله ، ولولم يعلموا تاويله لم يعلموا ناسخه من منسوخه ولاحلاله من حرامه ولامحكمه من متشابهه ۔ (انباءالحی ص ۴۹)

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راسخ فی العلم اس کی تاویل جانتے ہیں، اگر نہ جانیں تو پھر ناسخ ومنسوخ، حلال وحرام اور محکم ومتشابہ کی معرفت بھی وہ نہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔

۳٦۸۵۔ **عن** عمرو بن عوف المزنی رضی الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كبر فی العيدين ،فی الاول سبعا قبل القرأة وفی الآخرة خمسا قبل القرأة۔

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدین میں تکبیریں کہیں، پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات، اور دوسری میں

۳٦۸۳۔الاتقان للسیوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳٦۸٤۔الاتقان للسیوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳٦۸۵۔----------

قرأت سے قبل پانچ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ میں نے اس حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری سے پوچھا تو فرمایا:۔

لیس فی ھذا الباب اصح منہ ۔

ابن قطان کتاب الوہم والایہام میں فرماتے ہیں کہ یہ قول تصحیح حدیث صریح نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث اس باب کے زیادہ مشابہ اور ضعف میں اقل ہے۔

(انباء الحی ص ۵۰)

۳۶۸۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خفف عن داؤد القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابہ ۔انباء الحی ص ۷۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن پڑھنا اتنا ہلکا کردیا گیا تھا کہ آپ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور قرآن پڑھنا شروع کرتے تو زین مکمل ہونے سے پہلے ختم فرمالیتے۔

ملا علی قاری نے علامہ توریشی کا قول نقل کیا امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ قرآن سے مراد یہاں زبور ہے۔ قرآن اس لئے کہا کہ بطور قرأت اس کا اعجاز مقصود تھا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے زمانہ کو لپیٹ دیتا ہے جس طرح مکان کو ان کے لئے طے فرماتا ہے۔ یہ ایسی چیزیں

۳۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قولہ ذریۃ من حملنا مع نوح الآیہ

المسند لاحمد بن حنبل

ہیں جن کا ادراک فضل الٰہی اور فیض ربانی سے ہی ممکن ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بطور خرق عادت ہوا، اب خواہ اس کو بسط زمان (زمانہ کو دراز کردینا) سے تعبیر کرو، خواہ طی مکان (مکان کو لپیٹ دینے) سے قرار دو۔ پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں۔ اور یہ معنی ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج مکمل طور پر حاصل ہوئے کہ اس میں طی مکان اور بسط زمان دونوں جمع ہوئے اور ایک آن سے بھی کم میں وہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

اقول: واقعہ اسراء طی مکان کے قبیل سے نہیں ہے کہ اس میں مکان کی حیثیت وہی ہوگی جو لپیٹے ہوئے کپڑے کی ہوتی ہے اور اس کا حجم چھوٹا ہوتا ہے۔ اور شان اسراء کی کیفیت وہ ہے جس کو قرآن نے بیان فرمایا:

لنریہ من آیاتنا ۔ انہ ھو السمیع البصیر۔

لہذا اسراء میں بسط زمان ہی تھا۔ اور جب بسط زمان ہے تو پھر طی مکان کی حاجت ہی کیا کہ ایک ہی سے معنی حاصل۔

خاتم الحفاظ علامہ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں: کہ بعض کے نزدیک قرآن سے مراد یہاں زبور ہے اور بعض نے تورات مراد لی۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ زبور شریف کل مواعظ پر مشتمل تھی، اور احکام بہر حال وہ تورات ہی سے لیتے تھے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: کہ زبور شریف میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں اور وہ سب مواعظ وثنا پر مشتمل۔ ان میں حلال وحرام، فرائض وحدود کچھ نہیں تھے۔ بلکہ ان کے سلسلہ میں تورات پر اعتماد تھا۔

اقول: تورات مراد ہو تو معجزہ اور عظیم وجلیل ہوگا۔ کیونکہ معالم شریف میں ہے کہ ربیع بن انس نے فرمایا:

تورات جب نازل ہوئی تو وہ ستر اونٹوں کا بوجھ تھی۔ اس کا ایک جز ایک سال میں پڑھا جاتا۔ مکمل طور پر از اول تا آخر اس کو صرف چار حضرات انبیائے کرام ہی نے پڑھا۔ یعنی حضرت موسیٰ، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیم۔

اعتراض۔اس تقدیر پر تو یہ لازم آیا کہ یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعہ میں تورات مراد نہ ہو۔

جواب۔علامہ خازن فرماتے ہیں: یہاں عدم قرأت سے مراد عدم حفظ ہے۔یعنی زبانی صرف یہ ہی چار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام پڑھتے تھے۔اور حدیث میں کوئی ایسا جملہ نہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس کو زبانی پڑھتے تھے۔بلکہ وہ اس کو دیکھ کر از اول تا آخر اس تھوڑے وقت میں پڑھ لیتے۔

ملا علی قاری اس مقام پر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں یہ خرق عادت بطور کرامت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا ہوا کہ آپ سواری پر سوار ہونے کا قصد فرماتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے پھر مکمل مخارج حروف کی ادائگی کے ساتھ اور معانی قرآن کو سمجھ کر پڑھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قرآن کریم ختم فرمالیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ مجھے جن الفاظ سے یہ واقعہ معلوم ہوا وہ یہ ہیں

۳۶۸۷۔عن علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم کان یبتدیٔ القرآن من ابتداء قصد رکوبه مع تحقق المبانی وتفهم المعانی ویختمه حین وضع قدمه فی رکابه الثانی

(انباء الحی ص ۷۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سواری پر سوار ہونے کے شروع سے قرآن کریم تلاوت شروع فرماتے،حروف کو مخارج کے ساتھ ادا فرماتے،معانی خوب سمجھتے جاتے ان تمام چیزوں کے باوجود دوسری رکاب میں قدم رکھنے تک پورا قرآن ختم فرمالیتے۔۱۲م

۳۶۸۷۔مرقات المصابیح لعلی القاری ۵۷۱۸

٣٦٨٨۔انه رضی اللہ تعالیٰ عنه کان یضع قدمه الیسری فی الرکاب ویشرع القرآن فلاتصل قدمه الیمنیٰ الی الرکاب الا وقد ختم القرآن ۔

آپ اپنا بایاں قدم رکاب میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع فرماتے، تو آپ کا داہنا قدم رکاب تک نہیں پہونچ پاتا کہ قرآن کریم ختم فرمالیتے۔١٢م

٣٦٨٩۔انه کان یختم القرآن من الملتزم الی الباب ۔

نیز آپ کے بارے میں مروی ہے کہ قرآن کریم ملتزم سے دروازہ کعبہ تک ختم فرمالیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ہمیں ایسے شخص کے بارے میں بھی خبر پہونچی جو چار ختم قرآن رات میں کرتا اور چار دن میں۔

امام عینی قدس سرہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حافظ شخص کو دیکھا کہ تین ختم نماز وتر میں کرتا، یعنی ہر رکعت میں ایک ختم۔

ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے

٣٦٩٠۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

٣٦٨٨۔---------

٣٦٨٩۔اشعة اللمعات کتاب الفتن

٣٦٩٠۔الجامع الصحیح للبخاری (٨) ☆

الصحیح لمسلم کتاب الایمان ☆

المسند لاحمد بن حنبل ٣٢١/١ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ٣٢٠/٤

المعجم الکبیر للطبرانی ٦٤/٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ١٦٧/٥

المسند لابی عوانة ١٤٠/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی ٣٤١/٩

شرح معانی الآثار للطحاوی ٣٢٠/٤

تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب ،ھم الذین لایسترقون ولایطیرون وعلی ربھم یتوکلون ۔انباء الحی ص۹۲۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت سے جنت میں ستر ہزار بغیر حساب جائیں گے، یہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کے قائل ہوں گے اور نہ بدفالی کے ۔اور اپنے رب پر توکل رکھتے ہوں گے۔

۳۶۹۱۔ عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیدخلن من امتی الجنة سبعون الفا او سبعمائة الف متماسکین آخذا بعضھم ببعض حتی یدخل اولھم وآخرھم ، وجوھھم علی صورة القمر لیلة البدر
(انباء الحی ص۹۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت کے ستر ہزار۔یا۔سات سو ہزار جنت میں داخل ہوں گے ،ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کے اول وآخر سب جنت میں داخل ہوں گے اس حال میں کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ۔۱۲م

۳۶۹۲۔ عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ

۳۶۹۱۔الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم　　کتاب الایمان

المسند لاحمدبن حنبل　۲۸۱/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۵/۶

تاریخ دمشق لابن عساکر۱۹۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۴۰۷/۱۰

المسند لابی عوانہ　۱۴۱/۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۴۹۹/۴

۳۶۹۲۔الجامع للترمذی　۲۴۳۷

المسند لاحمد بن حنبل ۱۶/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۴۷۱/۱۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لاحساب علیھم ولاعذاب، مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی ۔ انباءالحی ص۹۲

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزارلوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔نہ ان سے کسی طرح کا حساب ہوگااور نہ ان پر عذاب، نیز ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے،اور تین مٹھیاں میرے رب کی طرف سے زائد۔

وفی الباب عن ابی سعید الزرقی وابی سعد الخیر وابی ایوب الانصاری وحذیفة بن الیمان وثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقبة بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

۳۶۹۳۔ **عن** ابی سعید الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا بغیر حساب۔ ویشفع کل الف سبعین الفا ثم یحثی ربی ثلث حثیات بکفیہ۔

انباءالحی ص۹۳

حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا،اور ہر ایک ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی، پھر خداوند قدوس اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لیکر داخل جنت فرمائے گا۔

۳۶۹۴۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۶۹۳۔مجمع الزوائد للهیثمی ۳۶۲/۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۴۱۸/۴
التفسیر لابن کثیر ۸۲/۲ ☆
۳۶۹۴۔المسند لاحمدبن حنبل ۶/۱ ☆مجمع الزوائد للهیثمی ۴۱۰/۱۰

الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ، وجوههم کالقمر لیلة البدر وقلوبهم علی قلب رجل واحد فاستزدت فربی زادنی مع کل واحد سبعین الفاً ۔ انباء الحی ص ۹۳

امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ستر ہزار میری امت سے ایسے لوگ دیئے گئے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کی طرح چمکتے ہوں گے اور وہ سب ایک دل ہوں گے ۔ میں نے ان کی تعداد میں اضافہ کے لئے عرض کیا تو میرے رب نے یہاں تک اضافہ فرمادیا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۵۔ عن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان ربی تعالیٰ اعطانی سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ،قال عمر: یارسول الله ! هلا استزدته قال : استزدته فاعطانی هکذا وبسط باعه ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رب تبارک وتعالیٰ نے ستر ہزار ایسے امتی عطا فرمائے کہ وہ سب بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے انہیں کچھ زیادہ کیوں نہیں کرالئے؟ فرمایا: میں نے اضافہ کے لئے عرض کیا تو مجھے اتنا عطا ہوا۔ اور حضور نے اپنی باہیں پھیلادیں۔ ۱۲م

۳۶۹۶۔ عن عمرو بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۳۶۹۵۔المسند لاحمد بن حنبل ۱/۱۹۷ ☆مجمع الزوائد للهیثمی ۱۰/۴۱۰

التفسیر لابن کثیر ۲/۷۸ ☆اتحاف السادة للزبیدی ۱۰/۵۶۹

کنزالعمال للمتقی ۳۲۱۰۵ ☆

۳۶۹۶۔المعجم الکبیر للطبرانی ۷۲۵۰ ☆الطبقات الکبریٰ لابن سعد ترجمه عمر بن عمید

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وعدنی ربی ان یدخل من امتی الجنۃ سبعین الفا بغیر حساب ھم الذین لا یسترقون ولا یطیرون و یکتوون وعلی ربھم یتوکلون ، قلت : ای رب زدنی ، قال : لک بکل واحد من السبعین الفا سبعون الفا ، قلت : ای رب انھم لا یکملون قال : اذن نکملھم لک من الاعراب ۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت کے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کراتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں۔ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں، میں نے بارگاہ رب تبارک وتعالیٰ میں عرض کیا: اے رب! اگر یہ تعداد ان لوگوں سے پوری نہ ہوئی تو؟۔ فرمایا: پھر میں اعرابی مسلمانوں سے اس تعداد کو مکمل فرمادوں گا۔ ۱۲م

۳۶۹۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل من امتی سبعون الفا الجنۃ بغیر حساب ،فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : سبعون الفا ، قال : نعم ، ومع کل واحد سبعون الفا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: کل ستر ہزار، فرمایا: ہاں، اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۸۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان ربی عزوجل وعدنی من امتی سبعین الفا لا یحاسب مع کل الف سبعین الفا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۹۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۶۰۴/۵

۳۶۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۱۳۔ ۹۲/۲

علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: کہ بیشک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار جنت میں جائیں گے۔

۳۶۹۹۔ **عن** ابی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه یقول : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج ذات یوم الیهم، فقال لهم : ان ربکم عزوجل خیرنی بین سبعین الفا یدخلون الجنة عفوا بغیر حساب وبین الخبیئة عنده لامتی ،فقال له بعض اصحابه : یارسول الله !ایخبأ ذلك ربك عزوجل ؟ فدخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم خرج وهو یکبر ،فقال : ان ربی عز وجل زادنی مع کل الف سبعین الفا ،والخبیئة عنده ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مجمع میں تشریف لائے اوران سے فرمایا: بیشک تمہارے رب عزوجل نے مجھے یہ اختیار عطا فرمایا کہ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں۔ یا میری امت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور پوشیدہ ہے، بعض صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا اللہ عزوجل اس کو پوشیدہ رکھے گا ؟ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو تکبیر پڑھی اور فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھے اس سے زیادہ عطا فرمایا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، اور معاملہ اب بھی اس کے حضور پوشیدہ ہی ہے۔اور مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میری امت کبھی بھوکی نہ رہے گی اور نہ مغلوب ہوگی۔ مجھے کوثر عطا فرمایا کہ وہ جنت کی نہر ہے جو میرے حوض میں گرتی ہے، اور مجھے عزت ،نصرت ،اور رعب ودبدبہ عطا فرمایا کہ میری امت کے آگے ایک ماہ کی مسافت سے دوڑتا ہے، اور مجھے یہ اعزاز بھی بخشا کہ میں انبیائے کرام میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ میرے لئے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال فرمادیا، اور میرے لئے بہت سی ایسی چیزیں حلال فرمادیں جن کے بارے میں اگلوں کی امتوں پر سختی تھی ۔ اور ہم پر کسی طرح کا حرج نہ رکھا

۳۶۹۹۔المسند لاحمد بن حنبل　　۲۲۹۹۴　　۵۷۴/۶

گیا۔۱۲م

۳۷۰۰۔ عن ابی سعد الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب ویشفع کل الف بسبعین الفا ثم یحثی ربی ثلاث حثیات بکفیہ ، ان ذلک ان شاء اللہ تعالیٰ مستوعب مہاجری امتی ویوفینی اللہ شیئا من اعرابنا۔

حضرت ابوسعد خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کا گروہ ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ پھر میرا رب عزوجل تین مٹھیاں اپنے دست قدرت سے داخل فرمائے گا۔ بیشک یہ تعداد انشاء اللہ میری امت کے مہاجرین کو محیط ہوگی بلکہ اس کو اعرابی صحابہ سے پورا فرمائے گا۔

۳۷۰۱۔ عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : غاب عنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فلم یخرج حتی ظنناانہ لن یخرج فلما خرج سجد سجدۃ فظنناان نفسہ قد قبضت منہا ، فلما رفع رأسہ قال: ان ربی تبارک وتعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بہم ؟ فقلت: ماشئت ای رب ، ہم خلقک وعبادک ، فاستشارنی الثانیۃ ، من امتی فقلت لہ کذلک ، فقال: لا احزنک فی امتک یامحمد ، وبشرنی ان اول من یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفاً، مع کل سبعون الفاً ، لیس علیہم حساب ، ثم ارسل الی فقال: ادع تجب وسل تعط ، فقلت لرسولہ: او معطی ربی سؤلی؟ فقال: ما ارسلنی الیک الا لیعطیک ، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر، وغفرلی ماتقدم من ذنبی وما تاخر وانا امشی حیا صحیحاً۔ واعطانی ان لاتجوع امتی ولاتغلب ، واعطانی الکوثر فھو نھر من

۳۷۰۰۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۷۰۱۔المسند لاحمد بن حنبل ۲۲۸۲۵ ۶/۵۴۴

الجنة یسیل فی حوضی ، واعطانی العز والنصر والرعب یسعی بین یدی امتی شهراً ، واعطانی انی اول الانبیاء ادخل الجنة ، وطیب لی ولامتی الغنیمة ، واحل لنا کثیراً مماشدد علی من قبلنا ، ولم یجعل علینامن حرج ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوشیدہ رہے اور تشریف نہیں لائے۔حتی کہ ہم نے یہ سمجھا کہ آج آپ تشریف نہیں لائیں گے۔ پھر جب تشریف لائے تو طویل سجدہ فرمایا کہ ہم یہ سمجھے کہ حضور کا وصال ہوگیا۔پھر جب سر اٹھایا تو فرمایا: میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ میں ان کو کیا مقام عطا کروں میں نے عرض کیا: اے میرے رب تو جو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں، پھر دوبارہ مشورہ طلب فرمایا تو اس مرتبہ بھی میں نے وہی جواب دیا، تو فرمایا: اے محبوب! میں تمہیں تمہاری امت کے بارے میں رنجیدہ نہیں کروں گا، اور مجھے یہ بشارت دی کہ سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار جنت میں جائیں گے، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید۔ ان میں سے کسی سے حساب نہیں ہوگا۔ پھر میرے پاس پیغام بھیجا کہ دعا کرو قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا۔ میں نے پیغام رساں سے کہا: کیا میرا رب میرے ہر سوال کو پورا فرمادے گا، تو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کا سوال پورا کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے۔ تو میرے رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ اور میرے خاصوں کو معاف فرمادیا، میں بحالت صحت وسلامتی چلتا ہوں۔

۳۷۰۲ **عن** رفاعة بن عربة الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : اقبلنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی اذا کنا بالکدید،او قال بقدید۔ فجعل رجال منا یستاذنون الی اهلیهم فیاذن لهم ۔ فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحمد الله وأثنی علیه ،ثم قال:مابال رجال ، یکون شق الشجرة التی تلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابغض الیهم من الشق الاخر ؟! فلم نر عند ذلك

۳۷۰۲۔المسند لاحمد بن حنبل ۱۵۷۸۲ ۸۹/٤

من القوم الا با کیاً ، فقا ل رجل : ان الذی یستا ذنك بعد هذا السفیه ، فحمد الله ، وقال : حینئذ اشهد عند الله ، لا یموت عبد یشهد ان لا اله الاالله وانی رسول الله ،صدقاً من قلبه ثم یسدد ، الا سلك فی الجنة ،قا ل : وقد وعدنی ربی عزّوجلّ ان یدخل من امتی سبعین الفاًلا حسا ب علیهم ولا عذا ب ، وانی لارجو ان لا یدخلوها حتی تبوؤا انتم ومن صلح من آ با ئکم وازوا جکم وذریا تکم مسا کن فی الجنة ، وقا ل : اذا مضی نصف اللیل او قا ل ثلثاً اللیل ، ینزل الله عزّ وجلّ الی السمـا ء الدنیا ، فیقـول : لا اسأل عن عبا دی احداً غیری ، من اذا یستغفرنی فـاغفرله ، من الذی یدعونی استجیب له ، من ذا الذی یسأ لنی اعطیه ،حتی ینفجر الصبح ۔

حضرت رفاعہ بن عربہ جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے یہانتک کہ مقام کدید یا قدید پہونچے ،تو لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت مانگنا شروع کی ،تو آپ نے اجازت عطا فرمائی اور کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اللہ کے رسول کے جس جانب (گوشہ دلی) سے وہ اللہ کے رسول سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ان کی دوسری جانب مقابلہ میں ناپسندندہ ہے،

راوی کہتے ہیں: ہم نے دیکھا کہ یہ سن کر ہر ایک رونے لگا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ اس کے بعد اب وہی اجازت چاہے گا جو احمق ہوگا۔ حضور یہ سن کر حمد بجالائے اور فرمایا: تو اب میں اللہ تعالیٰ کے حضور گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ کی وحدانیت [illegible] رسالت کی سچے دل سے گواہی دے گا اور اسی پر ثابت قدم رہے گا وہ جنت کے راستہ میں [illegible]۔ پھر فرمایا: اور بیشک رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار جنت میں بے حساب وکتاب اور بغیر عذاب داخل فرمائے گا۔ اور بیشک میں امید کرتا ہوں کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر یہ کہ تم اور تمہارے آباء واجداد، اور تمہارے بیوی اور بچے خود اپنے جنت میں ٹھکانا بنائیں۔ پھر فرمایا: جب آدھی رات یا تہائی رات گذرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت آسما ن دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنے سوا کسی کو نہیں

مانگتا۔کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کی مغفرت فرماؤں۔کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں،کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔یہاں تک کہ صبح نمودار ہوجاتی ہے۔۱۲م

۳۷۰۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : سألت ربی عزوجل فوعدنی ان يدخل من امتی سبعين الفا علی صورة القمر ليلة البدر ، فاستزدت ربی فزادنی مع كل الف سبعين الفا فقلت : ای رب !ان لم يكن هؤلاء مهاجری امتی قال : اذن اكملهم لك من الاعراب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی تو وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ اس حال میں جنت میں جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے،پھر میں نے اپنے رب سے اس میں کچھ زیادہ کے لئے عرض کیا تو اضافہ فرمادیا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، میں نے عرض کیا: اے رب !اگر میری امت کے مہاجرین سے یہ تعداد پوری نہ ہوئی تو،فرمایا: پھر میں تمہارے اعرابی صحابہ سے اس کو مکمل فرمادوں گا۔

۳۷۰۴۔ **عن** عتبة بن عبدالسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان ربی تعالیٰ وعدنی ان يدخل الجنة من امتی سبعين الفا بغير حساب ، ثم يشفع كل الف بسعين الفا ثم يحثی لی ربی كفيه ثلاث حثيات۔

حضرت عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے۔پھر ہر ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی۔

۳۷۰۳۔المسند لاحمد بن حنبل ۳۵۹/۲

۳۷۰۴۔المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۷/۱۷۔ ☆ کنزالعمال للمتقی ۳۲۱۰۔۱۱/۷،٤٤

پھر اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لے کر لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۷۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله وعدنی ان یدخل الجنة من امتی اربعمائة ،قال ابوبکر: زدنا یارسول الله ! قال وهکذا وجمع کفیه ،قال : زدنا یارسول الله قال وهکذا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا کہ جنت میں میری امت کے چار سو لوگ داخل ہوں گے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس تعداد میں اضافہ فرمائیے ،فرمایا: اس طرح، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا، پھر عرض کیا اور زیادہ فرمائیے ،فرمایا: اور اس طرح۔

سو میں ننانوے دوزخی

۳۷۰۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عرضت الانبیاء باممها ، فجعل النبی یمر ومعه الثلة، والنبی ومعه الاصابة والنبی ومعه النفر، والنبی ولیس معه احد حتی مر علی موسی علیه السلام معه کبکبة من بنی اسرائیل ، فاعجبونی، فقلت: من هؤلاء؟ فقیل :هذا اخوك موسیٰ ومعه بنو اسرائیل ،قلت: فاین امتی؟ قیل : انظر عن یمینك، فنظرت فاذا الظراب قد سد بوجوه الرجال ، ثم قیل لی: انظر عن یسارك، فاذا الافق قد سد بوجوه الرجال فقیل لی: ارضیت؟ قلت: رضیت یارب، رضیت یارب ، فقیل لی : ان مع هؤلاء سبعین الفاً یدخلون الجنة بغیر حساب ۔ قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فداء لکم ابی وامی ان استطعتم ان تکونوا من السبعین الفاً

۳۷۰۵۔ ------------------

۳۷۰۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۹۷۶۵ ۔ ۱۰/ ۶

فافعلوا ، فان قصرتم ، فکونوا من اهل الظراب ، فان قصرتم فکونوا من اهل الافق ، فانی قد رأیت اناسا یتهاوشون فقام عکاشة بن محصن الاسدی ، فقال : ادعولی یا رسول اللہ! ان یجعلنی من السبعین ، فدعا لہ ، فقام رجل آخر فقال: ادع اللہ یارسول اللہ ان یجعلنی منهم فقال : قد سبقك بها عكاشة، قال ثم تحدثنا ، فقلنا: من هؤلاء السبعون الالف ؟ قوم ولدوا فی الاسلام حتی ماتوا ، فبلغ ذلك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: هم الذین لایكتوون ولایسترقون ولایتطیرون وعلی ربهم یتوكلون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی امتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کئے گئے ، بعض نبی وہ تھے جن کے ساتھ ایک جماعت تھی ، اور بعض کے ساتھ تین امتی تھے ، اور بعض کے ساتھ کوئی نہیں تھا ، پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کے ساتھ گذرے ، میں نے عرض کیا: اے رب میری امت کہاں ہے؟ فرمایا: اپنی داہنی جانب دیکھو، میں نے دیکھا تو مکہ کے تمام ٹیلے لوگوں سے بھرے پڑے تھے۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: میں راضی ہوں اے رب۔ پھر فرمایا: دیکھو بائیں طرف۔ میں نے دیکھا تو پورا آسمان کا کنارہ بھرا ہوا تھا۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا :اے رب کریم میں راضی ہوں۔ فرمایا: نیز ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی آگے بڑھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے دعا کردیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے۔ حضور نے دعا کی: اللھم اجعلہ منھم۔ پھر دوسرے مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے لئے بھی دعا کردیجئے ، فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ، پھر حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہوسکے تو ان ستر ا ہزار میں سے ہونا ، اور اگر ان میں سے نہ ہوسکے تو ٹیلے والوں میں ہونا ، اور اگر ان میں سے بھی نہ ہوسکو تو افق والوں میں ہونا ، میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ آپس میں ملتے ہیں (لیکن فتنہ وفساد ڈالتے ہیں) پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت میں چوتھائی جنتی ہیں ، یہ سن کر صحابہ

کرام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف جنتی ہیں، یہ سن کر بھی نعرہ لگایا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، (ثلة من الا ولین وقلیل من الأ خرین)

پھر ہم آپس میں کہنے لگے شاید یہ ستر ہزار وہ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اسی پر ان کا انتقال ہوا۔ یہ خبر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچی تو فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں، اور نہ جنتر منتر کے قائل ہیں، اور نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور اپنے رب پر سچا توکل رکھتے ہیں۔ ۱۲م

۳۷۰۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اول من یدعی یوم القیامة آدم علیه الصلوة والسلام فترأی ذریته فیقال : هذا ابوکم آدم ، فیقول لبیك وسعدیك ،فیقول اخرج بعث جهنم من ذریتك فیقول : یارب !کم اخرج ؟ فیقول : اخرج من کل ماة تسعة وتسعون ، فقالوا : یارسول الله ! اذا اخذمنا من کل مائة تسعة وتسعون فماذا یبقیٰ منا ، قال : ان امتی فی الامم کالشعرة البیضاء فی الثور الاسود ۔ انباء الحی ۔ص ۹۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو قیامت کے دن بلایا جائے گا، آپ کی تمام ذریت آپ کا بغور دیدار کرے گی تو ان سے کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں، حضرت آدم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے میں حاضر ہوں، اور بارگاہ میں دست بستہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنی اولاد سے دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے: اے رب! کتنے نکالوں؟ رب فرمائے گا: ہر سو میں سے ننانوے (۹۹)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہر سیکڑے سے ننیانوے دوزخ میں جائیں گے تو پھر بچے گا کون؟ فرمایا: میری امت کی تعداد تمام امتوں کے درمیان ایسی ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔ ۱۲م

۳۷۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الرقاق، باب کیف الحشر

۳۷۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله یبعث یوم القیامة منادیا ینادی یا آدم !ان الله یامرك ان تبعث بعثا من ذریتك الی النار ، فیقول آدم ، یارب !ومن کم ؟ فیقال له : من کل مائة تسعة وتسعون ۔ هل تدرون ماانتم فی الناس ؟ ماانتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک منادی کو بھیجے گا وہ کہے گا، اے آدم !بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو بھیجو، حضرت آدم عرض کریں گے: اے رب! کتنوں سے کتنے؟ کہا جائے گا: ہر سو سے ننیانوے، پھر فرمایا: کیا جانتے ہو لوگوں کے درمیان تمہاری تعداد کتنی ہے؟ تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل ۔۱۲م

ہزار میں نو سو ننانوے دوزخی

۳۷۰۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یقول الله عزوجل یوم القیامة یا آدم ! قم فابعث بعث النار من ولدك ،فیقول : لبیك وسعدیك والخیرفی یدیك یا رب ! ومابعث النار ؟ فیقول : من کل الف تسعمائة وتسعون ،قال : فیقولون این ذاك الواحد ؟ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تسعمائة وتسعون من یاجوج وماجوج ومنکم واحد۔ انباء الحی ۔ص ۹۹

۳۷۰۸۔المسند لاحمد بن حنبل

کنزل العمال للمتقی ۳۰۱٤ ۳۲/۲

۳۷۰۹۔معالم التنزیل للبغوی تحت آیة یوم تر ونهاتذهل ۔۔ الآیة

جامع البیان لابن حریر تفسیر سورة الحج ۱۱۲/۱۰

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم! جاؤ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو، عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے اے رب! کتنوں کو بھیجو؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے (۹۹۹)۔ راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ ایک کہاں ہوگا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاجوج ماجوج کی تعداد تم میں کے ایک کے مقابل نوسوننیانوے ہے۔

۳۷۱۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ تعالیٰ یا آدم! فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک، قال: اخرج بعث النار، قال ومابعث النار، قال: من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعین، ف عندہ بشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملها وتری الناس سکاریٰ وماھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید، قال: فاشتدذلك علیهم فقالوا: یارسول اللہ! أینا ذاك الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابشروا فان من یاجوج وماجوج الف ومنکم رجل، قال: ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا ربع اھل الجنة فحمدنا اللہ تعالیٰ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا ثلث اھل الجنة فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا شطراھل الجنة، ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرة السوداء فی الثور الابیض۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! حضرت آدم عرض کریں گے میں حاضر

۳۷۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان باب کون ھذہ الامة نصف اھل الجنة ۱/۱۱۷

جامع البیان لابن جریر تفسیر سورة الحج ۱۰/۱۱۲

ہوں ، تیری بارگاہ میں دست بستہ ،کل بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے ، فرمائے گا: دوزخیوں کونکالو،عرض کریں گے کتنے؟فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسونناوے۔ یہ وقت وہ ہوگا کہ بچے غم کے مارے بوڑھے ہوجائیں گے،اور ایسا سخت وقت ہوگا کہ حاملہ اپنا حمل وضع کردے، تمہیں معلوم ہوگا کہ لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پر یہ حکم سخت گراں گذرااور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں وہ کون شخص ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بشارت حاصل کرو کہ یاجوج ماجوج کی تعداد ایک ہزار اور تم میں کا ایک ان کے مقابل ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی آرزو ہے کہ تم جنتیوں میں ایک چوتھائی ہو یہ سن کر ہم نے الحمدللہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حضور نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تم ایک تہائی ہو، یہ سن کر پھر ہم نے حمد وتکبیر بیان کی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم جنتیوں میں تعداد کے لحاظ سے آدھے ہو۔ بیشک تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہے ہے جیسے سفید بال کالے بیل کے جسم میں۔ یا کالا بال سفید بیل کے جسم میں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ کرمانی اور علامہ عینی نے شروح بخاری میں فرمایا کہ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

یہاں حضرت ابوہریرہ کی حدیث کو حضرت ابوسعید کی حدیث پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ ابوہریرہ کی حدیث زیادہ تعداد پر مشتمل ہے۔یعنی ابوسعید کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر ہزار میں ایک جنتی ہے، اور ابوہریرہ کی حدیث ہر ہزار میں دس لوگوں کو جنتی بتارہی ہے۔لہذا حکم تقدم زائد کے لئے حاصل۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے، یہاں تو معاملہ برعکس ہے وجہ یہ ہے کہ سوق کلام جنتیوں کی تعداد بتانے کے لئے نہیں بلکہ ان کو بتانا مقصود ہے جو جہنمی ہیں۔ لہذا حدیث

ابوہریرہ کا اقتضا یہ ہے کہ ہزار میں نوسونوے (۹۹۰) جہنمی ہوں ۔ اور ابوسعید کی حدیث نو سوننانوے (۹۹۹) کو بتاری ہے ۔ تو حکم تقدم زائد کے لئے ہوا۔

اس کے علاوہ یوں سمجھا جائے کہ حدیث ابوہریرہ کی دلالت اگراس بات پر تسلیم کرلی جائے کہ ناجی دس ہیں، تو یہ بطور مفہوم ہوگا۔ اور حدیث ابوسعید کا منطوق یہ ہے کہ جہنمی (۹۹۹) ہیں ۔ اور مفہوم کبھی منطوق کے معارض ومقابل ہوسکتا ہے؟ ۔ انباء الحی ص ۱۰۵

۳۷۱۱ ۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لاادری اربعین یوما اواربعین شهرا اواربعین عاما، فیبعث الله عیسی بن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه وفیهلکه ، ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوة ثم یرسل الله ریحا باردة من قبل الشام فلایبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من خیر او ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال سمعتها من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،قال: فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع یعرفون معروفا ولاینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فماتامرنا فیامرهم لعبادة الاوثان وهم فی ذلك دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفح فی الصور لایسمعه احد الا اصغی لیتاو رفع لیتا ،قال واول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله قال فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل انه او قال ینزل الله مطرا کانه الطل اوالظل نعمان الشاك وتنبت منه اجسادالناس ثم ینفخ فیه اخری فاذاهم قیام ینظرون ثم یقال ،یاایهاالناس هلموا الی ربکم وقفوهم انهم مسئولون ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال : من کم فیقال من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعون قال فذلك یوم یجعل الولدان شیبا وذلك یوم یکشف عن ساق ۔

۳۷۱۱ ۔ الصحیح لمسلم کتاب الفتن باب ذکر الرجال ۲/ ۴۰۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا اور چالیس تک رہے گا، راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ حضور نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود کی شکل وشباہت کے ہونگے، وہ اس کو تلاش کر کے قتل کریں گے، پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ ان کے درمیان کوئی عداوت ودشمنی نہ ہوگی، سب ایک دل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے ذریعہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی روح قبض ہو جائے گی خواہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ہی ایمان ہو۔ اس وقت کوئی شخص اگر پہاڑ کی کھائی میں ہوگا وہاں بھی یہ ہوا پہونچے گی اور اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اب روئے زمین پر بد باطن اور فساق وفجار ہی رہ جائیں گے، پرندوں کی طرح جلد باز بے عقل، اور درندوں کی طرح سبک عقل بد اخلاق۔ نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے، اور نہ بری کو برا۔ اسی درمیان ان کے پاس شیطان ایک صورت میں آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی، وہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، تو وہ ان کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ لہذا وہ بت پوجیں گے اور اس کے باوجود ان کی روزی کشادہ ہوگی اور مزے سے زندگی گذاریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو جو بھی سنے گا وہ بے ہوش ہوکر گر پڑے گا۔ اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپتا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو مثل نطفہ کے ہوگی، کہ جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دو، تمہارا حساب کتاب ہوگا۔ پھر کہا جائے گا: دوزخیوں کو نکالو: عرض کیا جائے گا: کتنے؟ کہا جائے گا: ہر ہزار سے نو سو ننیانوے (۹۹۹)۔ تو یہ وقت سخت ہوگا کہ غم کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے، اور پنڈلی سختی کے سبب کھل جائے گی۔ ۱۲م

۳۷۱۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یقول اللہ لآدم ابعث بعث النار،قال یا رب! مابعث النار ،قال: تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون فی النار وواحدالی الجنۃ فانشاء المسلمون یبکون ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قاربوا سددوا فانہا لم تکن نبوۃ قط الا کان بین یدیہا جاہلیۃ قال فیؤخذ العدد من الجاہلیۃ فان تمت والاکملت من المنافقین وما مثلکم والامم الاکمثل الرقمۃ فی ذراع الدابۃ او کالشامۃ فی جنب البعیر ثم قال : انی لارجو ان تکونوا ربع اہل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ فکبروا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو حضرت آدم عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: نوسوننانوے (۹۹۹) دوزخ کی طرف اور ایک جنت کی طرف۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے رونا شروع کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو، جب بھی کسی نبی کی نبوت کا زمانہ آیا تو اس سے پہلے متصل جاہلیت کا دور بھی تھا، یہ تعداد جاہلیت کے لوگوں سے لی جائے گی، اگر تعداد مکمل ہوگئی تو ٹھیک ورنہ یہ تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی، تمہاری اور پہلی امتوں کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یا اونٹ کے پہلو میں تل۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہوگے، انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا ۔پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کا تہائی حصہ ہوگے، انہوں نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے۔ پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔۱۲م

۳۷۱۳۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ

۳۷۱۲۔ الجامع للترمذی ابواب التفسیر ،تفسیر سورۃ الحج ۱۴۶/۲

۳۷۱۳۔ الجامع للترمذی باب تفسیر الحج ۱۴۶/۲

تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابه فی السیر فرفع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صوته بهاتین الآیتین ـ یاایهاالناس اتقوا ربکم ،ان زلزلة الساعة شئ عظیم الی قوله ولکن عذاب الله شدید ، ولما سمع ذلک اصحابه حثوا المطی وعرفوا انه عند قول یقوله فقال: هل تدرون ای یوم ذلک ،قال الله ورسوله اعلم ،قال ذلک یوم ینادی الله فیه آدم فیتادیه ربه فیقول آدم ! ابعث بعث النار ، فیقول ای رب !وما بعث النار ، فیقول من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعون الی النار وواحد الی الجنة ، فبئس القوم حتی ما ابد وابضاحکة فلما رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذی با صحابه قال : اعملوا وابشروا، فوالذی نفس محمد بیده انکم لمع خلیقتین ماکانتا مع شئ الاکثر تاه یاجوج وماجوج ومن مات من بنی آدم وبنی ابلیس ، قال : فسری عن القوم بعض الذی یحدون ،قال: اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیده ما انتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة ـ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ حضور نے یہ دو آیتیں ۔"یا ایها الناس اتقوا ربکم الآیة"۔اور۔" ان زلزلة الساعة شئی عظیم" سے" ولکن عذا ب الله شدید" تک بلند آواز سے تلاوت فرمائیں۔صحابہ کرام نے یہ آواز سن کر جانوروں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مقام پر ہیں۔ حضور نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہوگا ،صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں ، آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو ندا فرمائے گا، اے آدم جہنمیوں کا لشکر تیار کرو، آپ عرض کریں گے: وہ لشکر کیا ہے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانویں (۹۹۹) جہنم میں اور ایک جنت میں ، یہ سنکر صحابہ کرام خاموش ہو گئے ، یہاں تک کہ کوئی ہنستا بھی دکھائی نہیں دیتا تھا ،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: عمل کرو اور خوش خبری سنو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

میں میری جان ہے، بیشک تم اس طرح کی دو مخلوقوں کے ساتھ ہوگے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھادیں گی۔ یہ یاجوج وماجوج ہیں۔ اور وہ لوگ جو حضرت آدم کی اولاد اور ابلیس کی اولاد سے مرگئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام خوش ہوگئے، تو حضور نے فرمایا: کام کرو اور بشارت سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔ یا جانور کے بازو میں داغ۔ ۱۲م

۳۷۱۴۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله: یا آدم! قم فابعث النار، فیقول یارب من کم؟ فیقول من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعین الی النار وواحد الی الجنة، فشق ذلك علی القوم ووقعت علیهم الکابة والحزن، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انی لارجو ان تکونوا شطر اهل الجنة، ففرحوا فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اعملوا وابشروا فانکم بین خلیقتین لم یکونا مع احد الا کثرتاه یاجوج وماجوج وانما انتم فی الناس او فی الامم کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الناقة وانما التی جزء من الف جزء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم! اٹھو اور دوزخیوں کا گروہ تیار کرو، حضرت آدم عرض کریں گے: اے رب! کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانوے دوزخ میں اور ایک جنت میں۔ یہ سنکر صحابہ کرام کو نہایت دشوار گزرا اور مشقت ورنج میں مبتلا ہوگئے۔ تو حضور نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں نصف ہو، یہ سنکر خوش ہوئے، پھر حضور نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت سنو، تم ایسی دو مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ جس کے ساتھ بھی یہ ہوں گی اس کو بڑھادیں گی، یعنی یاجوج وماجوج۔ تم امتوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا اونٹنی کے پہلو میں داغ، میری امت تو ایک ہزار میں فقط ایک ہے۔ ۱۲م

۳۷۱۴۔ المستدرك للحاكم كتاب الاحوال ۸۶۹۷ ۶۱۲/۴

۳۷۱۵۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما نزلت "یاایھاالناس اتقوا ربکم وان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم" (الحج ۔ ۱) علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو فی مسیرلہ فرفع بھا صوتہ حتی ثاب الیہ اصحابہ فقال : اتدرون ای یوم ھذا؟ یوم یقول اللہ لآدم یا آدم قم فابعث النار من کل الف تسع مائۃ وتسعۃ وتسعین ، فکبر ذلک علی المسلین فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سددوا وقاربوا وابشروا فوالذی نفسی بیدہ ماانتم فی الامم الا کالشامۃ فی جنب البعیر او کالرقمۃ فی ذراع الدابۃ فان معکم لخلیقتین ماکانتا مع شیء الا کثرتاہ یاجوج وماجوج ومن ھنک من کفرۃ الجن والانس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب [یا ایھاالناس ! اتقوا ربکم الآیۃ ۔اور ۔ ان زلزلۃ الساعۃ الآیۃ] یہ دوآیتیں نازل ہوئی تو حضور سفر میں تھے، حضور نے ان کو بلند آواز میں تلاوت فرمایا یہاں تک کہ صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہوگئے ، آپ نے فرمایا: جانتے ہوان آیات میں کون سے دن کا ذکر ہے؟ پھر فرمایا: اس دن کا کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم! جاؤ ہر ہزار میں سے نوسونناوے (۹۹۹) کالشکر دوزخ میں بھیجو، یہ سنکر صحابہ کرام کو بہت دشوار گزرا، تو حضور نے فرمایا: ٹھیک رہواور میانہ روی اختیا کرواور ساتھ ہی خوشخبری سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم نہیں ہوامتوں میں مگر جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا جانور کے بازو میں داغ، کہ تمہارے ساتھ ایسی دومخلوقیں ہیں کہ جس کے ساتھ ہوں ان کی کثرت بڑھادیں ۔ ی عنی یاجوج وماجوج ، اور جو کافر جن وانس مرگئے ۔۱۲م

یاجوج وماجوج اولاد آدم سے ہیں

۳۷۱۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ

۳۷۱۵۔المستدرک للحاکم کتاب الاحوال ۸۶۹۲ ۶۱۱/۴

۳۷۱۶۔المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۰۳۴ ۲۹۰/۱۱

تعالیٰ علیه وسلم قرأ :(یوم یجعل الولدان شیبا) قال: ذلك یوم القیامة وذلك یوم یقول الله جل ذکره لآدم ، قم فابعث من ذریتك بعثا الی النار ، فقال : من کم یارب ؟ قال : من الف تسعمائة وتسعة وتسعین وینجو واحد ، فاشتد ذلك علی المسلمین وعرف ذلك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حین البصر ذلك فی وجوههم ان بنی آدم کثیر ، وان یاجوج وماجوج من ولد آدم وانه لایموت منهم رجل حتی یرثه لصلبه الف رجل وفیهم وفی اشباههم جنة لکم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [یوم یجعل الولدا ن شیبا] تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ قیامت کا دن ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم اٹھواور اپنی اولاد سے جہنم میں بھیجو، عرض کریں گے، کتنوں میں کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نو سو ننیاوے۔ اور ایک نجات پائے گا۔ مسلمانوں پر یہ بہت شاق گزرا اور حضور نے اس کو محسوس کیا تو ارشاد فرمایا: آدم کی اولاد تو بہت ہے، یاجوج و ماجوج بھی آدم کی اولاد سے ہیں، اوران کی کثرت کا عالم تو یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار شخص دیکھ چکا ہوتا ہے، لہٰذا ان جیسے لوگ تمہارے لئے ڈھال ہوں گے۔ ۱۲م

۳۷۱۷۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله تبارك وتعالیٰ یوم القیامة : یا آدم قم فجهز من ذریتك تسعمائة وتسعة وتسعین الی النار وواحدا الی الجنة ،فکبأ اصحابه وبکوا فقال : ارفعوا رؤسکم ، فوالذی نفسی بیده ماامتی فی الامم الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۷۱۷۔ کنز العمال للمتقی ۳۰۱۶ ۲/۳۲

نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم اٹھواور اپنی اولاد سے نوسو ننیانوے جہنم کے لئے تیار کرواور ایک جنت کے لئے ۔ یہ سنکر صحابہ کرام جھک گئے اور رونے لگے، فرمایا: اپنے سروں کو اٹھاؤ، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری امت کی مثال امتوں کے بیچ ایسی ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کے جسم پر۔۱۲م

۳۷۱۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا کان یوم القیامۃ فان ربنا یدعو آدم فیقول : یا آدم !اخرج بعث النار من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین یساقون الی النار سوقا مقرنین زرقا کالحین ، فاذا خرج بعث النار شاب کل ولید۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رب تعالیٰ حضرت آدم کو ندا فرمائے گا اور حضرت آدم کو حکم ہوگا کہ تم ہر ہزار سے نوسوننیانوے کو دوزخ کے لئے تیار کرو، ان کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا جیسے جانوروں کا جوئے میں جوڑ کر ہانکا جاتا ہے، اور نیزوں کے ذریعہ لیجایا جائے گا جیسے قتل گاہ میں ہلاکت کے لئے ,جب جہنم کا گروہ نکلے گا تواس وقت کی سختی سے بچے بھی بوڑھے ہوجائیں گے۔(۱۲)

۳۷۱۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال :بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما قفل من غزوۃ العسرۃ ومعہ اصحابہ بعد ماشارف المدینۃ ،قرأ(یا ایھا الناس اتقوا ربکم و ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم ، یوم ترونھا الآیۃ) فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتدرون ای یوم ذاکم ؟ قیل: اللہ و رسولہ اعلم ، فذکر نحوہ الا انہ زاد :وانہ لم یکن رسولان الا کان بینھما فترۃ من الجاھلیۃ ، فھم اھل النار ، وانکم بین ظھرانی خلیقتین لایعادھما احد من اھل الارض الا کثروھم وھم یاجوج وماجوج وھم اھل النار وتکمل العدۃ من المنافقین ۔

۳۷۱۸۔الدر المنثور للسیوطی سورۃ المزمل

۳۷۱۹۔جامع البیان لابن جریر تفسیر سورۃ الحج ۱۰/۱۱۱

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ عسرہ سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے، جب آپ مدینہ طیبہ سے قریب ہوئے تو آپ نے یہ آیتیں پڑھیں، [یاایھا الناس اتقوا ربکم ،اور۔ ان زلزلة الساعة شئی عظیم ، یوم ترو نها الآیة]اورارشاد فرمایا: کیا جانتے ہو یہ کونسا دن ہوگا؟ عرض کیا گیا: اللہ ورسول زیادہ جانتے ہیں، پھر راوی نے اسی طرح بیان کیا، اور اتنا اضافہ بھی کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے ارشاد فرمایا: ہمیشہ دو رسولوں کے درمیان زمانہ فترت یعنی جاہلیت کا زمانہ رہا، ان میں عموما لوگ دوزخی ہیں، اور تم تو ایسی دو مخلوقوں کے درمیان ہو کہ جب بھی اہل زمین میں سے وہ کسی کے ساتھ ہوں گی تو ان کو بڑھادیں گی ، یہ یاجوج وماجوج ہیں اور یہ سب دوزخی ہیں، اور پھر بھی کمی رہی تو تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام احادیث میں غور کرو، کہ پہلی تین احادیث میں سو میں ایک کو ناجی فرمایا لکن ساتھ ہی یہ قید بھی ذکر فرمائی کہ اپنی ذریت سے۔ یا اپنی اولاد سے۔ لیکن جن روایات میں ہزار میں ایک کو جنتی فرمایا وہاں یہ قید نہیں۔

یہ تمام تفصیل اس صورت میں ہے کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد سے بطریق معہود نہ ہوں۔ کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ قوم حضرت آدم کی اولاد سے ہے یا نہیں۔

حضرت وہب وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ اولاد آدم ہی سے ہیں۔

۳۷۲۰۔ ان یاجوج وماجوج من ولد آدم۔

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۶/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۲۵۰/۴

کنزالعمال للمتقی ۳۸۸۷۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۶۶/۱۱

۳۷۲۱۔ان ياجوج وماجوج من ذرية آدم :

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی ذریت میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۲۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ياجوج وماجوج فقال : انه كل امةاربع ما ئة الف امة لا يمو ت الرجل منهم حتى ينظر الى الف ذكر بين يديه من صلبه كل قد حمل السلاح ، قلت :يا رسول الله! صفهم لنا قال : هم ثلاثة اصنا ف، صنف منهم امثا ل الارز ، قلت : وما هو الارز ؟ قا ل: شجرة الصنوبر ، شجرة با لشا م طو ل الشجرة عشرو ن ومائة ذرا ع فى السمـا ء ، وصنف منهم عرضه وطوله سوا ء عشرو ن وما ئة ذراع فى السماء ، قا ل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هم الذين لا يقوم لهم الجبل ولا حديد ، وصنف منهم يفترش احدى الاذن ويلتحف با لا خرى ولا يمرو ن بقليل ولا بكثير ولا بجمل ولا خنزير الا اكلوه ، ومن ما ت منهم اكلوه، مقدمتهم با لشا م وسا قتهم بخراسان ، يشربون انها ر المشرق وبحيرة طبرية ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے یاجوج وماجوج کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ چار لاکھ لوگوں کا گروہ ہے، ان کی تعداد اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار ہتھیار بند جوان دیکھ لیتا ہے، میں نے عرض کیا: حضور ان کا کچھ حال بیان فرمادیں، فرمایا: ان کی تین قسمیں ہیں۔ایک ارز کے مثل ہے، میں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: شام میں ایک درخت ہے صنوبر نامی، اس کی لمبائی ایک سوبیس ہاتھ ہوتی ہے۔دوسری قسم یہ کہ ان کا طول وعرض برابر ہوتا ہے یعنی ایک سوبیس گز۔یہ وہ لوگ ہیں جن کہ روبرو پہاڑ اور لوہا کچھ نہیں۔تیسری قسم کے لوگ اتنے بڑے بڑے کانوں والے ہیں کہ ایک کان بچھاتے ہیں اور دوسرا اوڑھ لیتے

۳۷۲۱۔فتح البارى للعسقلانى ۱۰۶/۱۳

۳۷۲۲۔الكامل لابن عدى ۱۶۹/۶

ہیں۔ اور تھوڑی یا زیادہ، اونٹ یا خنزیر جس کے پاس سے گزرتے ہیں اس کو کھا جاتے ہیں، اوران میں جو مرتا ہے اس کو بھی کھالیتے ہیں۔ ان کا اگلا حصہ شام میں اور باقی چلنے والے خراسان میں ہوں گے۔ پورب اور طبرستان کے دریاؤں کا سب پانی پی جائینگے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت کعب احبار یاجوج وماجوج کو اولاد آدم سے تو شمار کرتے ہیں لیکن حضرت حوا کے واسطہ سے نہیں۔ بلکہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک مرتبہ سوئے تو حتلام ہوا، اس کے اجزاء مٹی میں پیوست ہوگئے، اور یاجوج ماجوج کی تخلیق اس سے ہوئی۔

اقول: ان احادیث واقوال میں تطبیق ممکن ہے۔ یعنی اولاد آدم سے بایں معنی ہیں کہ ان کے پانی اور اجزاء سے پیدا ہوئے۔ اور نفی اس اعتبار سے ہے کہ اولاد اس کو کہا جاتا ہے جو بیوی کے واسطہ سے ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انی یکون له ولد ولم تکن له صاحبة۔

اس کے کیوں کر بچہ ہو حالانکہ اس کی بیوی نہیں۔

لہذا یہ ان روایات کے منافی نہیں جو گذریں۔ اور آئندہ احادیث بھی اس پر دال ہیں۔

یہاں یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بدخوابی سے منزہ ہوتے ہیں تو پھر احتلام چہ معنی دارد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانی دخل سے جو احتلام ہو اس سے بلاشبہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پاک ہوتے ہیں۔ البتہ قبض ودفع فضلہ کے طور پر احتلام کی وہی حیثیت ہے جو بول وبراز کی۔ فتح الباری کے معنی کا یہی خلاصہ ونچوڑ ہے۔ اور شیخ الاسلام امام نووی نے اپنے فتاوی میں اسی کو اختیار فرمایا۔ فرماتے ہیں: کہ یاجوج وماجوج جمہور علماء کے نزدیک اولاد آدم سے ہیں البتہ حضرت حوا سے نہیں۔ لہذا یہ ہمارے علاتی بھائی ہوئے۔

ہاں فتح الباری میں اس قول پر اعتماد کیا کہ یہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ورنہ یہ اعتراض وارد ہوگا کہ یہ طوفان نوح میں کہاں رہے۔

اقول: اولاً۔ ان کا حضرت آدم علیہ السلام کے نطفہ سے ہونا اس چیز کو واجب نہیں کرتا کہ یہ طوفان کے وقت بھی موجود ہوں۔ ایسا کیوں ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان اجزائے منویہ کو ایک مدت تک زمین میں محفوظ وودیعت رکھا اور پھر طوفان کے بعد انہیں سے ان کو پیدا فرمایا۔

ثانیاً۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا ایک جوڑا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان لایا ہو اور ان کو کشتی میں سوار کرلیا گیا اور باقی سب غرق ہوگئے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کی اولاد سے سب کو وجود بخشا۔ اور ان کا نادراً ایمان لانا مستبعد نہیں۔ جیسا کہ آئندہ احادیث سے واضح ہوگا۔ انباء الحی ص ۱۰۴

۳۷۲۳۔ ان یاجوج وماجوج لهم نساء یجامعون ماشاؤا وشجر یلقحون ماشاؤا۔

بیشک یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ ان سے جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔

۳۷۲٤۔ ان یاجوج وماجوج یجامعون ماشاؤا ولایموت رجل منهم الاترك من ذریته الفا فصاعدا۔

یاجوج وماجوج جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔ ان کا کوئی ایک شخص جب مرتا ہے جب اپنی صلبی اولاد سے ایک ہزار اشخاص یا ان سے زیادہ کی تعداد دیکھ لیتا ہے۔ ۱۲م

۳۷۲۵۔ ان یاجوج وماجوج اقل مایترك احدهم لصلبه الفا من الذریة۔

بیشک یاجوج وماجوج میں کوئی اتفاق سے ہوگا جو اپنی موت کے وقت ایک ہزار سے کم افراد اپنی اولاد سے چھوڑ کر جائے۔ ۱۲م

۳۷۲٦۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۷۲۳۔ الدر المنثور للسیوطی ۲۵۰/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۹/۱۳

کنز العمال للمتقی ۳۸۸۷۰ ☆

۳۷۲٤۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۰٦/۱۳

۳۷۲٦۔ المسند لاحمد بن حنبل۔ ۱۰۲۵٤ ۳۱۱/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۸۸٦۹

البدایة والنهایة لابن کثیر ۱۱۲/۲ ☆

علیہ وسلم : ان یاجوج وماجوج لیحفرن السد کل یوم ، حتی اذاکادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیھم : ارجعوا فستحفرونہ غداً ، فیعودون الیہ کاشد ماکان ، حتی اذا بلغت مدتھم واراداللہ عزوجل ان یبعثھم الی الناس حفروا حتی اذاکادوا یرون شعاع الشمس قال الزی علیھم :ارجعوا فستحفرونہ غداً ان شاء اللہ ویستثنی ، فیعودون الیہ وھو کھیئۃ حین ترکوہ ، فیحفرونہ ویخرجون علی الناس ،فینشفون المیاہ ، ویتحصن الناس منھم فی حصونھم، فیرمون بسھامھم الی السماء فترجع وعلیھا کھیئۃ الدم ، فیقولون :قھرنا اھل الارض وعلونا اھل السماء فیبعث اللہ علیھم نغفاً فی اقفائھم ، فیقتلھم بھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :والذی نفس محمد بیدہ،ان دواب الارض لتسمن شکراً من لحومھم ودمائھم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یاجوج وماجوج ہرایک دن دیوار کھودتے ہیں، جب سورج کی شعاع کے دیکھنے کی حدتک پہونچ جاتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے چلو اب کل جلد کھودلیں گے، دوسرے دن پھر وہ اسی طرح لوٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ یہاں کے انسانوں تک پہونچنے کا ان کے لئے ارادہ فرمائے گا تو وہ کھودتے رہیں گے یہاں تک کہ سورج کی شعاعوں کو دیکھنے کے قریب پہونچیں گے تو اب ان کا سردار کہے گا لوٹ چلو اب انشاء اللہ کل اس کو کھودلیں گے، جب دوسرے دن آئیں گے تو اس مرتبہ اس حالت پر رہے گی جس پر چھوڑا تھا اور آج یہ اس دیوار کو کھود کر لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے، جہاں سے نکلیں گے وہاں کے پانی خشک کردیں گے،لوگ اپنے مضبوط مقامات پر چڑھ جائیں گے، یہ سب مل کر آسمان کی طرف تیر چلائیں، ادھر سے تیرخون میں ڈوبے ہوئے آئیں گے، یہ دیکھ کرکہیں گے: ہم نے زمین والوں پر بھی اپنی عظمت کا سکہ بٹھادیا اور آسمان والوں کو بھی زیر کرلیا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک قسم کے پھوڑے پیدا فرمائے گا جس سے یہ سب مرجائیں گے، پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں

میری جان ہے کہ زمین کے جانور ان کے گوشت اور خون سے موٹے ہو جائیں گے۔ ۱۲ام

ان تمام توجیہات کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے جو تحقیق پیش فرمائی وہ اس طرح ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فی الواقع حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام احتلام سے پاک ومنزہ ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: ان عبادی لیس لک علیھم سلطٰن و کفیٰ بربک وکیلا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

طبرانی، معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ فرمایا:

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا، احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔

کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج وماجوج نطفۂ احتلام سیدنا آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہنچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے، کمافی العمدۃ القاری، نووی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو مقبول نہیں، ہاں امام نووی وحافظ عسقلانی نے شروح صحیح مسلم وصحیح بخاری میں اس آیت کی یہ تاویل نقل کی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر فیضان زیادت فضلہ بسبب ابتلائے اوعیہ منع نہیں اور اسے مقرر رکھا۔

اقول: مگر لفظ شنیع ومکروہ ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حصر کے خلاف کہ احتلام نہیں مگر شیطان کی طرف سے، ولہٰذا عامۂ علمائے کرام نے اسے مقبول نہ رکھا۔

فتح الباری بدء الخلق میں ہے:

ھو قول منکر جد الا اصل لہ الا من بعض اھل الکتاب۔

وہ سخت واجب الانکار بات ہے اس کی اصل نہیں مگر بعض اہل کتاب میں۔

امام علامہ بدر الدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

حکاہ الثعلبی عن کعب الاحبار وحکاہ النووی ایضا فی شرح مسلم وغیرہ ولکن العلماء ضعفوہ وقال ابن کثیر وھو جدیر بذٰلك اذ لا دلیل علیه بل ھو مخالف لما ذکروا من ان جمیع الناس الیوم من ذریة نوح علیه الصلاۃ والسلام بنص القرآن (قلت) جاء فی الحدیث ایضاً امتناع الاحتلام علی الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام۔

یعنی اسے ثعلبی نے کعب احبار سے حکایت کیا، نیز نووی نے شرح مسلم وغیرہ میں مگر علماء نے اسے ضعیف بتایا اور امام ابن کثیر نے کہا وہ تضعیف ہی کے لائق ہے کہ بے دلیل محض ہے، بلکہ اس ارشاد علماء کے مخالف ہے کہ آج بنص قطعی قرآن مجید تمام آدمی ذریت نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے ہیں، امام عینی نے فرمایا میں کہتا ہوں: نیز حدیث وارد ہے کہ انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام پر احتلام محال ہے۔

"قال اللہ تعالیٰ: وجعلنا ذریته ھم الباقین۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے،ہم نے نوح ہی کی اولاد باقی رکھی۔

فتح الباری کتاب الفتن میں ہے:۔

"الاول المعتمد والا فاین کانوا حین الطوفان"

یاجوج وماجوج کا ذریت نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہی سے ہونا معتمد ہے ورنہ طوفان کے وقت وہ کہاں رہے۔

"اقول: وقد اجبنا عن ھذا بجوابین فی کتابنا الفیوضات الملکیة احدھما ما یدرینا لعل اللہ خمرھا مدداً متطاولة حتیٰ خلقھم منھا بعد الطوفان۔

ہم نے اپنی کتاب الفیوضات الملکیۃ میں اس کے دو جواب دئے، ایک یہ ہے کہ ہمیں کیا علم شاید اللہ تعالیٰ نے اس نطفہ کو طویل مدت تک محفوظ رکھا ہو اور پھر اس سے ان کی تخلیق طوفان کے بعد فرمائی ہو۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری دونوں محل میں ہے:

"وھذا لفظه فی بدء الخلق قال ابن کثیر وھذ القول غریب جدا ثم لا

دلیل علیه لا من عقل ولا من نقل ولا یحو زالا عتما د ههنا علی ما یحکیه بعض اهل الکتاب لما عندهم من الاحادیث المفتعلة"

کتاب بدء الخلق میں ان کے الفاظ یہ ہیں: امام عماد نے فرمایا: یہ قول سخت غریب ہے پھر اس پر نہ عقل سے دلیل ہے نہ نقل سے، اور یہاں بعض اہل کتاب کی حکایت پر اعتماد حلال نہیں کہ ان کے پاس بہتیری باتیں گڑھی ہوئی ہیں۔

اماما عزاه الامام النو وی فی فتا و اه لجماهیر العلماء انهم من ماء آ دم لا من حواء،

فاقول :لایثبت الاحتلام ،فاولا: قد تحصل النطفة بنحوالتبطین فی المحیض ـوثانیا ما کل نطفة تقبلها الرحم ـوثالثا ما کل النطفة تقبلها الرحم بل اذا قبلت ربما قبلت جزء منها ورمت بالباقی وقد ثبت الجواب عن حدیث الطوفان وقد یکون جوابا ایضا عن الذی ذکر ابن کثیر فان الکلام فی الموجودین اذ ذلك لان البقاء فرع الوجود علی ان الکلام فی ولد آدم قطعا وهم لیسو من ولده علی الاطلاق وان کانوا من ولده لانهم من مائه وذلك لان الولد ماء عن صاحبته ،قال تعالی: ان یکون له ولد ولم تکن له صاحبة"

امام نووی نے فتاویٰ میں جماہیر علماء کی طرف منسوب کیا کہ یہ نطفہ حضرت آدم کا تھا نہ کہ حضرت حوا کا، تو میں کہتا ہوں اس سے احتلام کہاں ثابت ہوتا ہے،

اولاً: کبھی کبھی نطفہ حالت حیض میں شرم گاہ سے باہر پیٹ وغیرہ پر استعمال سے حاصل ہوجاتا ہے۔ ثانیاً: ہر نطفہ کو رحم قبول نہیں کرتا۔ ثالثاً: رحم ہر نطفہ کے تمام کو قبول نہیں کرتا بلکہ جزء کو قبول کر کے بقیہ کو پھینک دیتا ہے۔

اور یہ تین جواب حدیث طوفان سے ہیں، یہ اس کا جواب بھی ہے جو حافظ ابن کثیر نے نقل کیا، کیوں کہ کلام ان میں ہے جو وہاں موجود تھے، کیوں کہ بقا وجود کی فرع ہے، علاوہ ازیں گفتگو ان میں ہے جو یقینی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں اور یہ کامل طور پر ان کی اولاد نہیں اگر چہ ایک لحاظ سے اولاد ہیں، کیوں کہ ان کے نطفہ سے ہیں اور وہ اس لئے کہ ولد

کے لئے بیوی کا ہونا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کہاں ہے اس کے لئے اولاد حالانکہ اس کے لیئے بیوی ہی نہیں۔

بالجملہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر احتلام منع ہے،اور خود حضور اقدس انور اطیب اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت اور اس پر جزم اور اس کی تکرار اور اس پر اصرار کہ ہاں ہوا ہاں ہوا یقیناً حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افتراء ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء جہنم کا راستہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیث میں ہے:

من کذب علی متعمد افلیتبو ا مقعده من النا ر۔

جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۱۵۵ تا۱۵۸

۳۷۲۷۔ **عن** فاطمة بنت قيس رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ذات يوم وصعد المنبر و كان لا يصعد عليه قبل ذلك الا يوم الجمعة فاشتد ذلك على الناس فمن بين قائم وجالس فاشار اليهم بيده ان اقعدوا فانى والله ماقمت مقامى لامر ينفعكم لرغبة ولالرهبة ولكن تميما الدارى اتانى فاخبرنى خبراً من عنى القيلولة من الفرح وقرة العين فاحببت ان انشر عليكم فرح نبيكم الا ان ابن عم تميم الدارى اخبرنى ان الريح الجاتهم الىٰ جزيرة لا يعرفونهافقعدوا فى قوارب السفينة فخرجوا فيها فاذاهم بشئ اهدب اسود قالوا له ما انت قالت انا الجساسة قالوا اخبرينا قالت ما انا بمخبرتكم شيئًا ولا سائلتكم ولكن هذا الدير قد رمقتموه فاتوه فان فيه رجلا بالاشواق الى ان تخبروه ويخبركم فاتوه فدخلوه عليه فاذا هم بشيخ موثق شديد الوثاق، يظهر الحزن شديد التشكى ،فقال لهم من اين؟ قالوا من الشام، قال: مافعلت العرب؟ قالوا

۳۷۲۷۔السنن لابن ماجه باب فتنة الدجال وخروج ياجوج وماجوج ۲/۲۹٦

:نحن قوم من العرب عما تسئال قال ما فعل هذا الرجل الذی خرج فیکم، قالوا خیراً تاوی قوماً فاظهره الله علیهم فامرهم الیوم جمیع الههم واحد و دینهم واحد قال مافعلت عین زغر قالوا خیرا یسقون منها زروعهم و یسقون منها لسقیهم قال فما فعل نخل مابین عمان و بیسان قالوا یطعم ثمره کل عام قال فما فعلت بحیرة الطبریة قالوا تدفق جنباتها من کثرة الماء قال فزفر ثلث زفرات ثم قال لو انفلت من وثاقی هذا لم دعا ارضا وطئتها برجلی هاتین الا طیبة لیس لی علیها سبیل قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی هذا ینتهی وحی هذه طیبة والذی نفسی بیده مافیها طریق ضیق ولا واسع ولا سهل ولا جبل الا وعلیه ملك شاهر سیفه الی یوم القیمة۔

حضرت فاطمہ بن قیس نے فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے اور اس سے پہلے جمعہ کے سوا کبھی منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے، یہ بات لوگوں پر گراں گزری، کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے تھے، کچھ بیٹھے تھے، آپ نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا: خدا کی قسم! میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ کوئی کام تمہارے نقصان یا فائدہ کا ہوا ہے۔ جس کے بارے میں میں تمہیں بتلاؤں اور نہ کسی اور برائی سے ڈرانے کے لئے، نہ کار خیر کی رغبت دلانے کے لئے، بلکہ یہ بات سن ہے کہ میرے پاس تمیم داری آئے اور انہوں نے ایک خبر سنائی کہ جس سے مجھے اتنی مسرت ہوئی کہ خوشی کی وجہ سے نیند نہ آئی، میں نے چاہا کہ اپنی مسرت کو تم پر بھی ظاہر کروں، ان کے چچا زاد بھائی نے یہ واقعہ بیان کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ خود تمیم نے بیان کیا، کہ وہ لخم اور جزام (عرب کے دو قبیلے) کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے جہاز میں سوار ہوئے، ایک ماہ تک ان کا جہاز سمندری ہوا میں ادھر ادھر مارا پھرتا رہا اور آخر کار ان کا جہاز ایک نامعلوم جزیرہ کے کنارے جالگا، یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں سوار ہو کر اس جزیرہ میں گئے، انہیں وہاں ایک سیاہ رنگ کی چیز نظر آئی جس کے جسم پر کثرت سے بال تھے، انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں، ہم نے اس سے کہا تو کچھ خبر بیان کر، اس نے کہا نہ میں تمہیں کوئی خبر سناؤں گی، نہ سنوں

گی، تم اس بت خانہ میں چلے جاؤ، وہاں ایک شخص تم سے باتیں کرنے کا خواہش مند ہے، وہی تمہیں خبر سنائے گا اور تم سے سنے گا، یہ سن کر لوگ اس بت کدہ میں گئے تو وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہائے ہائے کر رہا تھا، اس نے ان لوگوں سے پوچھا، تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا شام سے، اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں، اور ہمارا اچھا حال ہے، اس نے کہا اس شخص کا وجود وہاں پیدا ہوا ہے (ی عنی حضور کا) کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ اچھے حال میں ہیں، شروع میں قریش نے انکی مخالفت کی لیکن اللہ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرمادیا، اب سب عرب ایک دین اور ایک خدا کو ماننے والے ہیں، اس نے کہا؟ اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ بھی اچھی حالت میں ہے، لوگ اس سے پانی دیتے اور پینے کے لئے لیتے ہیں، اس نے دریافت کیا، عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں، یہ سن کر اس شخص نے تین چیخیں ماریں اور بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹا تو میں زمین کے چپہ چپہ کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی گوشہ مجھ سے باقی نہ رہے گا سوائے طیبہ، کہ وہاں جانے کی مجھ میں طاقت نہ ہوگی، حضور نے فرمایا یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی، کیونکہ طیبہ یہی شہر ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ کے ہر گلی کوچہ سڑک میدان، پہاڑ، نرم اور سخت زمین، الغرض ہر مقام پر ننگی تلوار لئے ہوئے فرشتہ پہرا دیتا ہوگا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔

۳۷۲۸۔ عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدجال الغداۃ فخفض فیہ ورفع حتیٰ ظننا انہ فی طائفۃ النخل فلما رحنا الی رسول اللللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرف ذلک فینا وقال ما شانکم؟ فقلنا: یا رسول اللہ !ذکرت الدجال الغداۃ فخفضت فیہ ثم

۳۷۲۸۔ السنن لابن ماجہ   باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج   ۲۹۷/۲

رفعت حتی ظننا انه فی طا ئفة نجل ،قال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج
وانا فیکم فانا حجیجة دو نکم وان یخرج ولست فیکم فامر حجیج نفسه والله
خلیفنی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه قا ئمة کانی اشبهه بعبد العزی بن قطن
فمن را ه منکم فلیقرء علیه فوا تح سو رة الکهف انه یخرج من خلة بین الشام
والعراق فعاث یمینا وعاث شما لا یا عبا دالله، اثبتوا! قلنا یا رسول الله! وما لبثه
فی الارض ؟قال اربعو ن یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسا ئر ایامه
کایامکم ،قلنا یا رسول الله فذالك یوم الذی کسنة تکفینا فیه صلاة یوم، قال
فاقدروا له قد ره، قال: قلنا: فما اسراعه فی الارض؟ قال ؟ کالغیث استدبرته الریح،
قال فیا ت علی القوم فیدعوهم فیستجیبون له ومومنو ن به، فیا مر السما ء ان
تمطر فتمطر و یا مر الارض ان ینبت فتنبت وتروح علیهم سار حتهم اطول ما
کانت ذرأ واسبغه زروعا امده خواصر ثم یا تی القوم فیدعوهم فیردو ن علیه قوله
فینصرف عنهم، فیصبحو ن ممحلین ما با ایدیهم شئی ثم یمر با لخربة، فیقول لها
اخرجی کنو زك فینطلق فتتبعه کنو زها کیعا سیب النحل، یدع رجلا ممتلئا شوابا
فیضربه بالسیف ضربة فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعو ه فیقبل یتهلل وجهه
یضحك فبینا ما هم کذلك اذ بعث الله عیسی بن مریم فینزل عند منا رة البیضا ء
ژرقی دمشق بین مهذو دتین واضحا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طأ طا نفسه قطر
واذا رفع یخد ر منه جما ن کا لؤلو ولا یحل لکا فر ان یحد ریح نفسه الا ما ت
ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فینطلق حتی یدرکه عند با ب لد فیقتله ثم یأتی
نبی الله عیسی قوم قد عصمهم الله فیمسح وجوههم ویحدثهم بد رجا تهم فی
الجنة فبیعا هم کذلك اذ اوحی الله الیه یا عیسی انی قد اخرجت عبا دا لی لا یدان
لاحد بقتالهم فاحرز عبا دی الی الطو رویبعث الله یا جو ج وما جو ج وهم کما
قا ل الله من کل حدب ینسلون فیا مر اوآ ئلهم علی بحیرة الطبریة فیشربو ن ما
فیها ثم یمر آخرهم فیقولون لقد کا ن فی هذا ما ء مرة فیحصر نبی الله عیسی

واصحا بـه حتى يكو ن رأ س الثو ر لاحدهم خيرا من ما ئة دينا ر لاحدكم اليو م فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم التغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس وا حدة ويهبط نبي الله عيسى واصحابه فلا يجدون مو ضع شبر الا قد ملاه زهمهم ونتنهم ودما ئهم فيرغبو ن الى الله سبحانه ويرسل عليهم طيرا كا عناق البحث فتحملهم فتطر حهم حيث شا ء الله ثم يرسل الله عليهم مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسله حتى يتر كه كالزلقة ثم يقال للارض انبتى ثمرتك وردى بركته فيومئذ تا كل العصابة من الرما نة فتشبعهم ويستظلون بقحفها ويبا رك الله في الرسل حتى ان اللقحة من الابل تكفى الفئا م من النا س واللقحة من البقر تكفى القبيلة واللقحة من الغنم تكفى الفخذ فبينما هم كذلك اذ بعث الله عليهم ريحا طيبة فتاخذ تحت ابا طهم فتقبض ريح كل مسلم ويبقى سا ئر الناس يتها رجو ن كما تتها رج الحمر فعليهم تقوم الساعة ۔

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے دجال کا ذکر کیا، اس میں اسے ذلیل بھی کہا اور اسکے فتنے کو بڑا بھی بتایا، آپ کے بیان سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے کھجوروں میں چھپا ہوا ہے، جب ہم شام کو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیوں تم لوگوں کا یہ کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے جو صبح دجال کا ذکر فرمایا تھا جس کی ذلت اور بڑائی ہر دو آپ نے بیان فرمائی تھیں، اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ ان درختوں میں چھپا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگوں پر دجال کے علاوہ مجھے اور لوگوں کا بھی ڈر ہے اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا، البتہ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر انسان اپنا تحفظ آپ کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے، دیکھو دجال جوان ہوگا، اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے، اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی، میں اس کی مشابہت عبدالعزی بن قطن سے دیتا ہوں، لہذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے

اسے چاہئے کہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دیکھو عراق اور شام کے مابین خلہ کے مقام سے اس کا ظہور ہوگا، روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا، اے خدا کے بندو دیکھو ایمان پر ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینہ کے، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے مثل ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ کیا: اس پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا، ہم نے عرض کیا، اس کے چلنے کی رفتار آخری کتنی تیز ہوگی، آپ نے فرمایا: ہوا کے برابر جو بادل کے ساتھ ہو اور وہ ہوا اس کے ساتھ ہوگی، وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں اپنی الوہیت کی جانب بلائے گا اور وہ اس پر ایمان لائیں گے، تو وہ پانی برسنے کا حکم دے گا، پانی خوب برسے گا، زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی اور اناج پیدا ہوگا، جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو ان کے پستان اور ان کی کوکھیں بھری ہوئی کوہان اونچے اور موٹے تازے ہوں گے، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا، ان سے اپنے اوپر ایمان لانے کی فرمائش کرے گا تو وہ انکار کریں گے، تو وہ وہاں سے واپس ہوگا تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی اور تمام مال واسباب سے خالی ہوگی، کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا، اس کے بعد ایک ویران جگہ سے گزریگا اور اس جگہ سے وہاں کے خزانے طلب کرے گا، وہاں خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں، پھر ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت جوان کو بلا کر قتل کرے گا اور اس کی لاش کے ٹکڑوں کو اتنے فاصلہ پر پھینک دے گا جتنی دور پر تیر جاتا ہے، پھر اس کو طلب کرے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لئے ہنستا ہو چلا آئے گا۔ الغرض دجال اور دنیا والے اسی کشمکش میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے سفید مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائے گا، آپ اس مینار سے نیچے تشریف لائیں گے، آپ کے جسم پر اس وقت دو زرد کپڑے ہونگے، سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں، جب سر جھکائینگے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو رک جائیں گے، ان کی سانس میں یہ اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مر جائے گا، اور آپ کی سانس وہاں تک جائے گی جہاں

تک آپ کی نظر کام کرے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے قریب پکڑ لیں گے، وہاں اسے قتل کریں گے، وہ آپ کو دیکھ کر نمک کی طرح پگھل جائے گا، دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس جو دجال کے فتنے سے بچ رہے تشریف لا کر انہیں تسلی دینگے، ان کے سامنے وہ درجات بیان کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جنت میں تیار کئے ہیں۔ یہ لوگ ابھی اسی کیفیت میں ہونگے کہ حضرت عیسیٰ کے پاس خدا کی جانب سے وحی آئے گی کہ میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لے کر چلے جاؤ، کیونکہ میں اب اپنی اس مخلوق کو ظاہر کرتا ہوں جن کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں، اس کے بعد یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا (وھم من کل حدب ینسلون) یعنی وہ ہر اونچی نیچی گھاٹی سے چڑھ کر دوڑیں گے، ان میں سے پہلا گروہ جو کثرت میں ٹڈیوں کے مانند ہوگا طبریہ کے چشمے پر سے گزرے گا تو اس کا تمام پانی پی لے گا، جب دوسرا گروہ آئے گا تو کہے گا: کسی زمانہ میں اس مقام پر پانی تھا۔ حضرت عیسیٰ اس وقت سب کو لئے کوہ طور پر موجود ہوں گے، ان مسلمانوں کے لئے اس وقت بیل کی ایک سری سو اشرفیوں سے بہتر ہوگی، جب مسلمان زیادہ پریشان ہوں گے، حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ دعا کریں گے، چنانچہ خدائے تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردن میں ایک پھوڑا نکالے گا جس کی وجہ سے صبح کو سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرجاتا ہے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو زمین کی کوئی جگہ یاجوج وماجوج کی بدبو خون اور پیپ سے خالی نہ ہوگی، حضرت عیسیٰ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی طرح گردن والے جانور بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، اس کے بعد ایک سخت بارش ہوگی جس سے کوئی پختہ یا غیر پختہ مکان نہ رک سکے گا اور زمین کو ایسا صاف کردے گی جیسے آئینہ یا خوبصورت عورت، اس کے بعد خدائے تعالیٰ زمین کو حکم کرے گا کہ پھل اگائے اور اپنی برکت ظاہر کر تو اس وقت انار کو کئی آدمی شکم سیر ہو کر کھائیں گے اور اس انار کے چھلکوں سے سایہ حاصل کرینگے، دودھ میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت دے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کافی ہوگا، اسی حالت میں ایک پاک وصاف ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے چلے گی وہ جس مومن کی بغل میں لگے گی اس کی روح قبض کرلے گی اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو

جھگڑالو ہونگے اور گدھوں کی طرح لڑیں، توانہی شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

۳۷۲۹۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یفتح یاجوج وماجوج فیخرجون کما قال اللہ تعالیٰ وھم من کل حدب ینسلون فیعمون الارض وینحاز منھم المسلمون حتی تصیر بقیۃ المسلمین فی مدائنھم وحصونھم ویضمون الیھم مواشیھم حتی انھم لیمرون بالنھر یشربون حتی ما یذرون فیہ شیئا، فیمر اخرھم علی اثرھم فیقول قائلھم لقد کان بھذا المکان مرۃ ماء ویظھرون علی الارض فیقول قائلھم ھؤلاء اھل الارض قد فرغنا منھم ولننازلن اھل السماء حتی ان احدھم لیھز حربتہ الی السماء فترجع مخضبۃ بالدم فیقولون: قد قتلنا اھل السماء فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ دوابا کنغف الجراد فتاخذ اعناقھم فیموتون موت الجراد یرکب بعضھم بعضا فیصبح المسلمون لایسمعون لھم حسا فیقولون من رجل یشری نفسہ وینظر مافعلوا فینزل منھم رجل قد وظن نفسہ علی ان یقتلوہ فیجد ھم موتی فینادیھم الا ابشروا فقد ھلک عدوکم فیخرج الناس ویخلون سبیل مواشیھم فمایکون لھم رعی الا لحومھم فتشکر علیھا کاحسن ماشکرت من نباتٍ اصابتہ قط۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وھم من کل حدب ینسلون) وہ زمین میں پھیل جائیں گے، مسلمان اس سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لے کر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہوجائیں گے، یاجوج وماجوج کا ایک گروہ پانی پر سے گزرے گا تو سارا پانی پی کر ختم کردے گا۔ جب دوسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ کسی زمانہ میں یہاں پانی تھا، جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے: اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے باقی رہ

۳۷۲۹۔ السنن لابن ماجہ باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج ۲۹۸/۲

گئے، تو ان میں سے ایک شخص اپنا تیرا آسمان کی طرف پھینکے گا جو خون میں رنگا ہوا آئے گا، تو بولیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کردیا ہے، اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر ٹڈی کی قسم کے جانوروں کو بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں گھس جائیں گے، یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مرجائیں گے، جب مسلمان اس دن صبح کو اٹھیں گے اور یاجوج وماجوج کی آواز محسوس نہ کریں گے تو کہیں گے کوئی ایسا ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کے انہیں دیکھ کر آئے۔ ایک شخص پہاڑ پر سے ان کا حال جاننے کے لئے نیچے اترے گا اور دل میں خیال کرے گا کہ میں موت کے منہ میں جارہا ہوں، تو وہ انہیں مردہ پائے گا، تو پکار کر کہے گا: خوش ہو جاؤ تمہارا دشمن ہلاک ہوگیا، تو لوگ نکلیں گے اور اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑیں گے اور یاجوج وماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لئے نہ ملے گی، اس وجہ سے وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔

٣٧٣٠۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان ياجوج وماجوج يحفرون كل يوم حتی اذا كادوا يرون شعاع الشمس قال الذی عليهم ارجعوا فسنحفره غداً فيعيده الله ان يبعثهم علی الناس حفروا حتی اذا كادوا يرون شعاع الشمس قال ارجعوا فستحفره غداً انشاء الله تعالیٰ واستثنوا فيعودون اليه وهو كهيئة حين تركوه فيحفرونه ويخرجون علی الناس فيشفون الماء ويتحصن الناس منهم فی حصونهم فيرمون بسهامهم الی السماء فترجع عليها الدم الذی احفظ فيقرلون فهزمنا اهل الارض وعلونا اهل السماء فيبعث الله نغفا فی اقفائهم فيقتلهم بها ،قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم والذی نفسی بيده ان دواب الارض لتسمن وتشكر شكراً من لحومهم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاجوج وماجوج ہر روز اپنی دیوار کھودتے ہیں، جب ان کو دیوار میں سورج کی

٣٧٣٠۔السنن لابن ماجه باب فتنة الدجال وخروج ياجوج وماجوج ٢٩٩/٢

چمک پہونچتی ہے تو کہتے ہیں اب لوٹ چلو باقی کل کھود لیں گے، اللہ تعالیٰ پھر اسے ویسا ہی کردیتا ہے، جب ان کا عرصہ پورا ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ کو ان کا خروج منظور ہوگا تو ایک روز دیوار کھودتے کھودتے آفتاب کی شعاعیں دیکھیں گے، تو ان کا سردار کہے گا انشاء اللہ کل کھودلیں گے، جب صبح ہوگی اور یہ واپس آکر دیکھیں گے تو دیوار کھدی ہوئی پائیں گے اور یہ اسے کھود ڈالیں گے اور باہر نکلیں گے، مسلمان اس وقت قلعوں میں محصور ہوجائیں گے۔ یہ لوگ زمیں میں پھیل کر آسمان کی جانب تیر ماریں گے اور کہیں گے اب زمین والے آسمان پر غالب ہوگئے کیونکہ ان کے تیر اللہ کے حکم سے رنگین ہوکر واپس ہونگے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرمائے گا جس سے وہ مرجائیں گے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک جانوران کے گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہوجائیں گے۔

۳۷۳۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لماکان لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقی ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ فتذاکروا الساعۃ فبدء وا بابراھیم فسالوہ عنھا فلم یکن عندہ منھا علم ثم سالوا موسیٰ فلم یکن عندہ منھا علم فرد الحدیث الی عیسی ابن مریم فقال قد عھد الی فیما دون وجبتھا فلما وجبتھا فلا یعلمھا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ فیرجع الناس الی بلادھم فیستقبلھم یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون، فلا یمرون بماء الا شربوہ. شیء الا افسدوہ فیجارون الی اللہ فادعوا اللہ ان یمیتھم فتنتن الارض من ریحھم فیجارون الی اللہ فادعوا اللہ فیرسل السماء بالماء فیحملھم فیلقیھم فی البحر ثم تنسف الجبال وتمد الارض مدد الادیم فعھد الی متی کان ذلک کانت الساعۃ من الناس کالحامل التی لا یدری اھلھا متی تفجاءھم بولادھا قالت

۳۷۳۱۔ السنن لابن ماجہ باب فتنۃ الدجال وخروج

العوام ووجد تصدیق ذلك فی کتاب اللہ تعالی حتی اذا فتحت یا جو ج وما جو ج وھم من کل حدب ینسلون ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا، سب نے ابراہیم سے قیامت کے متعلق سوال کیا، لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا، پھر موسیٰ سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا، تو پھر سب نے عیسیٰ سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا : قیامت سے پہلے نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے، عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا میں نازل ہوکر اسے قتل کردوں گا، لوگ جب اپنے شہر کو لوٹیں گے تو یاجوج اور ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کردیں گے، خدا کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا وہ سب مرجائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبودار ہوجائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے، میں دعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہکر سمندر میں چلی جائیں گے اور بدبو ختم ہوجائے گی، اس کے بعد پہاڑ اڑادئے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح دراز ہو جائے گی اور صاف، ہموار ہوکر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہوگیا ہو اور لوگ اس کے انتظار میں ہوں کہ ولادت کا وقت آئے گا اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہو۔ لوگ کہتے ہوں اب ہوا اب ہوا۔ اللہ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے :(وھم من کل حدب ینسلو ن)

۳۷۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : ان یاجوج وماجوج یغدون کل یوم علی السد فیلحسونه وقد جعلوه مثل قشر البیض

۳۷۳۲۔ التفسیر لابن ابی حاکم ۱۲۹۸۸

فیقولون نرجع غدا ونفتحه فیصبحون وقد عادالی ماکان علیه قبل ان یلحس فلایزالون کذلك حتی یولد فیهم مولود مسلم فاذا غدوا یلحسون قال لهم : قولوا بسم الله فاذا قالوا بسم الله فارادوا ان یرجعوا حین یمسون فیقولون نرجع غدا فنفتحه فیقول : قولوا ان شاء الله ، فیقولون ان شاء الله فیصبحون وهو مثل قشر البیض ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ یاجوج وماجوج ہر دن صبح کو اس دیوار کے پاس جاتے ہیں اور اس کو چاٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو انڈے کے چھلکے کے مثل باریک کردیتے ہیں پھر کہتے ہیں ہم کل آئیں گے اور اس میں دروازہ کھول لیں گی دوسرے دن ان کی آمد سے پہلے ہی وہ مثل سابق موٹی دیوار ہوجاتی ہے، چنانچہ اسی طرح وہ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی اولاد میں ایک بچہ پیدا ہوگا وہ مسلمان ہوگا، جب وہ دیوار چاٹنے کے لئے جائیں تو وہ ان سے کہے گا کہو: بسم اللہ، جب وہ بسم اللہ کہکر شروع کریں گے اور شام کو واپسی کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے ہم کل آکر اس کو کھولدیں گے تو وہ مرد مسلم کہے گا کہو: انشاء اللہ، تو وہ انشاء اللہ کہیں گے اور دوسرے دن جب صبح کو آئیں گے تو انڈے کے چھلکے کی طرح ہوگی ۔۱۲م۔

۳۷۳۳۔ **عن** ابی حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : وفیه فیصبحون وهو اقوی منه بالامس حتی یسلم رجل منهم حین یرید الله ان یبلغ امره فیقول المؤمن غدا نفتحه ان شاء الله تعالیٰ ۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت میں یہ ہے کہ جب صبح کو وہ آیا کرتے ہیں تو پہلے سے زیادہ موٹی دیوار ان کو ملتی ہے ایسے ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالی ان کے کام کو مکمل فرمانا چاہے گا تو ان میں سے ایک شخص مسلمان ہوگا اور وہ مومن کہے گا: ہم انشاء اللہ کل ضرور اس دیوار میں دروازہ کھولیں گے ۔۱۲م

۳۷۳۳۔فتح الباری للعسقلانی　کتاب الفتن　باب یاجوج وماجوج

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام نووی سے نقل فرمایا اور کہا: ہم نے کعب احبار کے سوا سلف میں کسی کا قول اس سلسلہ میں نہیں دیکھا۔ کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی بغیر حوا کے اولاد ہیں۔ بلکہ حدیث مرفوع اس کی تردید فرماتی ہے۔ کہ حدیث مرفوع میں واضح الفاظ میں موجود ہے کہ یہ حضرت نوح کی اولاد سے ہیں اور نوح علیہ السلام کا حضرت حوا سے ہونا قطعا ثابت ہے۔

حدیث مرفوع سے مراد وہ حدیث ہے جو امام حاکم نے مستدرک میں روایت کی وہ اس طرح ہے۔

۳۷۳۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ولد لنوح سام وحام ویافت، فولد لسام العرب وفارس والروم، وولد لحام القبط والبربر والسودان، وولد لیافت یاجوج وماجوج والترک والصقالبۃ۔

قال الحافظ وفی سندہ ضعف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے تین لڑکے تھے حام سام، یافث، سام کی اولاد عرب، فارس، اور روم میں پھیلی، حام سے قبطی، بربر، اور سوڈانی ہوئے، اور یافث سے یاجوج و ماجوج، ترک اور سسلی واٹلی کے لوگ۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: یہاں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اس کی سند میں ضعف ہے ہمارے لئے ان کے مذہب مختار کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے۔ پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ حدیث ضعیف اور حافظ ابن حجر کا مسلک صحیح حدیثوں کے خلاف ہے بلکہ خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

۳۷۳۴۔ المستدرک للحاکم کتاب الفتن والملاحم

تعالیٰ عنہ کی دوسری صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ وہ احادیث یہ ہیں۔

۳۷۳۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح ثلاثة ، سام و حام و یافث ابو الروم ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح کے تین بیٹے تھے سام، حام، اور یافث یہ اہل روم کے مورث اعلیٰ تھے۔

۳۷۳۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح ثلاثه ،فسام ابو العرب ، و حام ابو الحبشة ،ویافث ابو الروم۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت نوح کی تین اولاد سام، تو اہل عرب کے باپ حام، اہل حبشہ کے، اور یافث رومیوں کے باپ تھے۔

۳۷۳۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ولد نوح ثلاث، فسام ابو العرب و حام ابو الحبش و یافث ابو الروم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے، سام یہ اہل عرب کے باپ ہیں ۔حام یہ اہل حبش کے، اور یافث اہل روم کے جد اعلیٰ۔ (انباء الحی ص ۱۰۵)

۳۷۳۵۔المستدرك للحاكم　　كتاب التاريخ　　٤/٤٦٣

۳۷۳۶۔المعجم الكبير للطبرانی　　حديث ٣٠٩　　١٨/١٤٦

۳۷۳۷۔ كنزالعمال للمتقی　　٣٢٢٩٣

تورات اور علم غیب

۳۷۳۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اعطی موسیٰ التوراة فی سبعة الواح من زبر جد ، فیها تبیان لکل شئ وموعظة ، فلما جاء بها فرأی بنی اسرائیل عکوفا علی عبادة العجل رمی بالتوراة من یده فتحطمت فرفع الله تعالیٰ منها ستة اسباع وبقی سبع ۔ انباءالحی ص ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبرجد کی سات تختیوں میں تورات عطا کی گئی، اس میں ہر چیز کا بیان تھا اور نصیحت تھی، جب آپ ان کو لیکر آئے تو بنواسرائیل کو بچھڑے کی عبادت میں مصروف دیکھا تو حالت غضب میں آپ نے ہاتھ سے تختیاں ڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں اللہ تعالی نے ان میں سے چھ حصے اٹھالئے اور پھر ایک حصہ باقی رہا۔

۳۷۳۹۔ **عن** محمدبن یزید الثقفی قال : اصطحب قیس بن خرشة و کعب الاحبار حتی اذا بلغا صفین وقف کعب ثم نظر ساعة ثم قال : یهرا قن بهذه البقعة من دماء المسلمین شئ لایهراق ببقعةمن الارض مثله ، فقال قیس مایدریك ؟ فان هذا من الغیب الذی استتره الله تعالیٰ به ، فقال کعب مامن الارض شبرالامکتوب فی التورٰة الذی انزل الله تعالیٰ علی موسیٰ مایکون علیه ومایخرج منه الی یوم القیامة۔

حضرت محمد بن یزید ثقفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن خرشہ اور کعب احبار رضی اللہ تعالی عنہما نے ایک ساتھ سفر کیا اور جب صفین کے مقام پر پہنچے تو حضرت کعب نے کچھ وقفہ غور کرنے کے بعد فرمایا: اس سرزمین پر مسلمانوں کا اس طرح خون بہے گا کہ

۳۷۳۸۔التفسیر لابن ابی حاتم ۸۹۵۷ المجلد الخامس

۳۷۳۹۔دلائل النبوة للبیهقی باب ماروی فی اخباره قیس بن خرشه

اس جیسا کہیں دوسری جگہ نہیں بہیگا، حضرت قیس نے کہا: آپ نے یہ بات کیونکر کہی، کہ یہ تو غیب کی خبر ہے جس کو اللہ تعالی نے پوشیدہ فرمایا ہے، حضرت کعب نے فرمایا: تورات جو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں زمین کا چپہ چپہ تحریر ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہے۔ ۱۲م

۳۷۴۰۔ **عن** کعب الاحبار انه قال لعمر رضی الله تعالیٰ عنه ۔ یاامیر المؤمنین! لولا آیة فی کتاب الله تعالیٰ لأنبأتك بماهو کائن الی یوم القیامة، قال وماهی ؟ قال قول الله تعالیٰ : یمحوالله مایشاء ویثبت و عنده ام الکتاب ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کیا: اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں آپ کو قیامت تک ہونے والی چیزوں کی خبر دیتا، آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ تو حضرت کعب نے کہا: وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے، یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب۔ اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے محو رکھتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اس کے پاس کتاب کی اصل لوح محفوظ ہے۔

۳۷۴۱۔ **عن** امیر المومنین عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال : انا لله وانا الیه راجعون ۔ قلت: أجل انا لله وانا الیه راجعون ۔ فمما ذلك یاجبرئیل !قال: ان امتك مفتنة بعدك بقلیل من الدهر غیر کثیر۔ قلت : فتنة کفر اوفتنة ضلالة؟ قال : کل ذلك سیکون ، قلت : ومن این ذاك ؟ وانا تارك فیهم کتاب الله ، قال : بکتاب الله یضلون ۔ انباء الحی ص ۱۳۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبریل آئے اور کہا: بیشک ہم اللہ تعالی کے

۳۷۴۱۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی　　الاصل الثالث والستون

لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں نے عرض کیا: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اس کی طرف جانا ہے۔ اے جبریل یہ اس وقت تم نے کس سلسلہ میں ''انا للہ'' الخ پڑھا؟ تو انھوں نے عرض کیا: آپ کی امت آپ کے وصال کے بعد تھوڑے زمانہ کچھ آزمائشوں میں مبتلا ہوگی، حضور فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا کفر کے فتنے میں یا گمراہی کے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: ان میں سے ہر ایک ظہور پذیر ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا کیسے ہوگا جب کہ میں ان میں کتاب اللہ چھوڑے جا رہا ہوں، عرض کیا: کتاب اللہ ہی سے تو گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۷۴۲۔ عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ سیأتیکم ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوہم بالسنن، فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ،

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو قرآن کریم کے شبہات میں جھگڑے کریں گے، لہذا تم سنتوں پر کاربند رہنا، کہ اہل سنت کتاب اللہ کے بڑے جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۳۔ عن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: سیأتی قوم یجادلونکم فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کہ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تم سے جھگڑا کرے گی، لہذا تم سنتوں کو اختیار کرنا، کہ سنتوں کے عالم کتاب اللہ کو بخوبی جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۴۔ عن عمران بن مناح ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: فانا اعلم بکتاب اللہ منہم۔ فی بیوتنا نزل، قال صدقت، ولکن القرآن حمال ذو

۳۷۴۲۔ السنن للدارمی حدیث ۱۲۱

۳۷۴۳۔ الاتقان للسیوطی النوع التاسع والثلاثون

۳۷۴۴۔ الاتقان للسیوطی النوع التاسع والثلاثون

وجوہ تقول ویقولون ولکن حاجھم بالسنۃ ۔ فانھم لم یجدوا عنھا محیصا ۔ فخرج الیھم فحاجھم بالسنۃ فلم یبق بأیدیھم حجۃ ۔

حضرت عمران بن مناح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: میں کتاب اللہ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں ، کیوں کہ یہ ہمارے گھروں میں نازل ہوا، عمران کہتے ہیں: میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا: لیکن قرآن تو چند معانی کا محتمل ہے، آپ بھی اس پر ان سے اتفاق رکھتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذریعہ مناظرہ کیجئے تو پھر ان کو گلو خلاص کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ لہٰذا وہ ان (خارجیوں) کی طرف تشریف لے گئے، اور ان سے سنت کے ذریعہ مناظرہ کیا تو واقعی ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔

۳۷۴۵۔ **عن** یحی بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ ارسل عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما الی اقوام خرجوا فقال لہ : ان خاصموک بالقرآن فخاصمھم بالسنۃ ۔ (انباء الحی ص ۱۳۹)

حضرت یحیٰ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو خارجیوں کے پاس بحث و مباحثہ کے لئے روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے قرآن کے ذریعہ مناظرہ کریں تو تم سنت رسول کے ذریعہ مناظرہ کرنا۔ ۱۲م

۳۷۴۶۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : علوم القرآن علی ثلاثۃ اجزاء حلال فاتبعہ و حرام فاجتنبہ ومتشابہ یشکل علیک ، فکلہ الی عالمہ ۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۳۷۴۵۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۷۴۶۔المسند للاحمد بن حنبل ۴/۱۰۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے علوم تین حصوں میں منقسم ہیں: اول حلال، لہذا ان کی اتباع کرو۔ دوم حرام کہ ان سے بچو۔ سوم متشابہ جوتم پر دشوار ہوں، توان کا علم عالم کے حوالہ کرو۔۱۲م

سنت رسول کی اہمیت

۳۷۴۷۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أيحسب احدكم متكئا علىٰ اريكته يظن ان الله تعالىٰ لم يحرم الا مافى هذا القرآن، ألا وانى قد امرت ووعظت ونهيت عن اشياء انها لمثل القرآن او اكثر وان الله لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اكل ثمارهم اذا اعطوكم الذى عليهم۔ انباء الحی ص ۱۴۰

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر تکیہ لگائے اس گمان میں مبتلا ہے کہ اللہ تعالی نے جو کچھ حرام فرمایا ہے وہ سب اس قرآن میں ہے؟ خبردار! اور میں نے قسم بخدا بہت چیزوں کا حکم دیا، بہت کے بارے میں نصیحت کی اور بہت سے منع کیا اور یہ سب قرآن کے برابر بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ ہیں، اور بیشک اللہ تعالی نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ بغیر اجازت اہل کتاب کے گھر جاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی عورتوں کو قتل کرو، اور نہ یہ درست ہے کہ پھل توڑ کر کھاؤ جب وہ خود اپنے حقوق لازمہ کو ادا کرتے ہیں۔۱۲م

۳۷۴۸۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال: انما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلاتكذبوا بعضه ببعض فماعلمتم منه فقولوا وماجهلتم فكلوه الى عالمه۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ: کتاب اللہ نازل ہوئی

۳۷۴۷۔ السنن لابى داؤد　كتاب الخراج والفئ

۳۷۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل　مرويات عبدالله بن عمرو

اس حال میں کہ اس میں بعض کی بعض کے سلسلہ میں تصدیق موجود ہے، لہٰذا بعض کو بعض کے ذریعہ نہ جھٹلاؤ، جب تمہیں کسی چیز کے بارے میں علم ہو تو اس سلسلہ میں کہو، اور جب علم نہ ہو تو عالم کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۴۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: الا مر ثلاثة، امر بین رشده فاتبعه۔ وامر بین غیه فاجتنبه، وامر اختلف فیه فکله الی اللہ عزوجل۔ (انباء الحی ص ۱۴۱)

حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چیزیں تین ہیں۔ اول وہ کہ اس کی ہدایت واضح ہے تو تم اس کی اتباع کرو، دوم وہ کہ اس کی گمراہی عیاں ہے تو اس سے بچو۔ سوم وہ جس میں اختلاف ہے تو اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۵۰۔ **عن** سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اجرأکم علی قسم الجد اجرأکم علی النار۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں جو ترکہ میں دادا کی تقسیم پر جری ہے وہ نار دوزخ پر جری ہے۔۱۲م

۳۷۵۱۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لمابعثه الی الیمن قال: کیف تقضی اذا عرض لك قضاء، قال: اقضی بکتاب اللہ، قال: فان لم تجد فی کتاب اللہ؟ قال: فبسنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، قال: فان لم تجد فی سنة رسول اللہ؟ قال اجتهد برأی

۳۷۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل

۳۷۵۰۔ السنن لسعیدبن منصور القسم الاول من المجلد الثالث باب قول عمر فی الجد

۳۷۵۱۔ السنن لابی داؤد کتاب القضاء باب اجتهاد الرای فی القضاء

ولاآلو، قال فضرب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على صدره وقال : الحمد لله الذى وفق رسول رسول الله لما يرضى به رسول الله۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے گا تو کیسے فیصلہ کروگے؟ میں نے عرض کیا: کتاب اللہ کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر بظاہر تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملا تو؟ عرض کیا: سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر تمہیں سنت رسول میں بھی نہ ملا تو؟ عرض کیا: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں حتی الامکان کوئی کمی نہ چھوڑوں گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا: الحمد للہ، تمام خوبیاں اس ذات کو جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔۱۲م

۳۷۵۲۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : السنة سنتان ، سنة فى فريضة ، وسنة فى غير فريضة ، السنة التى فى الفريضة اصلها فى كتاب الله تعالىٰ ، اخذها هدى وتركها ضلالة ،والسنة التى اصلها ليس فى كتاب الله تعاليالأخذ ا فضيلة وتركها ليس بخطيئة ۔

(انباءالحی ص۱۴۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنت دو قسم پر ہے۔ سنت فریضہ، سنت غیر فریضہ۔ سنت فریضہ کی اصل کتاب اللہ سے ثابت، اس پر عمل ہدایت اور ترک گمراہی ہے، اور وہ سنت جس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں اس پر عمل فضیلت اور ترک خطاء و معصیت نہیں۔۱۲

۳۷۵۳۔ **عن** اميرالمومنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قلت

۳۷۵۲۔المعجم الاوسط للطبرانی ۴۰۲۳ ۵/

۳۷۵۳۔جامع بیان العلم وفضلہ ، باب اجتهاد الرأیٰ

: یارسول الله!الامر ینزل بنالم ینزل فیه القرآن ولم تمض فیه منك سنة ، قال: اجمعوا له العالمین او قال العابدین من المؤمنین فاجعلوه شوری بینکم ولاتقضوا فیه برأی واحد۔

امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہت سے ایسے حالات پیش آتے ہیں جن کے سلسلہ میں بظاہر نہ قرآن میں حکم ہے اور نہ آپ کی سنت میں، فرمایا: مومن علماء کو جمع کرو۔ یا فرمایا مومن عابدوں کو جمع کرو اور پھر آپس میں صلاح ومشورہ کرو اور کبھی ایک رائے سے فیصلہ نہ کرنا۔

۳۷۵۴۔ **عن** محمد بن الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنه عن امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قلت یارسول الله ! ان نزل بنا امر لیس فیه بیان ، امر ولا نهی ، فماتأمرنا ؟ قال:تشاورون الفقهاء والعابدین ولا تمضوا فیه رأی خاصة ۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، آپ امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس میں ہمارے سامنے کوئی حکم شرعی نہ ہو، خواہ اس کا تعلق اَمر سے ہو یا نہی سے۔ تو آپ ہمیں حکم بتائیں کہ کیا کریں، فرمایا: فقہاء وعابدین سے مشورہ کرنا اور کسی ایک کی رائے پر مت جانا۔۱۲م

۳۷۵۵۔ **عن** ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب وسنة ، فقال ینظر فیه العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی

۳۷۵۴۔ المعجم الاوسط للطبرانی　۱۶۴۱　المعجم الکبیر للطبرانی

۳۷۵۵۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب　۱۱۹

علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا جو کتاب وسنت میں نہ ملے، فرمایا: اس میں مومن عابدوں کا نظریہ معلوم کرنا۔۱۲م

۳۷۵۶۔ **عن** ابی العوام البصری قال : کتب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفھم ، الفھم فیما أدی الیك مما لیس فی قرآن ولاسنة ، ثم قال لیس الامور عند ذلك ، واعرف الامثال والاشباہ ثم اعمد الی احبھا الی اللہ فیما تری واشبھا بالحق ۔ انباء الحی ص ۱۴۳

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ جب تمہارے دربار میں کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس کی صراحت قرآن وسنت میں نہ ہو تو اس میں جواب اچھی طرح غور وخوض کر لینا۔ پھر فرمایا: اس کے باوجود فیصلہ اپنی طرف سے نہ کرنا بلکہ مسئلہ دائرہ کے امثال واشباہ ونظائر سامنے رکھنا اور ان میں جو بھی تمہاری رائے میں اللہ کو محبوب اور حق کے زیادہ مشابہ ہو اس پر اعتماد کرنا۔۱۲م

۳۷۵۷۔ **عن** شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الیہ اذا جاءك شئ فی کتاب اللہ فاقض بہ ولا یلفتنك عنہ الرجال ، فان جاءك امر لیس فی کتاب اللہ فانظر سنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقض بھا ، فان جاءك امر لیس فی کتاب اللہ ولیس فیہ سنة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانظر الجتمع علیہ الناس فخذبہ ، فان جاءك مالیس فی کتاب اللہ ولم یکن فیہ سنة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یتکلم فیہ احد قبلك فاختر ای الامرین شئت ، ان شئت ان تجتھد رایك وتقدم فتقدم ۔ وان شئت ان تتاخر فتأخر ،ولا اری التاخر الاخیرالك ۔

۳۷۵۶۔ السنن للدارقطنی کتاب عمر الی ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳۷۵۷۔ السنن الکبری للبیہقی کتاب آداب القاضی

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے جو قرآن کریم میں صراحۃً مذکور ہے تو اس کے ذریعہ فیصلہ کردو۔ اور اس حکم سے تمہیں لوگ ادھر ادھر نہ موڑ دیں۔ اور اگر کوئی ایسا مقدمہ آئے جو تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں غور کرو اور اسی کے ذریعہ فیصلہ کردو۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش ہو جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ سنت رسول میں تو پھر اجماع امت میں دیکھو اور اسی پر حکم سناؤ۔ اور کوئی ایسا مسئلہ آئے جس میں ان میں سے کسی میں نہ مل سکے تو تمہیں دو چیزوں میں اختیار ہے: چاہو تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور پہلی رائے اور کوشش پر عمل کرو۔ اور چاہو تو مزید غور کرو اور کچھ تاخیر سے حکم سناؤ۔ میں تمہارے حق میں یہی بہتر جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقض بماقضی بہ ائمۃ الھدی ،فان لم یکن فی کتاب اللہ ولافی سنۃ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا فیماقضی بہ ائمۃ الھدی فانت بالخیار ان شئت تجتھد رأیك وان شئت تؤامرنی ولا أری مؤامرتك ایای الا اسلم الیك۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قاضی شریح کو یہ حکم دیا تھا کہ تم ائمہ ہدیٰ کے موافق فیصلہ کرنا، اور اگر کتاب اللہ، سنت رسول اور ائمہ ہدیٰ کے فیصلوں سے مسئلہ حل نہ ہو تو پھر تمہیں اختیار ہے، چاہو تو اجتہاد کرنا، اور چاہو تو مجھ سے مشورہ لینا اور اس مشورہ ہی کو میں تمہارے لئے زیادہ سلامتی کا موجب جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۹۔ **عن** محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی

۳۷۵۸۔ السنن الکبریٰ للبیھقی　　　کتاب آداب القاضی

۳۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی　　　۱٤٤٥١

الـلـه تـعـالیٰ عنه قال لرجل قاض بد مشق کیف تقضی ؟ قال بکتاب الله تعالیٰ ، قال: فاذا جاء ك مالیس فی کتاب الله تعالیٰ ؟ قال اقضی بسنة رسول الله صلی الله تـعـالیٰ علیه وسلم قال: فاذا جاء ك مالیس فیه سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : اجتهد رأی واؤ امر جلسائی ، قال : احسنت ۔ (انباءالحی ص۱۴۴)

حضرت محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق کے قاضی سے فرمایا: تم کس طرح فیصلے کروگے؟ بولے :اللہ کی کتاب سے۔فرمایا:اور اگر اس میں نہ ہوا تو؟ بولے: میں سنت رسول سے فیصلہ سناؤں گا، فرمایا: اور اگر اس میں سنت رسول کی صراحت نہ ہوئی تو؟ بولے: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اپنے ہم نشینوں سے مشورہ کروں گا۔فرمایا: تم نے اچھا کہا۔۱۲م

کتاب اللہ امت کے حق میں تبیان نہیں

لہذا صحابہ وتابعین نے بہت سے مسائل میں سکوت فرمایا

۳۷۶۰۔ **عن** عبدالـلـه بـن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: من عرض له منکم قـضـاء بـعـدالیوم فلیقض فیه بما فی کتاب الله تعالیٰ ، فان آتاه امر لیس فی کتاب الـلـه فلیقض فیه بما قضی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فان آتاه امر لیس فـی کتاب الله تعالیٰ ، ولم یقض فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلیقض بـمـا قـضـی بـه الصالحون ، فان آتاه امر لیس فی کتاب الله تعالیٰ ، ولم یقض فیه رسـول الـلـه صـلـی الـلـه تعالیٰ علیه وسلم ولم یقض فیه الصالحون فلیجتهد رأ یه ولایقولن احدکم انی اخاف وانی اری ، ان الحلال بین وان الحرام بین وبین ذلك امور مشتبهة ، فدع مایریبك الی مالا یریبك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آج کے بعد تم میں کسی کے یہاں کوئی مقدمہ آئے تو وہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرے، اور کوئی ایسا مسئلہ آیا جس کا ذکر

۳۷۶۰۔ السنن للدارمی　　باب التبیا وما فیه من الشدة ۔ ۱۶۷

قرآن میں نہ پایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمل وفیصلہ کے مطابق حکم دو، اور اگر ان دونوں میں سے کسی میں صراحت نہ ملے تو صالحین کے موافق فیصلہ کرو، اور ان کا فیصلہ بھی نہ مل سکے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔ اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں۔ یا میں بڑی رائے والا ہوں۔ کیونکہ حلال چیزیں واضح ہیں اور حرام بھی واضح ہیں۔ ہاں ان کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں، تو تم ایسی چیزوں کو ترک کردو جو شبہ لائیں اور ان پر عمل کرو جو شبہ پیدا نہ کریں۔ ۱۲م

۳۷۶۱۔ **عن** الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کتب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لارأی لاحد فی کتاب اللہ تعالیٰ ،انما رأی الائمۃ فیما لم ینزل فیہ کتاب ولم تمض بہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلطنت اسلامیہ میں لکھوا کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کسی کو اپنی رائے سے دخل دینے کی اجازت نہیں، ہاں ائمہ کرام اپنی رائے اور مشورہ سے ان احکام کو بیان کریں جن کے بارے میں قرآن وسنت میں بیان نہیں ملتا۔ ۱۲م

۳۷۶۲۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھیب لما لا یعلم من ابی بکر ، ولم یکن احد بعد ابی بکر اھیب لما لا یعلم من عمر ، وان ابابکر نزلت بہ قضیۃ فلم یجد لھا فی کتاب اللہ تعالیٰ اصلا ولا فی السنۃ اثرا فقال اجتھد رأیی ،فان یکن صوابا فمن اللہ تعالیٰ ، وان یکن خطأ فمنی واستغفر اللہ ۔ انباء الحی ص ۱۴۵

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اس بات سے ڈرنے والا نہیں تھا کہ بغیر علم کوئی مسئلہ بیان کرے،

۳۷۶۱۔ السنن للدارمی باب ماتیقی من تفسیر حدیث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۷۶۲۔ جامع بیان العلم وفضلہ باب مایلزم العالم اذا سئل عمالا یدریہ

آپ کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم کا بھی یہ ہی حال تھا۔ایک مرتبہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ کتاب وسنت میں اس کی صراحت یا نشاندھی نہ ملی تو فرمایا: اب میں اجتہاد کروں گا، اگر درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر غلط ہوا تو میری جانب سے، اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔۱۲م

۳۷۶۳۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئل ابوبكر رضی الله تعالیٰ عنه عن الكلاله، فقال: انی اقول فيها برأیی فان كان صوابا فمن الله وحده لاشريك له، وان كاخطاء فمنی، ومن الشيطان والله منه بریٔ اراه ماخلا الوالد والولد۔ فلما استخلف عمر قال: الكلالة ماعدا الولد، وزيد فی لفظ: فلما ط عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال: انی لأستحی من الله تعالیٰ ان اخالف ابابكر، أری ان الكلالة ماعدا الوالد والولد۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: میں اس میں اپنی رائے سے کہتا ہوں، اگر صواب ہے تو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے اور اللہ اس سے بری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کلالہ وہ میت ہے جسکے وارث اولاد ووالدین میں سے کوئی نہ ہو۔ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے کلالہ اس کو فرمایا جس کا وارث اولاد میں نہ ہو۔لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں صدیق اکبر کی مخالفت کروں، آج میں بھی یہ ہی کہتا ہوں کہ کلالہ وہی ہے جس کے وارث اولاد ووالدین میں کوئی نہ ہو۔۱۲م

۳۷۶۴۔ **عن** حميد بن عبدالرحمن عن ابيه قال: دخلت على ابی بكر رضی

۳۷۶۳۔السنن للدارمی باب الكلالة ۲۹۷۶

۳۷۶۴۔المستدرك للحاكم كتاب الفرائض،باب ميراث العمة والخالة

اللہ تعالیٰ عنه فقال: وددت انی سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن میراث العمة والخالة۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا: میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث دریافت کرلوں۔۱۲

۳۷۶۵۔ **عن** میمون بن مهران قال: کان ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه اذا ورد علیه الخصم نظر فی کتاب الله تعالیٰ، فان وجد فیه مایقضی بینهم قضی به، وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ذلک الامر سنة قضی به، فان اعیاه خرج فسأل المسلمین وقال: أتانی کذا وکذا، فهل علمتم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قضی فی ذلک بقضاء فربما اجتمع الیه النفر کلهم یذکر من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیه قضاء فیقول ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه، الحمد لله الذی جعل فینا من یحفظ علی نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فان اعیاه ان یجد فیه سنة من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلمجمع رؤوس الناس وخیارهم، فاستشارهم، فاذا اجتمع رأیهم علی امر قضی به۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی مقدمہ لے کر آتا تو آپ کتاب اللہ میں دیکھتے، اگر ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے، اور اگر نہ ملتا تو سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دیکھتے، ملتا تو تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے۔ اور اگر ان دونوں چیزوں میں نہ ملتا تو آپ مومنین کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مقدمہ آیا ہے، کیا کروں؟ کیا تمہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی فیصلہ اس سلسلہ میں معلوم ہے، تو

۳۷۶۵۔ السنن للدارمی　　باب الفتیا ومافیه الشدة　　۱۶۳

بسا اوقات صحابہ کی جماعت جمع ہوکر ان فیصلوں کا ذکر سناتی جس کو سن کر صدیق اکبر کو مسرت ہوتی اور فرماتے، الحمد للہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جو اس کے رسول کے علوم ومعارف اپنے سینوں میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔اور اگر ان حضرات کی طرف سے بھی سنت رسول کے ثبوت میں خاموشی نظر آتی تو اخیار صحابہ کو جمع فرماتے اور ان سے مشورہ کرتے، جب کسی رائے پر جمع ہوجاتے تو آپ فیصلہ فرمادیتے۔۱۲م

۳۷۶۶۔ **عن** ابی ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال: أی سماء تظلنی ؟ و ای ارض تقلنی؟ و أین اذهب؟ و کیف اصنع اذا قلت فی حرف من کتاب الله تعالیٰ بغیر ما اراد تبارك و تعالیٰ ۔ انباء الحی ص ۱۴۶

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کریم کے ایک حرف کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کونسی زمین مجھے بلند کرے گی۔اور میں کہاں جاؤں گا، اور کیا کروں گا جب میں کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مراد کے بغیر کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۶۷۔ **عن** ابی ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال : أی سماء تظلنی و أی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب الله مالا اسمع ۔

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔سے قرآن کے ایک حرف کی تفسیر کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی اگر میں کتاب اللہ میں محض انکل سے بغیر سنے بیان کرنے لگوں۔

۳۷۶۶۔ کنزالعمال للمتقی فصل فی حقوق القرآن ۴۱۴۹

۳۷۶۷۔ کنزالعمال للمتقی فصل فی حقوق القرآن ۴۱۵۰

۳۷۶۸۔ **عن** القاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ای سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ برأیی۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ فگن رہے گا اور کونسی زمین مجھے بلندر کھے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے سے کچھ کہوں ۔۱۲م

۳۷۶۹۔ **عن** ابراھیم التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل عن الابّ ماھو؟فقال: ای سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (اَبّ) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے اپنے اوپر بلندر کھے گی جب میں بغیر علم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ کہوں ۔۱۲م

۳۷۷۰۔ **عن** قبیصة بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء ت الجدة الی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقالت : ان لی حقا ابن ابن او ابن ابنة لی مات ، قال: ماعلمت لك حقا فی کتاب اللہ تعالیٰ ولاسمعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ شیئا ، وسأسئل ، فشھد المغیرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطاھا السدس ، قال : من شھد ذلك معك فشھد محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأعطاھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ السدس۔

۳۷۶۸۔شعب الایمان للبیھقی باب تعظیم القرآن ۲۲۷۸

۳۷۶۹۔الجامع الاحکام القرآن للقرطبی سورۂ عبس

۳۷۷۰۔المستدرك للحاکم کتاب الفرائض قضاء ابی بکر فی الجدة

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا ایک پوتا یا نواسہ انتقال کرگیا، کیا میرا کچھ حق اس کی وراثت میں ہے، فرمایا: میں نے تیرا حق نہ کتاب اللہ میں پایا اور نہ سنت رسول میں، میں عنقریب مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو چھٹا حصہ دلوایا تھا، فرمایا: تمہارے ساتھ اور کون گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی گواہی دی، اس پر آپ نے سدس کا فیصلہ فرمادیا۔۱۲م

۳۷۷۱۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت الی ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه جدة ام اب او ام ام ، فقالت ان ابن ابنی او ابن بنتی توفی وبلغنی ان لی نصیبا فمالی؟ فقال ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه : ماسمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فیها شیئا وسأسئل الناس ۔ انباء الحی ص ۱۴۷

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی جو دادی یا نانی تھیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا پوتا یا نواسہ انتقال کرگیا اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ میرا حصہ اس کی میراث میں ہے، تو فرمائیں کہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کچھ نہیں سنا، میں عنقریب لوگوں سے مشورہ کروں گا۔۱۲م

۳۷۷۲۔ **عن** ابن الشهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : فجاء ت الی عمر رضی الله تعالیٰ عنه مثلها فقال : ماسمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیها شیئا، وسأسئل ، فحدثوا بحدیث المغیرة بن شعبة و محمدبن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنهما فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه ایکما خلت به فلها

۳۷۷۱۔السنن للدارمی　باب قول ابی بکر فی الجدات　۲۹۴۲

۳۷۷۲۔السنن للدارمی　باب قول ابی بکر فی الجدات　۲۹۴۲

السدس فان اجتمعتا فهو بينهما۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھی اسی طرح کا مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا ہے، عنقریب میں مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا واقعہ لوگوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی دادی یا نانی کو چھوڑے تو اس کو چھٹا حصہ ملے، اور اگر دو ہوں تو اسی میں شریک رہیں گی۔۱۲م

۳۷۷۳۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنا عند عمر رضی الله تعالیٰ عنه وعليه قميص، في ظهره اربع رقاع، فقرأوا "فاكهة وابّا" فقال: هذه الفاكهة قد عرفنا ها، فما الأبّ؟ ثم قال: نهينا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، اس وقت آپ ایک کرتا زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور پیٹھ پر چار پیوند لگے تھے، حاضرین نے (فاکہۃ وابّا) آیت تلاوت کی، فرمایا: فاکہہ یہی ہے جس کو ہم نے جانا، تو (ابّ) کیا ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔۱۲م

۳۷۷۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قرأ عمر (وفاكهة وابّا) فقال: هذه الفاكهة قد عرفناها فما الابّ؟ ثم قال: مه نهينا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ (وفاکہۃ وابّا) تلاوت فرمائی اور فرمایا: اس فاکہہ کو تو ہم نے جان لیا لیکن یہ "ابّ" کیا چیز ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

۳۷۷۳۔فتح الباری للعسقلانی — كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب مايكره من كثرة السوال

۳۷۷۴۔الدر المنثور للسيوطی — سورة عبس، تحت آية وفاكهة وابّاً

۳۷۷۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر قرأ علی المنبر (فانبتنا فیھا حبا و عنبا وقضبا) الی قولہ (و ابّا) قال: کل ھذا قد عرفناہ فما الابّ ؟ثم رفع عصا کانت فی یدہ فقال : ھذا لعمر اللہ ھو التکلف، فماعلیك ان لا تدری ماالابّ؟ اتبعوا مابین لکم ھداہ من الکتاب فاعملوا بہ ، ومالم تعرفوہ فکلوہ الیٰ ربہ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر یہ آیت (فانبتنا حبا و عنبا و قضبا۔ سے و أبّا) تک تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ہم نے ان سب کو جان لیا لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ کا عصا اٹھایا اور فرمایا: قسم خدا کی یہ تکلف ہے، اگر تم (اَبّ) کے معنی نہ جانو تو تم پر کچھ الزام نہیں، تم تو ان آیات کی اتباع کرو جن میں تمہارے لئے ہدایت ورہنمائی کردی گئی کہ یوں عمل کرو، اور جو تم نہ جانو تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو۔

۳۷۷۶۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قرأ عمر (عبس وتولیٰ) حتی اتی علی ھذہ الآیۃ (وفاکھۃ وابّاً) قال: قد علمنا ماالفاکھۃ ، فما الأبّ ؟ ثم احسبہ (شك الطبری) قال: ان ھذا لھو التکلف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ عبس تلاوت کی، اور جب (وفاکھۃ وأبّا) پر پہونچے تو فرمایا: ہم نے فاکہہ کو تو جان لیا، لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، اور طبری فرماتے ہیں، مجھے خیال ہے کہ راوی نے یوں کہا: کہ یہ تکلف کے معنی پر مشتمل ہے۔۱۲م

۳۷۷۷۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ

۳۷۷۵۔ الدرالمنثور للسیوطی — سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ و أبا

۳۷۷۶۔ جامع البیان للطبرانی — سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

۳۷۷۷۔ الدرالمنثور للسیوطی — سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

تعالىٰ عنه سأل عن قوله تعالىٰ "وابًا" ماالابّ ؟ ثم قال: ماكلفنا هذا او ماأمرنابهذا ۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا یہ (ابّ) کیا چیز ہے؟ پھر خود ہی فرمایا: ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، یا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔۱۲م

۳۷۷۸۔ **عن** عبدالرحمن بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه ان رجلا سأل عمر رضى الله تعالىٰ عنه عن قوله تعالىٰ: "وابًا" فلما رأهم يقولون اقبل عليهم بالدرة ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے (وابًّا) کے متعلق پوچھا، جب ان کو آپ نے دیکھا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں تو آپ ان کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ متوجہ ہوئے۔۱۲م

۳۷۷۹۔ **عن** اميرالمؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كيف قسم الجد ؟ قال: ماسؤلك عن ذلك ياعمر! انى اظنك تموت قبل ان تعلم ذلك ،قال سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه فمات عمر قبل ان يعلم ذلك رضى الله تعالىٰ عنه ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دادی یا نانی پر ترکہ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اے عمر یہ تم نے کیا سوال کیا؟ میں خوب جانتا ہوں کہ تم اس کو جاننے سے قبل انتقال کر جاؤ گے۔ سعید بن مسیب کہتے: حضرت عمر کا واقعی اس سے پہلے ہی وصال ہوگیا۔۱۲م

۳۷۸۰۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ

۳۷۷۸۔الدرالمنثور للسیوطی سورة عبس ، تحت آية وفاكهة وأبا

۳۷۷۹۔کنزالعمال للمتقی كتاب الفرائض، ۳۰۶۱۱

۳۷۸۰۔المصنف لعبدالرزاق كتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۴۷

عنه قال: اجرؤ كم على جرائيم جهنم اجرؤ كم على الجد۔ انباء الحی ـ ص ١٤٩

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دادی یا نانی کے ترکہ کا فیصلہ کرنے پر جو جری ہے وہ دوزخ کے شراروں، چنگاریوں پر جری ہے۔

٣٧٨١ ـ **عن** ابن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه: اشهدكم انى لم اقض فى الجد قضاء ـ

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے دادی یا نانی کے ترکہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

٣٧٨٢ ـ **عن** اميرالمؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : لأن اكون اعلم الكلالة احب الى من ان يكون لى مثل قصورالشام وفى لفظ له قصورا لروم ـ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اگر کلالہ کو بخوبی جان لوں تو میرے لئے شام کے محلات، یا روم کے محلات سے زیادہ پسندیدہ ہے۔١٢م

٣٧٨٣ ـ **عن** اميرالمؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الكلالة فقال : تكفيك آية الصيف فلأن اكون سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عنها احب الى من ان يكون لى حمر النعم ـ

٣٧٨١ـ المصنف لعبدالرزاق　　كتاب الفرائض　　باب فرض الجد　　١٩٠٤٦

٣٧٨٢ـ جامع البيان للطبرانى　　تحت يستفتونك قل الله يفتيكم فى الكلالة

٣٧٨٣ـ المسند لاحمد بن حنبل　　مرويات عمر الفاروق

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلالہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے (یہ سورۂ نساء کی آخری آیت ہے) فرماتے ہیں: میرے لئے اس کے بارے میں پوچھنا سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے۔۱۲م

۳۷۸۴۔ **عن** مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ذی قرابة لی ورث کلالة فقال: الکلالة، الکلالة، الکلالة۔ واخذ بلحیته ثم قال: واللہ لأن اعلمها احب الی من ان یکون لی ماعلی الارض من شئ سألت عنها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: الم تسمع الآیة التی انزلت فی الصیف فاعادها ثلاث مرات۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ایک رشتہ دار کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کا وارث ہوا تھا۔ تو آپ نے کلالہ، کلالہ، تین مرتبہ فرمایا اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: قسم بخدا اگر مجھے اس کا علم ہو جائے تو یہ مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے، میں نے اس کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عمر تم نے وہ آیت نہیں سنی جو صیف (سورۂ نساء کے آخر میں) نازل ہوئی، حضور نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔۱۲م

۳۷۸۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ماسألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن شئ اکثر ماسألته عن الکلالة حتی ط عن باصبعه فی صدری وقال: تکفیك آیة الصیف التی فی آخر سورة النساء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

۳۷۸۴۔ جامع البیان لابن جریر — تحت آیة یستفتونك قل اللہ الآیة

۳۷۸۵۔ الصحیح لمسلم — کتاب الفرائض

جامع البیان لابن جریر — تحت الآیة المتلوة

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جتنا کلالہ کے بارے میں پوچھا اتنا کسی اور چیز کے بارے میں نہیں، یہاں تک کہ حضور نے ایک مرتبہ میرے سینہ میں انگشت مبارک چھوئی اور فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے کافی ہے۔۱۲م

۳۷۸۶۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ماغلظ لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ما نازعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شئ مانازعتہ فی آیۃ الکلالۃ حتی ضرب صدری وقال: یکفیک منہا آیۃ الصیف "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ"۔ انباءالحی ص ۱۵۰

امیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جتنا اصرار اور مبالغہ کلالہ کے بارے میں کیا کسی دوسری چیز کو معلوم کرنے میں نہیں کیا، یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری بار میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف ہی کافی ہے۔۱۲م

۳۷۸۷۔ **عن** سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف یورث الکلالۃ؟ قال: اولیس قد بین اللہ ذلک، ثم قرأ "وان کان رجل یورث کلالۃ او امرأۃ" الی آخر الآیۃ۔ فکان عمرلم یفہم فقال لحفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اذا رأیت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طیب نفس فاسألیہ عنہا، فقال: ابوک ذکر لک ہذا؟ ما أری أباک یعلمہا ابدا، فکان یقول ماارانی اعلمہا ابدا، وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماقال۔ انباءالحی ص ۱۵۱

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کلالہ کو کس طرح وارث

۳۷۸۶۔ جامع البیان لابن جریر — تحت الآیۃ المتلوۃ

۳۷۸۷۔ کنزالعمال للمتقی ۳۰۶۸۸

بنایا جائے، فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا؟ پھر یہ آیت تلاوت کی، (وان کان رجل یورث کلالۃ أو امرأۃ) الی آخر الآیہ، اتنی بات سے حضرت عمر نہیں سمجھ پائے تو آپ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: جب تم حضور کو خوش دیکھو تو اس بارے میں پوچھنا، حضور نے حضرت حفصہ سے فرمایا: تمہارے والد نے ایسا ذکر کیا ہے؟ میں نہیں جانتا کہ وہ کبھی اس کو جان سکیں، اس کے بعد حضرت عمر ہی فرماتے تھے، میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کبھی جان سکوں گا۔ بلاشبہ حضور نے جو فرمایا وہی ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۸۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تسال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الکلالۃ، فامھلتہ حتی اذا لبس ثیابہ فسألتہ ،فاملّھا علیھا فی کتف ، فقال: عمر امرك بھذا ،ماظنہ ان یفھمھا ، اولم تکفہ آیۃ الصیف۔؟

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ کو حکم دیا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلالہ کے بارے میں پوچھو، وہ کسی مناسب وقت کے انتظار میں رہیں، ایک مرتبہ حضور لباس زیب تن فرمارہے تھے کہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں کندھا پکڑ کر جھٹک دیا اور فرمایا: عمر نے تمہیں یہ کہا ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اس کو سمجھ پائیں، کیا ان کے لئے آیت صیف کافی نہیں ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۹۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: آخر مانزل آیۃ الربا وان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبض قبل ان یفسرھا لنا فدعوا الربا والریبۃ۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سب

۳۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق ۱۹۱۹۴

۳۷۸۹۔ السنن لابن ماجہ ابواب التجارات، باب التغلیظ فی الربا

سے آخر میں آیت سود نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اس کی کامل وضاحت نہ فرمائی، لہذا تم سود اور شک دونوں سے بچو۔ ۱۲م

۳۷۹۰۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خطب فقال: ان من آخر القرآن نزولاً آیۃ الربا، وانہ قدمات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یبینہ لنا، فدعوا مایریبکم الی مالا یریبکم۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا تو فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق ہے، اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور اس کی تشریح تام آپ نے بیان نہ فرمائی، لہذا شک وشبہ کی چیزیں چھوڑ کر ان کو اختیار کرو جن میں اشتباہ نہ ہو۔ ۱۲م

۳۷۹۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یا ایہا الناس! انا لاندری لعلنا نأمرکم شیاء لاتحل لکم ولعلنا نحرم علیکم اشیاء ھی لکم حلال ان آخر مانزل -------- الخ لمغباہ۔ انباء الحی ص ۱۵۱

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم نہیں جانتے، ہوسکتا ہے ہم کچھ چیزوں کا تمہیں حکم دیں اور وہ تمہارے لئے حلال نہ ہوں، اور یہ بھی ممکن کہ ہم تمہیں بعض چیزوں کی حرمت کا حکم سنائیں حالانکہ وہ تمہارے لئے حلال ہوں۔ سنو آخری آیت جو نازل ہوئی۔ پھر مثل سابق ہے۔ ۱۲م

۳۷۹۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ثلاث

۳۷۹۰۔ الدر المنثور للسیوطی   تحت آیۃ الذین یأکلون الربا الآیۃ

۳۷۹۱۔ السنن للدارمی   باب کراھیۃ الفتیا ۱۳۱

السنن لابن ماجہ ۔ باب الکلالۃ۔

۳۷۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری   کتاب الاشربہ، باب ماجاء فبان الخمر ماخامر الخ

الصحیح لمسلم   کتاب التفسیر

وددت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان عہد الینا فیہن عہدا تنتہی الیہ، الحد والکلالۃ وابواب من ابواب الربا۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں جو مجھے بہت پسند تھیں ان کے بارے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عہد لیا کہ ان کے بارے میں آگے نہ بڑھنا، دادی کا تکہ، کلالہ۔ اور سود کی تفصیل۔

۳۷۹۳۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ثلاث لأن یکون النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بینہن لنا احب الی من الدنیا وما فیہا الخلافۃ والکلالۃ والربا۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے بیان فرمادیا ہوتا تو دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہوتا، خلافت، کلالہ، سود۔

۳۷۹٤۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لان اکون سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ثلاث احب الی من حمر النعم عن الخلیفۃ بعدہ و عن قوم قالوا نقر بالزکوۃ من اموالنا ولا نؤدیہا الیک ایحل قتالہم و عن الکلالۃ۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین چیزیں معلوم کرلیتا تو مجھے سرخ اونٹوں سے یہ زیادہ پسند ہوتا۔ اول یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ دوم اس قوم کے بارے میں کہ زکوۃ کی فرضیت کا اقرار تو کریں لیکن ادا نہ کریں کیا ان سے جنگ جائز ہے۔ سوم کلالہ کے بارے میں۔ ۱۲م

۳۷۹۳۔ السنن لابن ماجہ — باب الکلالۃ

المستدرک للحاکم — کتاب معرفۃ الصحابۃ [illegible]

۳۷۹٤۔ المصنف لعبد الرزاق — کتاب [illegible]

۳۷۹۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب فی الجدۃ والکلالۃ کتابا فمکث یستخیر اللہ تعالیٰ یقول: اللھم ! ان علمت ان فیہ خیرا فأمضہ حتی اذا طعن دعا بالکتاب فمحاولم یدر احد ماکتب فیہ ۔ انباء الحی ص۱۵۲

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادی یانانی اور کلالہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی، پھر کچھ دن ٹھہرے رہے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمایا کہتے تھے اے اللہ! اگر تیرے علم میں اس میں بھلائی ہے تو اس کی تکمیل اور عمل کی توفیق دے پھر جب آپ پر حملہ ہوا تو آپ نے وہ کتاب منگائی اور سب مٹادی، کسی کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا لکھا تھا۔۱۲م

۳۷۹۶۔ **عن** طارق بن شھاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتفا وجمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیکتب الجد وھم یرون انہ یجعلہ أبا فخرجت علیھم حیۃ فتفرقوا فقال : لو ان اللہ اراد ان یمضیہ لامضاہ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شانہ کی ہڈی لی اور صحابہ کرام کو جمع کر کے دادا کے سلسلہ میں کچھ حکم لکھنا چاہا، حاضرین جانتے تھے کہ آپ دادا کو باپ کے زمرہ میں داخل فرمائیں گے، تو اچانک سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے ۔ تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور ہوتا تو ہم کر لیتے ۔۱۲م

۳۷۹۷۔ **عن** طارق بن شھاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ عمر بن الخطاب

۳۷۹۵۔ المصنف لعبد الرزاق

۳۷۹۶۔ السنن الکبری للبیہقی　　کتاب الفرائض　　باب التشدید فی الکلام

۳۷۹۷۔ جامع البیان لابن جریر　　تحت الآیۃ [illegible] قل اللہ الخ

کتفا وجمع اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم قال : لأقضین فی الکلالة قضاء تحدث به النساء فی خدورهن فخرجت حیئذحیة من البیت فتفرقوا فقال : لو اراد اللہ ان یتم هذا الامر لاتمه ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹکڑا لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: آج ہم کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کریں گے جس کا پردہ نشین عورتوں کے درمیان بھی چرچا رہے گا، اتنے میں سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہوگئے، تو فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ یہ کام مکمل ہو جائے تو ضرور ہو جاتا۔ ۱۲م

۳۷۹۸ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یسأله عن الکلالة فقال: تکفیك آیة الصیف ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کلالہ کے سلسلہ میں دریافت کرنے آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے۔ ۱۲م

۳۷۹۹۔ **عن** ابی سلمة رضی اللہ عنه قال: جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فساله عن الکلالة ،فقال : الم تسمع الآیة التی انزلت فی الصیف (وان کان یورث الکلاله) الیٰ آخر الآیة ۔ انباء الحی ص ۱۵۳

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کلالہ کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: کیا تم نے وہ آیت صیف نہیں سنی؟۔

۳۷۹۸۔السنن لابی داؤد — کتاب الفرائض ، باب من کان لیس له ولد

المسند لاحمد بن حنبل — مرویات البراء بن عازب

۳۷۹۹ جامع البیان لابن جریر — تحت الآیة یستفتونك قل الله یفتیکم

۳۸۰۰۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله اتاه رجل يستفتيه فی الكلالة فلم يقل له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شيئا غير انه قرأ عليه آية الكلالة التی فی سورة النساء ثم عاد رجل يسأله فكلما سأله قرأ ھا حتی اكثر وصخب الرجل واشتد صخبه من حرصه علی ان يبين له النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقرأ عليه الآية ثم قال له انی والله لاازيدك علی مااعطيت۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کلالہ کا استفتاء لے کر آئے، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کلالہ جو سورۂ نساء میں ہے تلاوت فرمائی اور اس کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ شخص دوبارہ پلٹے اور سوال کیا، پھر جب جب سوال کرتے حضور وہی آیت تلاوت فرمادیتے، یہاں تک کہ بہت مرتبہ پوچھا اور شور کیا اور ان کے شور میں شدت تک آگئی کہ ان کو اس بات کی بہت طمع تھی کہ حضور ان کے لئے بیان فرمادیں لیکن آپ نے وہی آیت پڑھی اور فرمایا: قسم بخدا میں اس سے زیادہ تمہیں نہیں دے سکتا۔ ۱۲م

۳۸۰۱۔ **عن** مسروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال كاتب لعمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: هذا ماأری الله اميرالمؤمنين عمر، فانتهره عمر وقال : لابل اكتب هذا مارأی عمر فان كان صوابا فمن الله وان كان خطأ فمن عمر۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب نے کہا: یہ مسئلہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر منکشف فرمادیا، تو آپ نے یہ سن کر اسے جھڑکا اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ لکھ، یہ عمر کی رائے ہے اگر صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو عمر کی جانب سے۔ ۱۲م

۳۸۰۰۔ المعجم الكبير للطبرانی ۷۰۵۵

۳۸۰۱۔ السنن الكبری للبيهقی كتاب آداب القاضی، باب مايقضی به القاضی

۳۸۰۲۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بما اراك اللہ قال: مہ انما ھذہ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاصۃ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ کلالہ کس سبب سے بتادیا، فرمایا: خاموش رہ، یہ صرف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔۱۲م

۳۸۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اول من اعال الفرائض عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قد رفعت علیہ ورکب بعضھا بعضا قال: واللہ ما ادری کیف اصنع بکم، واللہ ما ادری ایکم قدم اللہ ولا ایکم أخر وما اجد فی ھذا المال شیئا احسن من ان اقسمہ علیکم بالحصص ثم قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: وایم اللہ لو قدم من قدم اللہ، وأخر من أخر اللہ ماعالت فریضۃ فقیل لہ، ایھا قدم اللہ وایھا أخر، قال کل فریضۃ لم یھبطھا اللہ تعالیٰ عن فریضۃ الا الی فریضۃ فھذا ماقدم اللہ تعالیٰ وکل فریضۃ اذا زالت عن فرضھا لم یکن لھا الا ما بقی، فتلك التی اخر اللہ تعالیٰ فالذی قدم کالزوجین والام والذی اخر کالاخوات والبنات، فاذا اجتمع من قدم اللہ ومن أخر بدئ بمن قدم فأعطی حقہ کاملا فان بقی شیء کان لمن أخر وان لم یبق شیء فلاشیء لہ۔

(انباء الحی ص ۱۵۴)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے پہلے فرائض کے مسائل کی جن کو ضرورت پیش آئی وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کیونکہ

۳۸۰۲۔ کنز العمال للمتقی ۲۹۵۰۲

۳۸۰۳۔ المستدرك للحاکم　کتاب الفرائض　اولا من اعال الفرائض

السنن الکبری للبیہقی　باب الحقوق فی الفرائض

آپ پر یہ مسائل پیش ہوئے اور آپ کی خدمت میں پے در پے آئے۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا میں نہیں جانتا کہ تم کو کس طرح یہ مسائل بتاؤں، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ نے کس کو مقدم رکھا اور کس کو مؤخر فرمایا، اور میں اس مال میں اس سے بہتر طریقہ نہیں پاتا کہ تمہارے درمیان پورے پورے حصوں پر تقسیم کردوں، پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا: قسم بخدا اگر ان کو مقدم رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدم رکھا، اور ان کو مؤخر رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ختم نہ ہوگا، تو آپ سے کہا گیا: اللہ رب العزت نے کس کو مقدم فرمایا اور کس کو مؤخر کیا؟ فرمایا: ہر فریضہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فریضہ کو کم نہ فرمایا مگر ساتھ ہی دوسرا فریضہ اس کے ساتھ رکھا، تو یہ وہ ہے جس کو اللہ عز جلالہ نے مقدم فرمایا، اور ہر فریضہ جب اپنے معین کردہ اشخاص سے عدول کرے گا تو اس کے حقدار وہی ہوں گے جو باقی رہے، تو یہ وہ ہیں جن کو موخر کیا، تو جن کو مقدم کیا وہ جیسے زوجین اور ماں اور جن کو مؤخر کیا وہ جیسے بہنیں اور بیٹیاں۔ تو جب یہ سب جمع ہوں جن کو مقدم و مؤخر فرمایا تو تقسیم ان سے شروع کی جائے جن کو مقدم فرمایا، لہذا ان کو پورا حصہ دیا جائے، اور جب باقی رہے تو مؤخر کو دیا جائے، اگر کچھ نہ بچے تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ ۱۲م

۳۸۰۴۔ **عن** مروان ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما طعن قال: انی کنت قضیت فی الجدۃ قضاء فان شئتم ان تاخذوا بہ فافعلوہ فقال لہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نتبع رأیک فان رأیک رشد، وان نتبع رأی الشیخ قبلک فنعم ذو الرأی کان۔

مروان سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زخمی ہوئے تو فرمایا: میں دادی کے بارے میں فیصلہ کر چکا، تو اگر تم اس پر عمل کرنا چاہو تو کرنا، اس پر حضرت

۳۸۰۴۔ السنن الکبری للبیہقی کتاب الفرائض، باب من لم یورث الاخوۃ مع الجدۃ

السنن للدارمی باب فی قول عمر فی الجدۃ ۲۹۱۹

المصنف لعبد الرزاق ۱۹۰۵۲

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے پر عمل کریں تو آپ کی رائے ہدایت ہے، اور اگر آپ سے پہلے شیخ (صدیق اکبر) کی رائے پر عمل کریں تو ان کی رائے اور بہتر ہے۔۱۲

۳۸۰۵۔ **عن** قبیصة بن ذویب رضی الله تعالیٰ عنه عن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه انه سئل عن الاختین الامتین من ملك الیمین هل یجمع بینهما قال: احلتها آیة وحرمتهما آیة وما أحب ان اصنعه۔

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو بہنوں کے بارے میں پوچھا گیا جو باندیاں ہوں، کیا ان دونوں کو جمع کیا جا سکتا ہے، فرمایا: ایک آیت سے تو ان کے حلت ثابت ہوئی ہے اور دوسری سے حرمت، اور میں نہ کرنا ہی پسند جانتا ہوں۔۱۲م

۳۸۰۶۔ **عن** علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال ای ارض تقلنی اذ قلت فی کتاب الله تعالیٰ مالا اعلم۔ (انباء الحی ص ۱۵۵)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں کتاب اللہ میں بغیر علم کچھ کہوں تو مجھے کونسی زمین میں قرار ملے۔۱۲م

۳۸۰۷۔ **عن** محمد بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: سأل رجل علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم عن مسألة فقال فیها، فقال الرجل: لیس هکذا ولکن کذا وکذا، قال علی رضی الله تعالیٰ عنه: اصبت واخطأت وفوق کل ذی علم علیم۔

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی کرم

۳۸۰۵۔ الموطا لمالك — کتاب النکاح، باب ماجاء فی کراهیة اصابة الاختین الخ

۳۸۰۶۔ جامع بیان العلم للقرطبی — باب مایلزم العالم اذا سئل الخ

۳۸۰۷۔ جامع البیان للطبرانی — سورة یوسف تحت آیة (فوق کل ذی علم علیم)

اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کو جواب دیا، تو وہ مرد بولے: یہ اس طرح نہیں بلکہ ایسا ہے، حضرت علی نے فرمایا: تو نے صحیح کہا اور مجھ سے خطا ہوئی، اور ہر ذی علم پر زیادہ جاننے والا موجود ہے۔۱۲م

۳۸۰۸۔ **عن** ابی البختری وزاذان قالا قال علی رضی الله تعالیٰ عنه وابردها علی الکبد ،اذا سئلت عما لا اعلم ، ان اقول : الله اعلم ۔

حضرت ابوالبختری اور زاذان سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میرا جگر اس سے ٹھنڈا ہوتا ہے کہ میں ''اللہ اعلم'' کہوں جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کو میں نہیں جانتا۔۱۲م

۳۸۰۹۔ **عن** عبدالله بن بشر رضی الله تعالیٰ عنه ان علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم سئل عن مسألة فقال : لاعلم لی بها، ثم قال : وابردها علی الکبد ، سئلت عمالا اعلم فقلت لا اعلم ۔

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، پھر فرمایا: میرا جگر اس سے تازہ ہوتا ہے کہ جب مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا مجھے علم نہیں تو میں کہوں: میں نہیں جانتا ۔۱۲م

۳۸۱۰۔ **عن** عبدالله بن عمرو الخار فی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان علی بن طالب کرم الله تعالیٰ عنه وجهه الکریم أتاه رجل فسأله عن فریضة قال: ان لم یکن فیها جدة فهاتها۔

حضرت عبداللہ بن عمرو خارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ

۳۸۰۸۔السنن للدارمی باب فی الذی یفتی الناس فی کل ما یستفتی ۱۸۱

۳۸۰۹۔کتاب الفقیه و المتفقه للخطیب ، باب ماجاء فی الالجام عن الجواب ۱۱۰٤

۳۸۱۰۔السنن للدارمی کتاب الفرائض ،باب الجد ۲۹۰٤

تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس ایک شخص آیا اور ترکہ کا مسئلہ پوچھا، تو فرمایا: اگر اس میں دادی کا مسئلہ شامل نہ ہو تو آتا۔۱۲م

۳۸۱۱۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: من سرہ ان یتقحم جراثیم جھنم فلیقض بین الجدۃ والاخوۃ۔ (انباء الحی ص ۱۵۶)

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند آئے کہ وہ دوزخ کی چنگاریوں میں داخل ہو تو دادی اور بھائیوں کے درمیان ترکہ کی تقسیم کا فیصلہ کردے۔۱۲م

۳۸۱۲۔ **عن** ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم: سلونی فانکم لاتسئلون مثلی ولن تسئلوا مثلی، فقال: ابوالکواء: اخبرنی عن الاختین المملوکتین فقال: احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ ولا آمر ولا انھی ولا احل ولا احرم ولا افعلہ انا ولا اھل بیتی۔

حضرت ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: مجھ سے پوچھو، کہ تم مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے اور ہرگز مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے تو ابوالکواء نے کہا: مجھے دو سگی بہنوں کے بارے میں بتائیے جو باندیاں ہوں، فرمایا: ایک آیت ان کو حلال کرتی ہے، اور دوسری حرام فرمائی ہے، میں نہ حکم دوں اور نہ منع کروں، نہ حلال ٹھہراؤں اور نہ حرام، نہ میں اس پر عمل کروں اور نہ میرے اہل بیت۔۱۲م

۳۸۱۳۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الف باب یفتح الف باب۔

۳۸۱۱۔ المصنف لعبدالرزاق، کتاب الفرائض ۱۹۰۴۸

السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۹۰۵

۳۸۱۲۔ السنن الکبری للبیھقی کتاب النکاح، باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۱۳۔ کنزالعمال للمتقی ۳۶۳۷۲

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہزار علم کے دروازے سکھائے اور ہر دروازہ ایک ہزار دروازوں کو کھولتا ہے۔۱۲م

۳۸۱٤۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطب الناس فقال: لتفتحن البصرۃ ولتأتینکم مادۃ (ای مدد) من الکوفۃ ستۃ آلاف وخمس مائۃ وستین او خمسۃ آلاف وستمائۃ وخمسین (ای نفر)قال ابن عباس: فقلت: الحرب خدعۃ، قال: فخرجت فاقبلت اسأل الناس (ای المددالآتی من الکوفۃ) کم انتم؟ فقالوا کماقال، فقلت:ھذا مماسرہ الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ علمہ الف الف کلمۃ، کل کلمۃ تفتح کلمۃ۔ کلاالاثرین حسن الاسناد، وقد رجع رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی الجزم بتحریم الاختین الامتین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: تم بصرہ کو ضرور فتح کرلوگے اور تمہارے پاس کوفے سے چھ ہزار پانچسو ساٹھ۔ یا پانچ ہزار چھ سو پچاس کی مدد آئے گی، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے کہا: جنگ دھوکہ (یعنی ہوسکتا ہے یونہی جنگی چال کے طور پر آپ نے فرمادیا ہو) پھر میں نکلا اور لوگوں سے مدد کے بارے میں پوچھا کہ تم کتنے ہو، تو آپ نے جتنے بتائے تھے اتنے ہی تھے، میں نے کہا: یہ وہ پوشیدہ علوم ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو سکھائے اس طرح کے ہزاروں کلمے، ہر کلمہ دوسرے کلمہ کو کھولتا ہے۔ یہ دونوں روایتیں حسن ہیں، اور آپ نے آخر میں اس کو حتمی فیصلہ فرمادیا تھا کہ دوسگی بہنیں باندیاں ہوں جب بھی جمع کرنا حرام۔۱۲م

۳۸۱٤۔ کنز العمال للمتقی ۳٦۵۰۰

۳۸۱۵۔ **عن** سلمان بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال : وذكره ابن شهاب فى حديث قبيصة المار فان تمامه فبلغ ذلك رجلا من اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله عن ذلك ،فقال : لو وليت شيئا من امرالمسلمين ثم جئت به جعلته نكالا ، قال الزهرى : اراه عليا رضى الله تعالىٰ عنه ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا ذکر حدیث قبیصہ میں گذرا، اس کا تتمہ یہ خبر جب ایک صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہونچی تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر میں مسند خلافت پر ہوتا اور پھر تو یہ مسئلہ لے کر آتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

۳۸۱٦۔ **عن** عبدالله بن عتبة بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه ان ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه أتى فى رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا فمات عنها ولم يدخل بها فقال : اقول ان لها صداقا كصداق نسائها لاوكس ولاشطط ولها الميراث وعليها العدة ۔ فان يك صوابا فمن الله تعالىٰ ، وان يك خطأ فمنى ومن الشيطان ، والله ورسوله بريئان ، فقام ناس من اشجع فقالوا نشهد ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قضى فى بروع بنت واشق كماقضيت ۔ قال ففرح ابن مسعود فرحاً شديدا حين وافق قضاؤه قضاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

(انباءالحی ص ۱۵۸)

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا مسئلہ لایا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی لیکن مہر متعین نہیں ،اب اس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس نے دخول بھی نہیں کیا تھا، تو آپ نے فرمایا: میں فتوی دیتا ہوں کہ اس کا مہر دوسری عورتوں کی طرح ہے نہ کم نہ زیادہ۔ اس کو میراث

۳۸۱۵۔الاستذکار لابن عبدالبر تحت رقم الترجمه ۱۰۹۵

۳۸۱٦۔السنن لابی داؤد کتاب النکاح ،باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا

بھی ملے گی اور عدت بھی لازم ہے۔اگر میرا یہ فتوی صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے،اور اگر خطا ہے تو میری طرف اور شیطان کی طرف سے۔اللہ ورسول اس سے بری ہیں،یہ سن کر اتجعی لوگ کھڑے ہوئے اور بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بروع بنت واثق کے حق میں بھی ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا،یہ سن کر حضرت ابن مسعود کو نہایت خوشی ہوئی کہ میر فیصلہ حضور کے مطابق ہوگیا۔۱۲م

۳۸۱۷۔ **عن** عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماسألتمونا عن شیٔ من کتاب اللہ تعالیٰ نعلمہ اخبرناکم بہ او سنۃ من نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرناکم بہ و لا طاقۃ لنا بما احدثتم ۔انباءالحی ص ۱۵۸

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ سے جو تم ہم سے پوچھوگے جسے ہم جانتے ہوں تو جواب دیں گے،اور سنت رسول پوچھوگے تو بھی جواب دیا جائے گا،ہمارے اندر یہ طاقت نہیں کہ تمہارے تمام نو پیدا مسائل میں ہم جواب دیں ۔۱۲م

۳۸۱۸۔ **عن** شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن شیٔ فقال : انی لاکرہ ان احل لک شیئا حرمہ اللہ علیک او احرم ما احلہ اللہ لک۔

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے لئے کوئی ایسی چیز حلال کردوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہو،یا کوئی ایسی چیز حرام قرار دوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کیا ہو۔۱۲م

۳۸۱۷۔السنن للدارمی　　باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب و لا سنۃ　　۱۰۲

۳۸۱۸۔السنن للدارمی　　باب التورع الخ　　۱۴۹

۳۸۱۹۔ **عن** خارجة بن زيدبن ثابت رضى الله تعالىٰ عنهما ان زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه كتب لمعاوية رضى الله تعالىٰ عنه ۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ لعبدالله معاوية اميرالمؤمنين من زيد بن ثابت ۔ سلام عليك يا اميرالمؤمنين ورحمة الله ۔

فانى احمد الله الذى لا اله الا هو۔ اما بعد ۔ فانك كنت تسألنى عن ميراث الجدة والاخوة و عن الكلالة وكثيرا مما قضى به فى هذه المواريث لا يعلم مبلغها الاالله تعالىٰ وقد كنا نحضر من ذلك اموراً عندالخلفاء بعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوعينا منها ماشئنا ان نعى فنحن نفتى بعد من استفتانا فى المواريث ۔ انباءالحی ص ۱۵۹

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کومندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے معاویہ امیرالمؤمنین کی طرف ،سلام علیک یا امیرالمؤمنین ورحمۃ اللہ۔

میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔امابعد۔آپ نے مجھ سے دادی اور بھائیوں ،کی میراث کے بارے میں پوچھا ہے،اورکلالہ وغیرہ بہت سے مسائل جن کا فیصلہ ان میراثوں میں کیا جاتا ہے،ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے،ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد ان امور کے سلسلہ میں خلفائے راشدین کے پاس حاضر رہے،تو جن کو ہم نے محفوظ کرنا چاہا کرلیا،تو اب ہم میراث کے سلسلہ میں فتوی دیتے ہیں جو ہم سے معلوم کرتے ہیں۔۱۲م

۳۸۲۰۔ **عن** عكرمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ارسلنى ابن عباس رضى الله

۳۸۱۹۔ المعجم الكبير للطبرانى ترجمه ابى الزناد عن خارجه ۴۸۶۰

۳۸۲۰۔ المصنف لعبدالرزاق كتاب الفرائض ۱۹۰۲۰

تعالیٰ عنهما الی زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أسأله عن زوج وابوین ، فقال للزوج نصف وللام ثلث مابقی وللاب الفضل ۔ فقال ابن عباس :أفی کتاب الله تعالیٰ وجدته ام رأی تراه؟ قال: بل رأی أراه۔ لا أری افضل أما علی اب ، وکان ابن عباس یجعل لها ثلث من جمیع المال ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت کی خدمت میں بھیجا کہ میں شوہر اور والدین کو ترکہ ملنے کے بارے میں پوچھوں، تو آپ نے فرمایا: شوہر کو نصف اور ماں کا باقی کا ثلث اور باپ کو جو بچ رہے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا آپ نے یہ تقسیم کتاب اللہ سے کی یا اپنی رائے سے، فرمایا: بلکہ یہ میری رائے ہے، میں اس سلسلہ میں ماں کو باپ پر افضل نہیں جانتا، اور حضرت ابن عباس ماں کو تمام مال کا تہائی حصہ دینے کے قائل تھے۔ ۱۲م

۳۸۲۱۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ارسلنی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه الی زیدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أتجد فی کتاب الله ثلث مابقی ، فقال زید : انما انت رجل تقول برأیك وأنا رجل اقول برأئی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ کیا آپ ماں کے سلسلہ میں مابقیہ کا ثلث کتاب اللہ میں پاتے ہیں، تو حضرت زید نے فرمایا: آپ بھی ایک مرد ہیں جو اپنی رائے سے کہتے ہیں، اور میں بھی ایک مرد ہوں جو اپنی رائے سے کہتا ہوں۔

۳۸۲۲۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال :خالف عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اهل القبلة فی امرأة وابوین ، جعل للام الثلث من جمیع المال ۔

۳۸۲۱۔ السنن للدارمی   کتاب الفرائض   ۲۸۷۸

۳۸۲۲۔ السنن للدارمی   کتاب الفرائض   ۲۸۸۱

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل قبلہ کی مخالفت کی ہے عورت اور ماں باپ کے سلسلہ میں ۔ ماں کو تہائی حصہ تمام مال سے ملے گا۔

۳۸۲۳۔ **عن** عبداللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا سئل عن الامر فکان فی القرآن اخبربہ وان لم یکن فی القرآن وکان عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبربہ ، فان لم یکن ف عن ابی بکروعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ،فان لم یکن قال فیہ برأیہ ۔

حضرت عبداللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو اگر وہ قرآن میں ہوتی تو اس کے بارے میں بتادیتے ،اوراگر قرآن میں وہ حکم نہ ہوتا اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہوتا تو بیان فرماتے ،اوراگر دونوں میں نہ ملتا تو پھر حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل اور فیصلوں کو لیتے ورنہ پھر اپنی رائے پر عمل کرتے۔

۳۸۲۴۔ **عن** ابن ابی ملیکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سئل عن آیۃ لوسئل عنہا بعضکم لقال فیہا فأبی ان یقول فیہا ۔　　(انباء الحی ص ۱۶۰)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا گیا ،اگر تم میں سے کسی سے پوچھا جاتا تو ضرور اس میں تم کچھ کہتے ،لیکن حضرت ابن عباس نے اس میں کچھ کہنے سے انکار کردیا۔۱۲م

۳۸۲۵۔ **عن** عبداللہ بن ابی ملیکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلت علی ابن

۳۸۲۳۔السنن للدارمی　　باب الفتیاوما فیہ من الشدۃ　۱۶۸

۳۸۲۴۔التفسیر لابن جریر　مقدمۃ الکتاب ،ذکر بعض الاخبار

۳۸۲۵۔التفسیر لابن ابی حاتم　　سورۃ السجدۃ تحت ثم یعرج الیہ فی یوم

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما انا وعبدالله بن فیروز مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال فیروز: یاابن عباس ! قوله تعالیٰ ؛ (یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة) فکان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اتهمه (ای ظن انه یسأله ت عنتا وامتحانا منه) فقال: مایوم کان مقداره خمسین الف سنة ، فقال: انما سألتك لتخبرنی فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما: هما یومان ذکرهما الله تعالیٰ فی کتابه ، الله اعلم بهما، واکره ان اقول فی کتاب الله تعالیٰ مالا اعلم، فضرب الدهر من ضرباته حتی جلست الی ابن المسیب رضی الله تعالیٰ عنهما فسأله عنها انسان فلم یخبر ولم یدر ، فقلت الا اخبرك بما احضرت من ابن عباس قال: بلی ! فاخبرته ، فقال للسائل: هذا ابن عباس الی ان یقول فیها وهو اعلم منی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عبداللہ بن فیروز آزاد کردہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں دونوں حاضر ہوئے ، ابن فیروز نے کہا: اے ابن عباس (یدبر الامر من السماء الآیة۔ السجدہ ۔ ۵) کا مطلب کیا ہے؟ تو حضرت ابن عباس نے یہ گمان فرمایا کہ شاید یہ آزمائش وامتحان کے طور پر پوچھ رہے ہیں، لہذا غصہ میں فرمایا: کوئی ایسا دن نہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے تو آپ سے صرف معلومات چاہنے کے لئے پوچھا تھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ دو دن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ اللہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے، اور مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں کتاب اللہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔ زمانہ یونہی گذرتا رہا یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھنے لگا، ان سے بھی ایک شخص نے پوچھا تو نہیں بتایا اور انہیں بھی معلوم نہیں تھا، میں نے عرض کیا: کیا میں یہ نہ بتاؤں جو مجھے پیش آیا حضرت ابن عباس کی بارگاہ میں، فرمایا: کیوں نہیں؟ تو میں نے بتایا، لہذا آپ نے سائل سے فرمایا: یہ ابن عباس ہیں جنہوں نے کچھ بتانے سے انکار کردیا حالانکہ وہ مجھ سے

زیادہ جاننے والے تھے۔۱۲م

۳۸۲۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: بینما أنا فی الحجر جالس اذا تانی رجل فسأل عن العادیات ضبحا، فقلت: الخیل حین تغبر فی سبیل اللہ، فانفتل عنی فذھب الی علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم وھو جالس تحت سقایۃ زمزم، فسألہ فقال: سألت عنھااحدا قبلی؟ قال: نعم، سألت عنھا ابن عباس، فقال: ھی الخیل تغبر فی سبیل اللہ، فقال: اذھب فادعہ لی، فلما وقفت علی رأسہ قال: تفتی الناس بمالا علم لک، فساق الحدیث وفسرھا بالابل العادیات من عرفۃ الی جمع، قال ابن عباس فنزعت عن قول ورجعت الی قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حجر اسود کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور مجھ سے (والعادیات ضبحاً) کے بارے میں پوچھا، میں نے کہا: وہ گھوڑے جو اللہ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، وہ یہاں سے پلٹ کر زمزم شریف کے پانی پلانے کے مقام پر پہونچا جہاں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف فرما تھے، ان سے بھی پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کیا تو نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے اس بارے میں معلوم کیا ہے؟ بولا: ہاں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مراد وہ گھوڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، فرمایا: جاؤ ان کے بلا کر لاؤ، جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ادب وخوف کی وجہ سے آپ کے پیچھے کھڑا ہوا، فرمایا: کیا لوگوں کو بغیر علم فتویٰ دیتے ہو۔ یہاں وہ اونٹ مراد ہیں جو میدان عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے اپنا قول چھوڑ دیا اور حضرت علی کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔۱۲م

۳۸۲۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: شیٔ لاتجدونہ فی

۳۸۲۶۔جامع البیان لابن جریر　سورۃ العادیات

۳۸۲۷۔المستدرک للحاکم، کتاب الفرائض　مسألۃ المیراث

کتاب الله ولا فی قضاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وتجدونه فی الناس کلهم للبنت النصف ، وللاخت النصف ، وقد قال الله تعالی:(ان امرؤ هلك ليس له ولد ، وله أخت فلها نصف ماترك) (النساء-١٧٦)- انباءالحی ص ۱۶۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چیز ایسی ہے جس کو نہ تم کتاب اللہ میں پاتے ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلوں میں ،اور تم اسے تمام لوگوں میں رائج دیکھتے ہو، کہ بیٹی کو نصف ترکہ ہے اور بہن کو بھی نصف، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کسی شخص کا انتقال ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور بہن ہو تو اس کو نصف ملے گا۔۱۲م

۳۸۲۸- **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه سئل عن رجل توفی وترك ابنته واخته لابيه وامه ، فقال: للبنت النصف ، وليس للاخت شئ ومابقى فلعصبة ، فقيل : ان عمر جعل للأخت النصف ، فقال ابن عباس ، ء أنتم اعلم ام الله ؟ قال الله تعالیٰ : (ان امرؤ هلك ليس له ولد وله أخت فلها النصف ماترك) فقلتم لها النصف وان كان ولد هذا- انباءالحی ص ۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا انتقال ہو گیا اور اس نے بیٹی اور حقیقی بہن چھوڑی، تو فرمایا: بیٹی کو نصف ،اور بہن کو کچھ نہیں ، جو کچھ بچا وہ عصبہ کا ہے، آپ سے کہا گیا: کہ حضرت عمر فاروق اعظم نے تو بہن کو نصف دیا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: اگر کسی کا انتقال ہو اور اس کی اولاد نہ ہو، لیکن اس کی بہن ہو تو اس کو نصف دیا جائے، اور تم اولاد کی موجودگی میں اس کو نصف دلوار ہے ہو۔۱۲م

۳۸۲۹- **عن** الاسود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قضى فينا معاذبن جبل رضی

۳۸۲۸- المستدرك للحاكم كتاب الفرائض قصة اسلام النجاشی

السنن الكبرى للبيهقی كتاب الفرائض

۳۸۲۹- الجامع الصحيح للبخاری كتاب الفرائض ، باب ميراث البنات

الله تعالیٰ عنه علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ابنة واخت ، للابنة النصف وللأخت النصف ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں ہمارے درمیان بیٹی اور بہن کے بارے میں فیصلہ فرمایا، بیٹی کو نصف اور بہن کو بھی نصف ۔۱۲م

۳۸۳۰۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: ان الناس لایأخذون بقولی ولابقولك ، ولو مت انا وانت ما اقسموا میراثا علی ماتقول ، قال فلیجتمعوا فلنضع أیدینا علی الرکن ثم نبتهل ماحکم الله بما قالوا۔

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: لوگ نہ آپ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور نہ میرے قول پر ،اور میرا اور آپ کا انتقال ہو گیا تو یہ لوگ میراث آپ کے قول کے مطابق تقسیم نہیں کریں گے ۔فرمایا: ان لوگوں کو جمع کرو، پھر ہم سب اپنے ہاتھ رکن اسود پر رکھ کر مباہلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا وہ حکم نہیں جو وہ کہتے ہیں ۔۱۲م

۳۸۳۱۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه دخل علی عثمان رضی الله تعالیٰ عنه فقال : ان الاخوین لایرد ان الام عن الثلث ،قال الله تعالیٰ : (فان کان له اخوة) (النساء ۔ ۱۱) فالاخوان لیسا بلسان قومك اخوة ،قال عثمان : لأستطیع ان ارد ماکان قبلی ومضی فی الامصار وتوارث الناس ۔ انباءالحی ص۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنی

۳۸۳۰۔السنن سعیدبن منصور　　　کتاب ولایة العصبة

۳۸۳۱۔المستدرك للحاکم　کتاب الفرائض

السنن الکبری للبیهقی　　　کتاب الفرائض　　باب فرض الام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: دو بھائی ماں کو ثلث ترکہ سے محروم نہیں کرتے، کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فان کان له اخوة) (النساء ۔ ۱۱) کہ اخوان کو آپ کی قوم میں اخوۃ سے تعبیر نہیں کیا جاتا، حضرت عثمان نے اس پر فرمایا: میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ میں اپنے سے پہلے لوگوں کے قول کو رد کردوں اور اس کو جو عام شہروں میں رائج ہو چکا اور لوگوں میں متوارث چلا آرہا ہے۔ ۱۲م

۳۸۳۲۔ **عن** زيدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه انه كان يحجب الام بالاخوين قال: ان العرب تسمی الاخوين اخوة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ماں کو دو بھائیوں کی موجودگی میں محروم قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اہل عرب اخوان کو اخوۃ کہتے ہیں۔ ۱۲م

۳۸۳۳۔ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما (وان تجمعوا بين الاختين) قال: ذلك فی الحرائر، فاما فی المماليك فلاباس۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وان تجمعوا بين الاختين) آزاد عورتوں کے بارے میں ہے، اور باندیوں میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲م

۳۸۳٤۔ **عن** عمروبن دينار رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما كان يعجب من قول علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم فی الاختين يجمع بينهما حرمتهما آية، واحلتهما اخری ويقول: الاماملك ايمانكم هی مرسلة۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امیر المؤمنین حضرت علی کرام اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس قول سے تعجب ہوتا کہ دو بہنوں کے جمع کرنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت ان کی حرمت پر دلالت

۳۸۳۲_المستدرك للحاكم　　كتاب الفرائض

۳۸۳۳_الدرالمنثور للسيوطی　　سورة النساء تحت آية حرمت عليكم امهاتكم

۳۸۳٤_المصنف لعبدالرزاق باب جمع بين ذوات الارحام ۱۲۷۳۷

کرتی ہے اور دوسری حلت پر۔ آپ کا فیصلہ یہ تھا کہ دو باندیوں کے بارے میں حکم عام ہے۔ ۱۲م

۳۸۳۵۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابن عباس کان لایری بأسا ان یجمع بین الاختین المملوکتین۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے کہ دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کیا جائے۔ ۱۲

۳۸۳۶۔ **عن** عکرمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم فی الاختین من ملك الیمین فقالوا: ان علیا قال: احلتهما آیة وحرمتهما آیة ۔قال ابن عباس: عند ذلك احلتهما آیة وحرمتهما آیة، انما یحرمهن علی قرابتهن منی ولایحرمهن علی قرابة بعضهن من بعض لقول اللہ تعالیٰ: (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم) (النساء: ٢٤)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا دو سگی بہنوں کا باندیوں کی صورت میں جمع کرنے کا قول عرض کیا گیا: کہ حضرت علی فرماتے ہیں: ایک آیت حلت پر دال ہے اور دوسری حرمت پر، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آیت حرمت پر اور دوسری حلت پر دلالت کرتی ہے، اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ ان کی حرمت ہماری طرف نسبت کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں، اور ان کی آپسی قرابت کے پیش نظر حرمت کے قائل نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم)

۳۸۳۵۔الدر المنثور للسیوطی　سورة النساء

۳۸۳۶۔السنن الکبری للبیهقی　کتاب النکاح، باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

(النساء: ٢٤)

۳۸۳۷۔ **عن** عکرمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما: وان تجمعوا بین الاختین ی عنی فی النکاح۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: (وان تجمعوا بین الاختین) نکاح کے سلسلہ میں ہے۔۱۲م

۳۸۳۸۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه سئل عن الرجل یقع علی الحاریة وابنتها تکونان عنده مملوکتین فقال: حرمتهما آیة واحلتهما آیة ولم اکن لأفعله۔ انباء الحی ص ۱۶۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی باندی اور اس کی بیٹی سے جماع کرے، تو فرمایا: ایک آیت حرمت پر دلالت کرتی ہے اور دوسری حلت پر، اور میں اس پر عمل نہیں کرتا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا بہترین جواب، امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے وہ اس طرح ہے۔

۳۸۳۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم انه سئل عن ذلك فقال : اذا احلت لك آیة وحرمت علیك اخری فان أملکهما آیة الحرام مافصل لنا حرتین ولا مملوکتین۔

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ آپ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جب تمہارے لئے ایک آیت میں حلت ہے اور

۳۸۳۷۔ الدرالمنثور للسیوطی — سورۃ النساء تحت آیت وان تجمعوا بین الاختین

۳۸۳۸۔ المصنف لابن ابی شیبة — کتاب النکاح — باب الرجل یکون تحته الامة

۳۸۳۹۔ المصنف لابن ابی شیبة — کتاب النکاح — باب الرجل یکون تحته الامة

دوسری میں حرمت تو آیت حرمت زیادہ لائق ہے کہ جس طرح دو آزاد بہنوں کو جمع کرنے میں تفصیل نہیں اسی طرح باندیوں میں۔

یعنی حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کی مراد یہ ہے کہ جس طرح (الا ماملکت ایمانکم) بغیر قید مذکور ہے اسی طرح (وان تجمعوا بین الاختین) تو ترجیح آیت کریمہ کو ہوگی۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت یہ ہے۔

۳۸۴۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سئل عن الرجل یجمع بین الاختین الامتین فکرھہ فقیل یقول اللہ تعالیٰ (الا ماملکت ایمانکم) فقال: وبعیرك ایضا مما ملکت یمینك۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کرے، تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا، لہذا ان سے کہا گیا: اللہ تعالی تو فرماتا ہے: (الا ماملکت ایمانکم) تو آپ نے غصہ سے فرمایا: تو اپنے اونٹ کا بھی تو مالک ہے۔۱۲م

۳۸۴۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: استفتی رجل ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یاأبا المنذر! ماتقول فی کذا و کذا؟ قال: یابنی! أکان الذی سألتنی عنہ؟ قال: لا، قال: اما لا فاجلنی حتی یکون، فنعالج انفسنا حتی نخبرك۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے استفتاء کیا اور عرض کیا: اے ابو منذر! آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! کیا یہ واقعہ رونما ہو چکا جس کا تم مجھ سے سوال کرتے

۳۸۴۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ　　کتاب النکاح　　باب الرجل یکون تحتہ الامۃ

۳۸۴۱۔ السنن للدارمی　　باب من ھاب الفتیا

ہو، عرض کیا نہیں، فرمایا: اگر نہیں تو مجھے مہلت دے یہاں تک کہ ایسا واقعہ وقوع پذیر ہو پھر ہم خوب غور وفکر کے بعد تجھے بتائیں گے۔ ۱۲م

۳۸۴۲۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن مسألۃ فقال ھل کان ھذا بعد ؟ قالوا: لا ، قال: دعونا حتی تکون ، فاذا کان تجشمناھا لکم۔ انباءالحی ص ۱۶۴

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک مسئلہ پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: کیا ایسا ہو چکا، عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو ہمیں چھوڑ دو، جب ایسا ہو گذرے تو پھر ہم تمہیں اس کا فیصلہ سنائیں گے۔ ۱۲م

۳۸۴۳۔ **عن** ابی قلابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ: انک لم تفقہ کل الفقہ حتی تری للقرآن وجوھا۔ قال: فقلت لا یوب: أرأیت قولہ حتی تری للقرآن وجوھا أھو ان یری لہ وجوھا فیھاب الاقدام علیہ قال: نعم ھو ھذا۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جب تک کامل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک قرآن کی آیات کو چند معانی پر محمول نہ کرو، کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ایوب سے کہی، کہ آپ ہمیں حضرت ابودرداء کے اس قول کے بارے میں بتائیں، کیا اس کو چند معانی پر محمول کیا جائے، اس پر اقدام سے تو خوف کیا جاتا ہے، فرمایا: ہاں یہ یونہی ہے۔ ۱۲م

۳۸۴۴۔ **عن** یحی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سلمان الفارسی رضی اللہ تعالی عنہ ھلم الی الارض المقدسۃ

۳۸۴۲۔ السنن للدارمی　　باب من ھاب الفتیا ۱۲۵

۳۸۴۳۔ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی　　الباب الرابع فی فھم القرآن

۳۸۴۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم　　ترجمہ سلمان الفارسی

فكتب اليه سلمان ان الارض تقدس احدا أو انما يقدس الانسان عمله ، قد بلغني انك جعلت طبيبا (يريد قاضيا) فان كنت تبرى فنعمالك و ان كنت متطببا فاحذر ان تقتل انسانا فتدخل النار ،فكان ابو الدرداء اذا قضى بين اثنين فادبرا عنه نظر اليهما وقال : متطبب وارجعا الى اعيدا قصتكما۔ انباءالحی ۱٦۵

حضرت یحی بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کولکھا کہ آپ پاک زمین کی طرف آؤ، تو حضرت سلمان نے لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں بناتی ، یا یہ کہ انسان کوتو اس کا عمل ہی پاکیزہ بناتا ہے، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو طبیب یعنی قاضی بنالیا ہے، اگر تم اس سے علیحدہ رہتے تو تمہارے لئے اچھا ہوتا ،اور اگر تم قاضی بن ہی بیٹھے ہوتو اس سے بچنا کہ کہیں کسی انسان کے قتل کا حکم دے دواور دوزخ میں جاؤ۔ لہذا ابودرداء جب دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرماتے اور وہ دونوں جانے لگتے تو ان کو بغور دیکھتے اور فرماتے: میں بہ تکلف قاضی ہوں ،ان دونوں کو واپس لاؤ کہ دونوں پھر سے مجھے اپنا قصہ سنائیں۔ ۱۲م

۳۸٤۵۔ عن خالد بن اسلم رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا نمشی مع ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فلحقه اعرابی فسأله عن ارث العمة فقال : لا ادری ، قال : انت ابن عمرو لاتدری ؟ قال: نعم ، اذهب الى العلماء ،فلما ادبر قبل ابن عمر يديه قال: نعم ماقلت۔

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی ملا اور اس نے پھوپھی کے ترکہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، بولا: آپ ابن عمر ہیں اور نہیں جانتے؟ فرمایا: ہاں، جاؤ تم علماء کی خدمت میں حاضری دو، جب جانے لگا تو اس نے آپ کے ہاتھ چومے اور کہا: آپ نے بہت اچھی بات کہی۔ ۱۲م

۳۸٤۵۔ اتحاف السادة للزبیدی　الباب السادس فی آفات العلم۔

۳۸۴۶۔ **عن** عبید بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنت اجلس بمکۃ الی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوما والی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوما ، فما یقول ابن عمر فیما یسأل ،لاعلم لی اکثر ممایفتی بہ ۔

حضرت عبید بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر رہتا، اور ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ،تو حضرت ابن عمر سوالات کے جواب میں فتوے کم دیتے اور لاعلمی کا اظہار زیادہ فرماتے ۔۱۲م

۳۸۴۷۔ **عن** ہشام بن عروۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رجلا اتی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسألہ عن شیء، فقال: لاعلم لی ۔ ثم التفت بعد ان قفا الرجل فقال :نعم ماقال ابن عمر، یسأل عما لایعلم فقال: لا علم لی ی عنی ابن عمر نفسہ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، پھر جب وہ پلٹ کر جانے لگا تو اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے، کتنی اچھی بات ہے ابن عمر کی کہ جب کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا علم نہ ہو تو کہتے ہیں: مجھے علم نہیں ۔۱۲م

۳۸۴۸۔ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یسأل عن عشر مسائل فیجیب عن واحدۃ ویسکت عن تسعۃ ۔ انباء الحی ص ۱۶۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ سے دس مسائل

۳۸۴۶۔السنن للدارمی باب من ہاب الفتیا ۱۵۷

۳۸۴۷۔السنن للدارمی باب الفتیا ومافیہ من الشدۃ ۱۸۷

۳۸۴۸۔قوت القلوب لابی الحسن الفصل الحادی والثلاثون

پوچھے جاتے تو آپ ایک کا جواب دیتے اورنو سے خاموشی اختیار فرماتے ۔۱۲م

۳۸۴۹۔ **عن** هزيل بن شرحبيل ان ابا موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن ابنة وابنة ابن واخت لأبوين فقال : للبنت النصف ، وللأخت النصف وقال: وأت ابن مسعود فينا ى عنى فسئل ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه واخبر بقول ابى موسى فقال:لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين ، اقضى فيها بماقضى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،للابنة النصف، ولابنة الابن السدس تكملة للثلثين ومابقى فللأخت ،فأتينا ابا موسى فأخبرناه بقول ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال : لاتسألونى مادام هذا الحبر فيكم ۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی ، پوتی اور سگی بہن کو ترکہ ملنے کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا: بیٹی کو نصف ،بہن کو نصف ، پھر فرمایا: تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور اس سلسلہ میں پوچھو ،اور یہ بھی بتانا کہ ابوموسیٰ نے یوں فیصلہ کیا ہے ،اس پر حضرت ابن مسعود نے فرمایا: پھر تم بھٹک گئے اور میں ہدایت نہیں دے سکتا ، میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹی کو نصف پوتی کو چھٹا ، تا کہ دوثلث کی تکمیل ہو جائے ، اور جو باقی رہا وہ بہن کا۔ پھر ہم ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں آئے اور حضرت ابن مسعود کا قول سنایا ، اس پر آپ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تم میں رہیں تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھنا۔۱۲م

۳۸۵۰۔ **عن** هذيل بن شرحبيل قال: جاء رجل الى ابى موسى الاشعرى والى سلمان بن ربيعة فسألهما فذكر بم عناه وفيه وأت ابن مسعود فانه سيتاب عنا۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مسئلہ پوچھا ،

۳۸۴۹۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الفرائض باب میراث ابنة ابن الخ

۳۸۵۰۔السنن للدارمی باب فی بنت وابنة ابن ۲۸۹۳

اور پھر اسی طرح واقعہ مذکور ہے۔ ۱۲م

۳۸۵۱۔ عن عبدالرحمن بن عتاب قال: كان ابوهريرة رضى الله تعالىٰ عنه يقول: من اصبح جنبا فلاصوم له، قال فارسلني مروان الحكم أنا ورجل آخر الى عائشة وام سلمة رضى الله تعالىٰ عنهما نسألهما عن الجنب يصبح فى رمضان قبل ان يغتسل، فقالت احداهما قد كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصبح جنبا ثم يغتسل ويتم صيام يومه، وقالت الاخرى، كان يصبح جنبا من غير احتلام ثم يتم صومه، قال فرجعا فاخبرا مروان بذلك، فقال لعبدالرحمن أخبر أباهريرة بما قالتا۔ فقال ابوهريرة رضى الله تعالىٰ عنه: كذا كنت احسب وكذا كنت اظن، فقال له مروان: باظن وباحسب تفتى الناس۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عتاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: کہ جس نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں، کہتے ہیں: کہ مجھے اور ایک شخص کو مروان بن حکم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے بھیجا کہ ایک شخص رمضان میں جنبی ہوا اور صبح اس حال میں ہوگئی کہ ابھی غسل نہیں کیا تھا، ان میں سے ایک نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح فرماتے اور جنبی ہوتے، پھر غسل فرما کر روزہ مکمل فرماتے۔ دوسری نے جواب دیا کہ حضور بغیر احتلام حالت جنابت میں صبح فرماتے اور روزہ رکھتے۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحب مروان کے پاس آئے اور یہ بیان کیا، تو حضرت عبدالرحمٰن سے کہا جاؤ اور ابوہریرہ کو ان دونوں ام المؤمنین کی احادیث سناؤ، تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: میں تو یونہی خیال کرتا تھا اور یونہی گمان کرتا تھا، اس پر مروان نے کہا: آپ ظن وخیال سے فتوی دیتے ہیں۔ ۱۲م

۳۸۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل　　مرويات ام المومنين عائشة الصديقه

۳۸۵۲۔ عن الولید بن مسلم قال:جاء طلق بن حبیب الی جندب بن عبداللہ بن سفیان البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فسألہ عن آیة القرآن ،فقال لہ : أحرج علیك ان کنت مسلما ان تجالسنی ۔

حضرت ابوالولید بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طلق بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا،تو فرمایا:اگر تو مسلمان ہے تو کیا تیرا اس میں کچھ نقصان ہے کہ تو ہمارے پاس بیٹھے۔۱۲م

۳۸۵۳۔ عن رجل قال لعمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما : لاتحدث م عنا الا بالقرآن ، فقال لہ عمران : انك لاحمق ،ھل فی القرآن بیان عدد رکعات الفرائض او اجھروا فی کذا دون کذا ، فقال الرجل : لا، فافحمہ عمران۔

ایک صاحب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا:آپ ہمیں قرآن کی آیات ہی سنایئے،اس پر حضرت عمران نے فرمایا:تو احمق ہے، کیا قرآن میں فرائض کی رکعتوں کا بیان ہے؟اور نماز میں جہری قرأت کا کہ اس نماز میں بالجہر پڑھو اور اس میں نہیں،تو وہ بولا نہیں،تو حضرت عمران نے اس کو یوں خاموش کیا۔۱۲م

۳۸۵۴۔ عن ابی الخیر مرثدبن عبداللہ الیزنی ان رجلا سأل عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الکلالة فقال : الاتعجبون من ھذا یسألنی عن الکلالة وما اعضل باصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیء ما اعضلت بھم الکلالة۔

۳۸۵۲۔السنن للدارمی

۳۸۵۳۔میزان الشریعة للشعرانی فصل فی بیان الذم من الائمة

۳۸۵۴۔السنن للدارمی ۲۹۷۷

جامع البیان للطبرانی سورة النسا تحت یستفتونك قل اللہ یفتیکم الآیة

حضرت ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سوال سے تعجب نہیں ہوتا کہ یہ کلالہ کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے، جب کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کلالہ کا مسئلہ جتنا دشوار تھا کوئی دوسرا نہیں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ روایات جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے گذریں یہ وہ جلیل القدر علمائے صحابہ ہیں جو امت محمدیہ میں سب سے زیادہ علم والے تھے، جن پر علوم الٰہیہ ریاست منتہی ہے۔

ان میں حکیم الامت حضرت ابودرداء ہیں۔ علم فرائض میں اعلم حضرت زید بن ثابت ہیں۔ علمائے قراء میں سب سے بڑے عالم حضرت ابی بن کعب ہیں۔ جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: اے ابو منذر علم تمہیں مبارکباد کہتا ہے۔ حلال وحرام کو زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ سر سے پاؤں تک ایمان وعلم سے بھرے ہوئے حضرت عمار بن یاسر ہیں، جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: ان کو جب بھی دو چیزوں کا اختیار ملا انہوں نے زیادہ رشد وہدایت والی چیز کو اپنایا ہمیشہ حق پر رہے۔ ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔ اس امت کے عالم حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ خلفائے اربعہ کے بعد سب سے بڑے فقیہ علم کی گٹھری حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جس نے برسر منبر فرمایا: مجھ سے وہ علوم پوچھو جو لاکھوں کی تعداد میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائے۔ جو اپنے خطبہ میں فرماتے: مجھ سے معلوم کرو، قسم بخدا! قیامت تک ہونے والی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کروگے میں جواب دونگا۔ جو فرماتے: مجھ سے قرآن کے بارے میں دریافت کرو، قسم بخدا! ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں۔ ہموار زمین میں اتری یا پہاڑ پر۔ ان تمام اوصاف کے جامع سے مراد ہیں امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت مولائے کائنات علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

انہی میں اللہ کے رسول کے خلیل، اور دنیا وآخرت میں حضور کے ولی اور جنت میں آپ کے رفیق امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جن کے بارے میں جلیل القدر صحابہ فرماتے: وہ تو علم کے نو حصہ لے گئے، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ۔

بلکہ ان عظیم شخصیات میں وہ ذات گرامی بھی ہے جو انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل، امت میں سب سے اتم، صدق وصفا میں اکبر، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ۔

تو اگر قرآن امت میں ہر حکم دینی کا واضح بیان ان حضرات کے لئے نہیں ہوگا تو کس کے لئے ہوگا۔

(ابناء الحی ص ۶۹)

۳۸۵۵۔ **عن** یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا سئل عن تفسیر آیة من القرآن قال: انا لا اقول فی القرآن شیئا۔

حضرت یحیی بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے جب کسی آیت کے بارے میں سوال ہوتا تو فرماتے: میں قرآن میں اپنے طور سے کچھ نہیں کہوں گا۔ ۱۲م

۳۸۵۶۔ **عن** یزید بن ابی یزید قال: کنا نسأل سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الحلال والحرام و کان اعلم الناس، واذا سألناہ عن تفسیر آیة من القرآن سکت کأنہ لم یسمع۔

حضرت یزید بن ابی یزید سے روایت ہے کہ ہم سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے

۳۸۵۵۔ جامع البیان لابن جریر　　مقدمة الکتاب

۳۸۵۶۔ جامع البیان لابن جریر　　مقدمة الکتاب

حلال وحرام کے بارے میں پوچھتے تھے کہ آپ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے،اور جب ہم کسی آیت کی تفسیر معلوم کرتے تو آپ خاموشی اختیار فرماتے،گویا انہوں نے ہماری بات سنی ہی نہیں۔۱۲م

۳۸۵۷۔ **عن** ابی سهل رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان علی امرأتی اعتکاف ثلاثة ایام فی المسجد الحرام ، فسألت عمربن عبدالعزیز و عنده ابن شهاب ، قال: قلت علیها صیام ، قال ابن شهاب لایکون اعتکاف الا بصیام ، فقال له عمربن عبدالعزیز عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لا، قال: ف عن ابی بکر؟ قال: لا،قال: ف عن عمر؟ قال: لا، قال : ف عن عثمان؟ قال: لا، قال عمر بن عبدالعزیز : ماأری علیها صیاما ، فخرجت فوجدت طاؤسا وعطا بن ابی رباح فسألتهما ، فقال طاؤس: کان ابن عباس لایری علیها صیاما الا ان تجعله علی نفسها قال : وقال عطاء ذلك رأیی ۔ انباءالحی ص ۱۷۰

حضرت ابوسہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیوی پر مسجد حرام میں تین دن کا اعتکاف بطور نذر لازم تھا، میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا، وہاں حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، کہتے ہیں: میں نے کہا اس پر روزے بھی لازم ہیں، حضرت ابن شہاب نے فرمایا: اعتکاف بغیر روزوں کے ہوتا ہی نہیں،تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: کیا تم حضور نبی کریم ﷺ سے نقل کر کے کہتے ہو؟ بولے: نہیں۔فرمایا: تو کیا ابوبکر سے منقول ہے؟ عرض کیا: نہیں۔فرمایا: کیا عمر فاروق اعظم سے؟ عرض کیا: نہیں۔فرمایا: عثمان غنی سے جواب دیا: نہیں۔پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خود فرمایا: میں اس پر روزے لازم نہیں جانتا، ابوسہل کہتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو حضرت طاؤس اور حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے بھی پوچھ لیا، طاؤس بولے : حضرت ابن عباس تو اس پر روزے لازم نہیں جانتے تھے ، ہاں اگر وہ خود

۳۸۵۷۔ السنن للدارمی باب العتیا ومافیه من الشدة ۱٦٤

اپنے اوپر لازم کرے تو ہونگے۔ حضرت عطا نے فرمایا: میری رائے بھی یہی ہے۔۱۲م

۳۸۵۸۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : بینا نحن جلوس اصحاب ابن عباس عطاء وطاؤس وعکرمة اذ جاء رجل وابن عباس قائم یصلی فقال: هل من مفت؟ فقلت : سل ، فقال: انی کلمابلت تبعه الماء الدافق ؟ فقلنا الذی یکون منه الولد ؟ نعم ،فقلنا:علیك الغسل ، فولی الرجل وهو یرجع وعجل ابن عباس فی صلاته ، فلما سلم قال : یاعکرمة !علی بالرجل ، فاتاه به ثم اقبل علینا فقال: أرأیتم ما افتیتم به هذا الرجل عن کتاب الله تعالیٰ ؟ قلنا: لا ، قال: فمن سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟قلنا: لا ، قال: فمن ؟ قلنا: عن رأینا ، فقال : لذلك یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ثم اقبل علی الرجل فقال: أرأیت اذا کان منك هل تجد شهوة فی قبلك ؟ قال : لا ، قال: فهل تجد خدرا فی جسدك ؟ قال: لا ، قال: انما هذا بردة یجزئك منه الوضوء ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذہ میں عطاء، طاؤس اور عکرمہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور حضرت ابن عباس نماز میں مشغول تھے، بولا: کیا آپ میں کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: پوچھو، بولا: جب میں پیشاب کرتا ہوں تو اس کے فوراً بعد کچھ پانی کے قطرے اچھل کر آتے ہیں، ہم نے کہا کیا منی جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے، بولا: ہاں، تو ہم نے جواب دیا تجھ پر غسل ہے، وہ مرد جانے کے لئے پلٹا، تو حضرت ابن عباس نے جلدی نماز پوری کی اور سلام پھیر کر فرمایا: اے عکرمہ! اس مرد کو بلاؤ، وہ ان کو لے کر آئے پھر آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کیا تم نے اس کو کتاب اللہ سے فتویٰ دیا، ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا سنت رسول اللہ ﷺ سے جواب دیا، ہم نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو پھر کس چیز سے ؟ ہم نے عرض کیا: اپنی رائے

۳۸۵۸۔ کنزالعمال للمتقی فصل فی نواقض الوضوء ۲۷۰۸۳

ے، اس پر آپ نے فرمایا: اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایک فقیہ شیطان پر سو عابدوں کے مقابلہ میں بھاری ہے، پھر آپ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے بتاؤ کہ جب یہ قطرے آتے ہیں تو تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ بولے نہیں، فرمایا: کیا تم اپنے جسم میں سنسنی محسوس کرتے ہو، بولے: نہیں، فرمایا: یہ قبض کی وجہ سے ہوتا ہے تمہارے لئے وضو کافی ہے۔ ۱۲م

۳۸۵۹۔ **عن** المسیب بن رافع قال: کانوا اذا نزلت بهم قضية ليس فيها من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اثر، اجتمعوا لها واجمعوا فالحق فيما رأوه۔ انباء الحی ص ۱۷۱

حضرت میسب بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام جب کوئی واقعہ پیش آتا اور حضور ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ منقول نہ ہوتا، تو اس کے لئے اجتماع کرتے اور کس ایک چیز پر اجماع کر لیتے، تو حق وہی ہوتا جس پر اجماع منعقد ہوتا۔ ۱۲م

۳۸۶۰۔ **عن** ایوب قال: سمعت القاسم سئل قال: انا والله مانعلم كل ماتسألون عنه ولو علمنا ماكتمناكم ولاحل لنا ان نكتمكم۔

حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ سے سوال ہوا: قسم بخدا! ہم ان تمام چیزوں کو نہیں جانتے جو تم ہم سے پوچھتے ہو، اگر ہم جانتے تو تم سے نہیں چھپاتے، اور ہمارے لئے چھپانا جائز بھی نہیں۔ ۱۲م

۳۸۶۱۔ **عن** ابن عون قال: قال القاسم بن محمد رضی الله تعالىٰ عنهما: انكم تسألون عن اشياء ماكنا نسأل عنها وتنقرون عن اشياء ماكنا ننقر عنها،

۳۸۵۹۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب　۱۱۶

۳۸۶۰۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولا سنة　۱۱۳

۳۸۶۱۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولا سنة　۱۲۰

وتسألون عن اشیاء ما ادری ماھی ، ولو علمنا ھاماحل لنا ان نکتمکموھا۔

حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: تم کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھتے ہو جن کے بارے میں ہم نہیں پوچھتے تھے، اور تم ایسی چیزوں کے بارے میں تفتیش کرتے ہو جن میں ہم نہیں کرتے تھے۔ تم بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرتے ہو جن کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں، اگر ہم جانتے تو ہمارے لئے یہ جائز نہیں تھا کہ تم سے چھپائیں۔ ۱۲م

۳۸۶۲۔ **عن** یحیی قال: قلت للقاسم ماأشد علی ان تسأل عن الشیٔ لایکون عندك وقد کان ابوك اماما؟ قال: ان اشد من ذلك عنداللہ و عند من عقل ان افتی بغیر علم او اروی عن غیر ثقة۔

حضرت یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: مجھے یہ بات بہت گراں معلوم ہوتی ہے کہ آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے اور آپ کو وہ معلوم نہ ہو حالانکہ آپ کے والد تو امام تھے، فرمایا: اس سے زیادہ سخت اور گراں اللہ کے یہاں اور ہر عقلمند کے نزدیک یہ ہے کہ میں بغیر علم فتوی دوں، یا غیر ثقہ سے روایت کروں۔ ۱۲م

۳۸۶۳۔ **عن** عبدالعزیز بن رفیع قال سئل عطاء عن شیٔ قال: لا ادری قال: قیل له: ألا تقول فیها برأیك ؟ قال: انی استحیی من اللہ ان یدان فی الارض برأی۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت عطا بن ابی رباح سے کوئی مسئلہ معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس پر آپ سے کسی نے کہا: آپ اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس سلسلہ میں شرم کرتا ہوں کہ روئے زمین پر میری رائے سے کوئی دینی مسئلہ رواج پائے۔

۳۸۶۲۔ السنن للدارمی　　باب التورع عن الجواب فیما لیس فیه کتاب اللہ ولاسنة ۱۱۵

۳۸۶۳۔ السنن للدارمی　　باب التورع عن الجواب فیما لیس فیه کتاب اللہ ولاسنة ۱۰۸

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ان مسائل میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتے جن کی علت واضح نہیں ، ہاں وہ مسائل کہ جن کی وجوہ ظاہر ہیں تو وہ اپنے ماخذ کی طرف منسوب ہونگی۔

ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت عطا سے بے شمار مسائل ان کی آرااور اجتہادات سے منقول ہیں۔اور ابھی ایک مسئلہ گذرا کہ آپ نے حضرت طاؤس کے جواب کواپنی رائے بتایا۔انباء الحی ص ۱۷۲

۳۸٦٤۔ **عن** ابراهيم رضى الله تعالىٰ عنه انه سئل عن ثمانية ابواب مسائل ، فأجاب عن اربع و ترك اربعا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے آٹھ طرح کے مسائل معلوم کئے گئے تو آپ نے چار کے جوابات دیئے اور چار کو چھوڑ دیا۔۱۲م

۳۸٦٥۔ **عن** عمر بن ابى زائدة رضى الله تعالىٰ عنه قال : مارأيت احدا اكثر ان يقول اذا سئل عن شئ لاعلم لى به من الشعبى۔

حضرت عمر بن ابی زائدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں سوال کے جواب میں کسی کو زیادہ لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۳۸٦٦۔ **عن** مغيرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان عامر الشعبى اذا سئل عن شئ يقول لا ادرى ، فان ردوا عليه قال: ان شئت كنت حلفت لك بالله ان كان لى به علم ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب

۳۸٦٤۔السنن للدارمى باب من هاب الفتيا ۱۳۲

۳۸٦٥۔السنن للدارمى باب من هاب الفتيا ۱۳٤

۳۸٦٦ السنن للدارمى باب من هاب الفتيا ۱۸۸

کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: میں نہیں جانتا، جب لوگ اس بات کو نہیں مانتے تو فرماتے اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو۔۱۲م

۳۸۶۸۔ **عن** جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قلت سعید بن جبیر: مالك لاتقول فی الطلاق شیئا ؟ قال: مامنه شیء الاقد سألت عنه ولكنی اكره ان احل حراما أو أحرم حلالا۔

حضرت جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ طلاق کے سلسلہ میں کچھ کیوں نہیں کہتے، فرمایا: میں نے ہر ہر مسئلہ کے بارے میں پوچھ لیا ہے لیکن یہ مجھے ناپسند ہے کہ کہیں حرام کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرادوں۔۱۲م

۳۸۶۹۔ **عن** ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال حمیدبن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنهما: لئن أرده بعیه احب الی من ان تكلف له مالا اعلم۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان (سائلین) کو مصیبت میں مبتلا کردوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں بہ تکلف وہ مسائل بیان کروں جن کا علم نہیں۔۱۲م

۳۸۷۰۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنه انه كان لا یفتی فی الفرج بشیء فیه اختلاف۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شرمگاہ کی حلت وحرمت میں وہاں فتویٰ نہ دیتے جہاں اختلاف ہے۔۱۲م

۳۸۶۸۔السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱۳۶

۳۸۶۹۔السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱۴۹

۳۸۷۰۔السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱۵۴

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی میزان الشریعہ میں ہے: ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جو رائے کی مذمت میں منقول ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ جو رائے ظاہر شریعت کے خلاف ہو۔ خود امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رائے کے خلاف ہیں جس کی بعض متعصبین آپ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت میں رسوا ہونگے جب آمنے سامنے معاملہ پیش ہوگا۔

لہذا جن لوگوں کے دل میں نور ایمان ہوگا وہ ہرگز اس بات پر جرأت نہیں کرسکتے کہ ان حضرات کو برائی سے یاد کریں۔ ان حضرات کا مقام عالی شان تو یہ ہے کہ یہ زمین میں ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، کہ اہل زمین ستاروں کو پورے طور پر جاننے سے قاصر ہیں یہی حال ان کی جلالت شان کا ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں خود اپنی سند امام اعظم تک متصلا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالرای وعلیکم باتباع السنۃ، فمن خرج منھا ضل۔

اللہ تعالیٰ کے دین میں رائے زنی سے بچو، تمہارے اوپر سنت کی اتباع لازم ہے۔ جس نے اس کی حد سے تجاوز کیا وہ گمراہ ہوا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ کی درسگاہ میں کوفہ کا ایک شخص آیا، اس وقت آپ کے یہاں احادیث کریمہ کا دور ہورہا تھا۔ وہ مرد بولا: ہمیں ان احادیث سے جدا رکھو۔ یہ سن کر آپ نے اس کو سخت سست کہا اور فرمایا: اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن ہماری رہنمائی نہ فرماتیں تو ہم میں سے کوئی قرآن کو نہ سمجھ پاتا۔

پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ تم بندر کے گوشت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اور قرآن میں اس کی کیا دلیل ہے۔ وہ یہ سن کر خاموش رہا اور پھر بولا: آپ کا اس سلسلہ میں کیا فتویٰ ہے؟ آپ نے جوابا فرمایا: یہ بہیمۃ الانعام سے نہیں۔ انباء الحی ص ۱۷۴

۳۸۷۱۔ **عن** الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ربیعة بن عبدالرحمن التیمی رضی الله تعالیٰ عنه : ان الله تعالیٰ انزل القرآن وترك فیه موضعا للسنة وسن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم السنة وترك فیها موضعا للرأی۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا اور اس سے کچھ چیزیں سنت رسول کے لئے چھوڑیں، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اپنی سنت سے بیان فرمادیا، اور حضور نے بھی کچھ مقامات رائے اور اجتہاد کے لئے ترک فرمادیئے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ربیعہ ابن عبدالرحمٰن فروخ تیمی ہیں، امام ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں، رجال صحاح ستہ سے ہیں اور امام مالک کے استاذ، ان کو ربیعۃ الرائی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ رائے اور اجتہاد میں ید طولی رکھتے تھے۔ انباء الحی　ص ۱۷۵

۳۸۷۲۔ **عن** ابن وهب قال: قال مالك : الحكم الذی یحكم به بین الناس علی وجهین ۔ فالذی یحكم بالقرآن والسنة الماضیة فذلك الحكم الواجب والصواب ۔ والحكم الذی یجهد فیه العالم نفسه فیما لم یأت فیه شیٔ فلعله ان یوفق ، قال: والثالث التكلف لما لا یعلم فما اشبه ذلك ان لا یوفق ۔

حضرت ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ حکم جس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کیا جائے وہ دو قسم پر ہے، وہ حکم جو قرآن وسنت سے ثابت وہ واجب وصواب ہے، اور وہ حکم جس میں عالم خود کوشش کرتا ہے جس کی کہیں صراحت نہ ہو تو امید ہے کہ وہ صحیح ہو، اور تیسرا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی بہ تکلف کسی ایسے حکم کو بتائے جس کا علم نہیں رکھتا تو اس میں خطا کا زیادہ امکان ہے۔۱۲م

۳۸۷۱۔التفسیر لابن ابی حاتم　سورۃ الانعام تحت آیۃ (هذا كتاب انزلناه) ۸۱۲۱

۳۸۷۲۔--------

۳۸۷۳۔ **عن** علی بن المدینی قال: کان سفیان بن عیینة رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا سئل عن شئ یقول لا احسن فیقول : من نسأل؟ فیقول : سل العلماء وسل اللہ التوفیق۔

حضرت علی بن مدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: مجھے اچھی طرح تحقیق نہیں، سائل کہتا: پھر ہم کس سے پوچھیں، فرماتے: علماء سے پوچھو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق صواب کی دعا کرو۔۱۲م

۳۸۷۴۔ **عن** الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال مرة بمکة، سلونی عما شئتم اخبرکم عنہ من کتاب اللہ تعالیٰ ، فقیل لہ: ماتقول فی المحرم یقتل الزنبور فقال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو، میں تمہیں اس کا جواب کتاب اللہ سے دوں گا، عرض کیا گیا: آپ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے بھڑ کو مار ڈالا ہو، فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا، اللہ کے رسول جو تمہیں عطا فرمائیں اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔۱۲م

اس کے بعد یہ حدیث سنائی

۳۸۷۵۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۸۷۳۔حلیة الاولیاء لابی نعیم ترجمہ سفیان بن عیینہ

۳۸۷۴۔الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۲/۱۶۰

۳۸۷۵۔الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۲/۱۶۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی اتباع کرو جو میرے بعد ہیں، یعنی ابو بکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(پھر یہ حدیث روایت کی)

۳۸۷۶۔ **عن** طارق بن شهاب عن عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه أمر بقتل المحرم الزنبور۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محرم کو بھڑ کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میزان الشریعۃ الکبریٰ میں امام شعرانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمام مجتہدین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کو اس امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ اگر ان حضرات نے کتاب وسنت سے امت کے لئے احکام شرعیہ کا استنباط نہ فرمایا ہوتا تو دوسروں میں کوئی اس پر قدرت نہ پاتا۔

ان کے اجتہاد واستنباط کی دلیل یہ ہے کہ یہ سب کچھ ان حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا۔ کیونکہ حضور نے ان تمام چیزوں کی خوب خوب وضاحت فرمائی جو قرآن کریم میں اجمالا مذکور تھیں۔ حالانکہ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔

مافرطنا فی الکتاب من شیٔ ۔

ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

تو اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لئے طہارت ونماز اور حج وغیرہ کی کیفیت وتفصیل بیان نہ فرماتے تو قرآن سے استخراج احکام اور ان کی تفصیل کی طرف کوئی راہ نہ پاتا۔ اور ہم فرائض ونوافل کی تعداد رکعات وغیرہ کی معرفت بھی حاصل نہ کرپاتے۔

اسی میں امام شعرانی مزید فرماتے ہیں: میں نے اپنے شیخ شیخ الاسلام زکریا رحمۃ اللہ

۳۸۷۶۔ الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۲/ ۱۶۰

تعالیٰ علیہ کوفرماتے سنااور یہ تمام تفصیل آپ نے بیان فرمائی۔

نیز میں نے اپنے آقا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوبھی یہی فرماتے سنا: کہ اگر حضور کی سنت کریمہ ہمارے لئے اجمال قرآن کو بیان نہ فرماتی تو علماء میں کوئی پانی وطہارت کے احکام نہ جانتا، صبح کی نماز میں دورکعتیں ظہر وعصر وعشاء میں چار رکعتوں، اور مغرب میں تین رکعتوں کی تعداد معلوم نہ ہوتی۔ اسی طرح نماز وروزہ، حج وزکوۃ، بیع وشراء، نکاح وطلاق وغیرہا مسائل فقہ کوکوئی نہ جان پاتا۔

لہذا یہاں سے ظاہر ہوا کہ قرآن امت کے لئے ضروری احکام کی بھی وضاحت نہیں فرماتا چہ جائیکہ تمام احکام، پھر باقی دینی اموراور دنیوی حالات ومعاملات بلکہ تمام چیزوں کا بیان قرآن کریم سے معلوم کرنا سب کے بس کی بات نہیں، ہاں اس پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآن ہر چیز کا فی الواقع بیان ہے اور یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

امام شعرانی قدس سرہ السامی اپنی کتاب ''الجواہر والدرر'' میں فرماتے ہیں: جب بھی کسی آیت کی تاویل میں لوگوں کوضرورت پیش آتی تو ہمیشہ امور غامضہ اور پوشیدہ علتوں کے سمجھنے سے قاصر رہے۔ یعنی کبھی مکمل طور پر ان کی معرفت حاصل نہ ہوسکی، بعض امور روشن ہوئے تو بہت کچھ پوشیدہ رہ گئے۔ رہی قرآن کے اجمال کی تفصیل تو اس میں بھی کوئی ساحل تک نہ پہونچ سکا بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا خاصہ ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لتبین للناس مانزل الیھم۔

تاکہ آپ لوگوں کے لئے بیان کریں جوان کی طرف نازل ہوا۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے صرف کتاب ہی نازل نہ فرمائی بلکہ اپنے رسولوں کواس کے بیان کی قوت وقدرت اوران علوم لدنیہ سے بھی نوازا جن سے وہ اجمال کی مکمل تفصیل فرمادیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں۔ اور علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا:

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احکام بہت سے صحابہ سے مخفی رکھتے اور بعض

کے لئے بعض اوقات بیان فرماتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ ایسا سمندر ہے کہ جس کا پانی نہیں ناپا جاسکتا۔لیکن میں یہاں ایسے چند امور ذکر کرتا ہوں جو تبیان کے منافی ہیں۔صاحب بصیرت ان کا انکار نہیں کرسکتا۔ان تمام امور کا تعلق احکام دینیہ اور حلال وحرام کے مسائل سے ہے۔اس سے مزید واضح ہو جائے گا کہ قرآن کریم امت کے لئے واضح بیان نہیں۔

فاقول وباللہ التوفیق:

اولاً:-صحابہ کرام کے درمیان عظیم اختلاف رہا حتی کہ ترکہ وفرائض کے مسائل میں بھی جبکہ ان میں رائے کو بہت کم دخل ہے۔یہاں تک کہ ان پانچ حضرات کے درمیان بھی اختلاف تھا جو اعلم صحابہ شمار ہوئے۔یعنی حضرات خلفائے اربعہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود۔رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

ایک مسئلہ فرائض میں ان پانچوں حضرات کے الگ الگ پانچ اقوال منقول ہیں۔تفصیل اس طرح ہے۔کہ ایک شخص نے ماں،دادا اور حقیقی بہن کو چھوڑا۔تو ان کے نزدیک اس طرح تقسیم ہوگی۔

مسئلہ صدیق اکبر ۳ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۲	محروم

مسئلہ فاروق اعظم ۹ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۳	۴	۲

مسئلہ عثمان غنی ۳ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۱	۱

مسئلہ علی مرتضی ۶ر سہام پر

ماں دادا بہن

۲ ۱ ۳

مسئلہ ابن مسعود ۶؍سہام پر

ماں دادا بہن

۱ ۲ ۳

۳۸۷۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اختلف علی وابن مسعود وزیدبن ثابت وعثمان بن عفان وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم فی جد وام واختٍ لاب وام ۔ فقال علی : للأخت النصف والام الثلث وللجد البسدس۔وقال ابن مسعود : للاخت النصف وللام السدس وللجد الثلث۔ وقال عثمان: للام الثلث وللاخت الثلث وللجد الثلث۔ وقال زید هی علی تسعة اسهم ، للام الثلث ثلاثه ومابقی فثلثان للجد والثلث للاخت ۔ وقال ابن عباس :للام الثلث ومابقی فللجد ولیس للاخت شیٔ ۔انباء الحی ص ۱۷۹

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی، ابن مسعود، زید بن ثابت، عثمان غنی اور بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان دادا، ماں اور حقیقی بہن کے ترکہ پانے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا۔تو حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو ثلث اور دادا کو سدس حصہ ملے گا۔

حضرت ابن مسعود کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو سدس، اور دادا کو ثلث ملے گا۔

(یہ ہی ہم احناف کا مسلک ہے)

حضرت عثمان غنی کے نزدیک ماں کو ثلث، بہن کو ثلث اور دادا کو بھی ثلث ملے گا۔

اور حضرت زید بن ثابت کے نزدیک ۹؍سہام پر منقسم ہو کر ماں کو ثلث یعنی تین سہام۔ اور جو باقی رہے یعنی چھ ان کا دو ثلث دادا کو اور ایک ثلث بہن کو ملے گا۔

۳۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق ۱۹۰۶۹

حضرت ابن عباس کے نزدیک ماں کو ثلث، اور باقی دادا کو، بہن محروم رہے گی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات واضح رہے کہ حضرت ابن عباس نے صدیق اکبر کی اتباع کی، اور زید بن ثابت کا قول فاروق اعظم کا قول ہے۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کریں:

۳۸۷۸۔ **عن** عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :ان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ن یجعل الجد ابا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادا کو باپ کے مرتبہ میں شمار فرماتے۔ ۱۲م

۳۸۷۹۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دعاعمربن الخطاب ، علی بن ابی طالب وزید بن ثابت وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فسألهم عن الجد

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی مرتضی، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور ان سب حضرات سے دادا کی میراث کے سلسلہ میں پوچھا۔ ۱۲م

۳۸۸۰۔ **عن** ابن الشھاب الزھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انما ھذہ فرائض عمربن الخطاب ولکن زید اثارھا بعد وفشت عنہ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہے کہ یہ حصے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعین کئے ہوئے ہیں، پھر آپ کے آثار اور زیادہ ہوگئے اور شائع وذائع ہوئے۔ ۱۲م

۳۸۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الفرائض ، باب میراث الجد

۳۸۷۹۔ المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۵۹

۳۸۸۰۔ المصنف لعبدالرزاق ۱۹۰۶۰

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثانیا:۔آپسی مناظرے،بعض کا دوسروں کے اقوال کو رد کرنا،اور اپنے اقوال پر جم جانا یہ اس بات کی نشانیاں ہیں کہ ان سے بہت سے مسائل کی حقیقت پردۂ خفا میں رہی،حتی کہ بحث وتمحیص کے بعد بھی بہت احکام واضح نہ ہوسکے۔یہ طریقہ بھی صحابہ کرام کے زمانہ سے جاری وساری ہے۔انباء الحی ص ۱۷۹

۳۸۸۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب وعثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کانا یتنازعان فی المسألۃ بینہما حتی یقول الناظر الیہما لایجتمعان ابدا ۔ فمایفترقان الا علی احسنہ واجملہ ۔

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا،حتی کہ دیکھنے والا کہتا کہ اب یہ دونوں حضرات اس مسئلہ میں اتفاق نہیں کر پائیں گے،لیکن جب جدا ہوتے تو کسی اچھی صورت پر اتفاق ہو چکا ہوتا۔۱۲م

۳۸۸۲۔ **عن** جری بن کلیب قال: رأیت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یأمر بشیٔ وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ینہی عنہ ۔ فقلت لعلی ان بینکما لشرا، قال مابیننا الا بخیر۔

حضرت جری بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک چیز کا حکم فرماتے،اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اسی سے منع فرماتے،میں نے حضرت علی سے عرض کیا: آپ دونوں حضرات کے درمیان کوئی غلطی پر ہے،فرمایا: ہم دونوں کے درمیان ہر ایک بھلائی پر ہے۔۱۲م

۳۸۸۱۔ کنزالعمال للمتقی آداب العلم متفرقہ ۲۹۵۱۳

۳۸۸۲۔ السنن للدارمی باب فی زوج وابوین ۲۸۷۸

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثالثاً:- ہر مجتہد خطا وصواب کے درمیان دائر رہتا ہے، اور ہر ایک کا قول اخذ ورد کے مابین ہے، یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے سوا ہر قول اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کو قبول کیا جائے یا رد کر دیا جائے۔

۳۸۸۳۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا حکم الحاکم فاجتھد فأصاب فلہ اجران ، واذاحکم فاجتھد ، فأخطأ فلہ اجر واحد۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی حاکم اجتہاد کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کو دوگناہ ثواب ہے، اور اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو ایک ثواب پھر بھی ہے۔۱۲م

۳۸۸۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثلہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کے مثل فرمایا۔۱۲م

۳۸۸۵۔ **عن** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لعمرو: اقض بینھما ، قال: اقضی وانت حاضر ، قال : نعم ، علی انک ان اصبت فلک عشر اجور وان اجتھدت فأخطأت فلک اجر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے اپنا مقدمہ

۳۸۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصار باب اجر الحاکم اذا اجتھد

۳۸۸۴۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصار باب اجر الحاکم

۳۸۸۵۔ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ان کا فیصلہ کردو، عرض کیا: میں فیصلہ آپ کے حضور کروں، فرمایا: ہاں، اگر تم نے صحیح فیصلہ کیا تو دس نیکیاں حاصل ہوں گی، اور تم نے اجتہاد کیا اور اس میں خطا ہوگئی تو ایک نیکی پھر بھی ملے گی۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اجتهد فاذا اصبت فلك عشر حسنات، وان اخطأت فلك حسنة۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اجتہاد کرو، اگر صحیح ہوا تو دس نیکیاں، اور اگر خطا ہوئی تو ایک۔ ۱۲م

۳۸۸۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس من احد الایؤخذ من قوله ویدع۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک ایسا ہے کہ اس کے قول پر عمل بھی ممکن اور ترک بھی۔ ۱۲م

۳۸۸۸۔ **عن** مجاهد وعطاء رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مامن احد الا ومأخوذ من کلامه ومردود علیه الا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت مجاہد اور عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کا کلام قابل عمل بھی ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ کنز العمال للمتقی الباب الاول فی القضاء ۱۵۰۱۹

۳۸۸۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۹۴۱

۳۸۸۸۔ الیواقیت والجواهر للشعرانی المبحث التاسع والاربعون

۳۸۸۹۔ **عن** الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من احد الا وماخوذ من كلامه ومردود عليه الا صاحب هذا القبر صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا قول لائق عمل بھی ہوسکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے مگر اس روضہ انور میں آرام فرمانے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رابعا:-خواہ صحابی ہوں یا مجتہد، امام ہوں یا کسی بھی علمی منصب پر، جب بھی علم وفتوی سے تعلق رکھا تو بسا اوقات ان کو یہ کہنا پڑا کہ ''لا ادری'' میں نہیں جانتا۔

۳۸۹۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا ادری نصف العلم ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لا ادری) یعنی میں نہیں جانتا، کو نصف علم فرماتے تھے۔۱۲م

۳۸۹۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه : اذا سئل احدكم عما لا يدری فليقل : لا ادری فانه ثلث العلم۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تم سے ایسی چیز کا سوال ہو جس کو تم نہیں جانتے تو کہو: ''لا ادری'' کہ یہ تہائی علم ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: انسان ہر مسئلہ علم وعدم علم کے درمیان ہے۔ لہذا ''لا ادری'' نصف علم ہوا۔ اور

۳۸۸۹۔ الیواقیت والجوهر للشعرانی　المبحث التاسع والاربعون

۳۸۹۰۔ السنن للدارمی　باب (۲۶) ۱۸۶

۳۸۹۱۔ اتحاف السادة المتقین　الباب السادس فی آفة العلم

ہر مسئلہ کے لئے یا تو نص صریح ہوگی۔ یا استنباط صحیح سے مسئلہ معلوم ہوگا۔ یا ''لا ادری'' کہنا ہوگا۔ تو یہ تہائی علم ہوا۔

چونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہاء کے سردار ہیں لہذا انہوں نے ''لا ادری'' کو ثلث علم کہا۔ اور امام شعبی نے کبھی اجتہاد نہیں فرمایا اور اپنی رائے سے کبھی کچھ نہیں کہا لہذا یہ ''لا ادری'' کو نصف کہتے ہیں۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجلس میں چالیس مسائل دریافت کئے گئے تو صرف چار کا جواب دیا اور چھتیس (۳۶) کے بارے میں (لا ادری) فرمایا۔

امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچاس مسائل پوچھے گئے تو کسی کا جواب نہیں دیا۔ مجلس میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے لہذا آپ کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے معلوم کرو۔ آپ نے سب کے جواب عطا فرمائے۔ یہ سن کر امام اعمش نے فرمایا: آپ نے یہ مسائل کہاں سے حاصل کئے؟ آپ نے کہا: انہی احادیث سے جو میں نے آپ سے سماعت کی ہیں۔ پھر ہر مسئلہ حدیث سے استنباط کر کے دکھایا۔ یہ دیکھ کر امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ماحدثتك مائة يوم تحدثني به في ساعة ۔ يا معشر الفقهاء ۔ نحن الصيادلة وانتم الاطباء ، وانت يا اباحنيفة قد اخذت بكلا الطرفين ۔

نیز اس موقع کے سوا خود امام اعظم سے بھی بعض مسائل میں ''لا ادری'' ثابت ہے۔ ایسے نو (۹) مسائل کی طرف شیخ الاسلام ابن ابی شریف نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔

حمل الامام ابو حنيفة دينه ۔ ان قال لادرى لتسعة أسئلة ۔

اور علامہ شامی نے تو دس مسائل بتائے ہیں بلکہ درمختار میں سراج وہاج سے نقل کر کے ایسے چودہ (۱۴) بیان کئے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ معلوم کیا گیا جب آپ منبر وعظ پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اس کے جواب میں ''لا ادری'' فرمایا۔ سائل بولا: آپ تو سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اپنا مبلغ علم جانتا ہوں، اگر میں اپنے علم سے بڑھ کر کوئی بات کہوں تو یہ آسمان سے بلند ہونے کی کوشش ہوگی۔ اوکما قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قوت القلوب اور احیاء العلوم میں ہے کہ فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں (لاادری) کہنے والوں کی تعداد (ادری) کہنے والوں سے زیادہ ہے۔ ان میں حضرت سفیان ثوری، امام مالک، امام احمد بن حنبل، فضیل بن عیاض اور بشر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سرفہرست ہیں۔

خامساً: صحابہ کرام ہوں یا بعد کے ائمہ، جب کسی مسئلہ میں کوئی قول فرماتے تو بسا اوقات اس سے رجوع فرمالیتے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے قول کو ترک فرمادیتے اور پھر اس سلسلہ میں خاموش رہتے۔

۳۸۹۲۔ **عن** عبیدۃ السلمانی قال: لقد حفظت من عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الجد مائۃ قضیۃ مختلفۃ۔ انباء الحی ص۱۸۲

حضرت عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دادا کے سلسلہ میں ایک سو فیصلے مختلف انداز میں سنے۔۱۲م

۳۸۹۳۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ربما رأی ابن عباس الرأی ثم ترکہ، وقد کثر القول القدیم والجدید فی فقہ الامام المطلبی عالم قریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سادساً: بسا اوقات فقہائے کرام اپنی ایک رائے پر مطمئن نہیں ہوتے اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ کل کو اس رائے کے خلاف قول کرنا پڑے گا۔ اس کی دلیل حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول ہے جو گذرا کہ فرماتے تھے: اگر صواب ودرست ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے، اور اگر کوئی غلطی واقع ہوئی تو ہماری اور شیطان کی جانب سے۔ حتی کہ بعض ائمہ تابعین نے اپنے فتاوی تحریر کرنے سے منع

۳۸۹۲۔ السنن الکبری للبیھقی　　کتاب الفرائض　　باب التشدید فی الکلام

۳۸۹۔ السنن للدارمی　　باب الرجل یفتی بشی　　۶۵۱

فرمایا کہ ہوسکتا ہے کل کو ہمیں ان سے رجوع کرنا پڑے۔

سابعا: آیات واحادیث میں بظاہر تعارض نظر آنا جیسا کہ امام رازی سے منقول ہے۔ کہ ظاہر آیات میں کبھی تعارض واقع ہوتا ہے، تو جب کسی کو تاویل معلوم نہیں ہوتی تو یہ وسوسہ گذرتا ہے کہ شاید یہ کتاب حق نہ ہو۔ ہاں جب تاویل جان لیتا ہے تو کتاب اللہ تاویل کے مطابق نظر آتی ہے اور یہ اس کے لئے نور وہدایت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اس سے قبل حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا قول بھی گذرا کہ دو بہنوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں ایک آیت حرمت پر دال ہے اور دوسری حلت پر۔

ثامناً: تمام فقہاء کا احادیث کی طرف رجوع کرنا، یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن ان کے حق میں تبیان نہیں تھا۔

تاسعاً: جب احادیث میں بھی کوئی حکم نظر نہ آئے تو رائے اور اجتہاد کی طرف رجوع کرنا، یہ ایسی چیزیں ہیں جو ضروریات دین سے ہیں۔

امام بخاری سے منقول ہے اور امام غزالی فرماتے ہیں۔ کہ تمام صحابہ کرام سے رائے اور اجتہاد کا ثبوت قطعی ہے، اسی طرح اجتہاد کے قائلین کے بارے میں ثبوت بھی۔ اور یہ تواتراً وقائع مشہورہ میں ثابت ہے، لہذا اس سے علم ضروری حاصل ہوا۔ اب رہا بعض حضرات کا اس کی مخالفت کرنا تو یہ رائے اور اجتہاد کے بارے میں مقطوع اور غیر ثابت روایات میں ہے، نیز یہ خود صحیح روایات کے معارض ہیں جو خود انہیں حضرات سے مروی ہیں۔ لہذا ایک ضروری چیز کو ان روایات مقطوعہ غیر ثابت سے کیسے ترک کیا جاسکتا ہے۔

نیز اسی میں یہ بھی ہے کہ یہ حضرات اس سلسلہ میں متفق نظر آتے ہیں جہاں نص نہ ہو۔ لہذا یہ اجماع ہوا جو حجت قطعی ہے۔

اسی طرح فواتح الرحموت میں اس بات کی صراحت ہے کہ قیاس کا دلیل شرعی ہونا ضروریات دین سے ہے۔

فقہائے کرام کے محاورات ومطارحات خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے لئے بہت

سے احکام ومسائل قرآن سے ظاہر نہ ہو سکے ۔ کیونکہ انہوں نے ایسے مقامات پر یا تو احادیث سے استنباط کیا ۔ یا آثار صحابہ وتابعین سے یا قیاس سے ۔ یہاں تک کہ امام شافعی نے تو ان چیزوں سے ثابت احکام کو بھی قرآن کریم ہی کی طرف منسوب فرمایا ۔ جیسا کہ حالت احرام میں زنبور کو مار ڈالنے کا حکم بیان فرمایا ۔

اسی سے قریب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول بھی ہے کہ آپ نے واصلہ و واشمہ وغیرہا پر لعنت فرمائی ، بنو اسد کی ایک عورت حاضر ہوئی اور کہا : آپ اس اس طرح عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا : میں کیوں نہ لعنت کروں ایسی عورتوں پر جن پر خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ۔ بلکہ خود کتاب اللہ میں بھی اس کا ذکر ہے ۔ اس نے عرض کیا : میں نے پورا قرآن پڑھا ، مجھے کہیں یہ حکم نظر نہ آیا ۔ فرمایا : اگر تم پڑھتیں تو ضرور یہ حکم پالتیں کیا تم نے نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وما آتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا ۔

یہ آیت سن کر بولیں : ہاں کیوں نہیں ۔ تو آپ نے فرمایا : حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا ۔

عاشرا : ہر مسئلہ اجتہادی میں مجتہدین ظن غالب سے کام لیتے ہیں ایسا نہیں کہ قطعی طور پر کسی چیز کا فیصلہ کرلیں اور اپنے مخالف کو گمراہ قرار دیدیں ۔ ہاں اصول اعتقاد میں حکم قطعی ہوتا ہے اور مخالف گمراہ وبددین بلکہ کبھی کافر ومرتد بھی قرار دیا جاتا ہے ۔

لہذا اصولی اور فروعی اختلاف کا فرق واضح رہنا چاہئے اور صحابہ کرام کے زمانہ سے آج تک اسی پر لوگ کاربند ہیں ۔

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ امت کے کسی فرد کے لئے مسائل غیر اجماعیہ میں قرآن تبیان نہیں بلکہ بہت سے اجماعی مسائل میں بھی یہ ہی حال ہے ۔ کہ بسا اوقات اجماع کرنے والے اس مسئلہ میں ظن سے کام لیتے ہیں اور اس میں قطعیت اجماع کی جہت سے آتی ہے نہ کہ اجماع سے پہلے ۔ فواتح الرحموت میں اس کی وضاحت موجود ہے ۔

پہلے ہم نے نوے (۹۰) دلائل ذکر کئے پھر ان پر یہ دس مزید ہیں لہذا یہ کل سو (۱۰۰) ہوئے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۱۸۵

۳۸۹۴۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: ان جبرئیل علیه الصلوة والسلام قال: بکتاب الله تعالیٰ یضلون۔ انباء الحی ص ۱۹۱

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم فرماتے ہیں: کتاب اللہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوں گے۔۱۲م

۳۸۹۵۔ **عن** امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تکون مدینة بین الفرات ودجلة یکون فیها ملک بنی عباس وهی الزوراء تکون فیها حرب مقطعة تسبی فیها النساء ویذبح فیها الرجال کمایذبح الغنم۔

امیرالمؤمنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر جس کو حکمراں بنوعباس سے ہوگا اس میں خونریز جنگ ہوگی، عورتیں قیدی بنائی جائیں گی، اور مردوں کو ایسا ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں کو۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خطیب بغداد نے اس حدیث کو نقل کرکے یہ بتانا چاہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغداد معلّی کے قیام اور اس میں ہونے والی عظیم جنگ کی خبردی ہے۔

پھر اس روایت کی سند کو ضعیف شدید قرار دیا ہے۔ امام سیوطی الجامع الکبیر میں فرماتے

۳۸۹۴۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی　　　الاصل الثالث والستون والمائة

۳۸۹۵۔ تاریخ بغداد للخطیب

ہیں: میں کہتا ہوں کہ یہ جنگ واقع ہوئی اور قتل عام بھی ہوا جب کہ خطیب کے انتقال کو دو سو سال سے زیادہ گذر چکے تھے۔ تو اس اعتبار سے کہ حدیث واقعہ کے مطابق ہوئی اس کا ضعف جاتا رہا اور اس کو قوت حاصل ہوئی۔

قلت: یہاں سے اس شخص کی سند و روایت کے سلسلہ میں کوتاہ دستی معلوم کی جاسکتی ہے، کہ کسی کو اگر کسی سند سے تمسک نہیں کرنا ہو تو اس کی بالکلیہ نفی کر دیتا ہے اور صاف انکار کر دیتا ہے کہ حدیث ہی نہیں۔ بلکہ اس کو اس مقام پر کہنا چاہئے کہ ثابت نہیں۔ کیونکہ بہت ضعیف سندیں ایسی ہیں جو صحیح چیزیں بیان کرتی ہیں۔ بہت سے نسیان کے شکار کثیر چیزوں کے حافظ ہوتے ہیں بلکہ بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بول جاتا ہے۔ ہاں جس روایت کی عقل صحیح۔ یا نقل صریح۔ یا حس صحیح نفی کر دے وہ منفی ہے۔ (انباء الحی ص ۱۹۱)

۳۸۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ليس بخيركم من ترك دنياه لآخرته ولا آخرته لدنياه حتى يصيب منهما جميعا، فان الدنيا بلاغ الى الآخرة ولاتكونوا كلا على الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ بھلا نہیں جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑے اور نہ وہ جو آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑے، بلکہ دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کی طرف پہونچانے والی ہے، اور تم لوگوں پر بوجھ نہ بن جانا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہمارے دین و دنیا دونوں کی اصلاح کے لئے ہوئی۔ لہذا آپ نے عبادات و معاملات دونوں کے احکام بیان فرمائے، چنانچہ آپ نے جس طرح نماز و روزہ، اور حج و زکوۃ کے مسائل بیان فرمائے اسی طرح خرید و فروخت، تجارت و مزارعت، ھبہ و شرکت، مضاربت و وصیت، اکل و شرب، نکاح طلاق، لباس و مرکب،

۳۸۹۶۔ کنز العمال للمتقی ۶۳۳۴

سیاسیات، غرضکہ ہردم وقدم کے احکام بھی تفصیل سے بیان فرمائے۔ قسم بخدا اگر آپ کی بعثت نہ ہوئی ہوتی تو نہ ہمارا دین سنورتا اور نہ دنیا آراستہ ہوتی۔ ہمیں حضور ہی نے یہودیوں اور نصرانیوں کی رہبانیت سے منع فرمایا اور حکم فرمایا کہ ہم کھائیں بھی اور روزہ دار بھی رہیں۔ سوئیں بھی اور بیدار بھی رہیں۔ بیویوں اور باندیوں سے استمتاع بھی کریں۔ حتی کہ ہمارے دین میں آسانیاں رکھیں اور شدت ودشواری سے بچایا۔ (انباء الحی ص ۲۲۲)

۳۸۹۷۔ **عن** ابی نضرة قال: قال رجل منا یقال له جابر او جویر طلبت حاجة الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فی خلافته فانتهیت الی المدینة لیلا، فغدوت علیه وقد اعطیت فطنه ولسانا او قال منطقا، فأخذت فی الدنیا فصغرتها فترکتها لا تسوی شیئا والی جنبه رجل ابیض الشعر ابیض الثیاب، فقال لما فرغت: کل قولك کان مقاربا الا وقوعك فی الدنیا، وهل تدری ماالدنیا، ان الدنیا فیها بلاغنا او قال زادنا الی الآخرة، وفیها اعمالنا التی نجزی بها فی الآخرة، قال: فاخذ فی الدنیا رجل هو اعلم بها منی، فقلت: یا امیر المومنین! من هذا الرجل الذی الی جنبك، قال: سید المسلمین ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے (جن کا نام جابر یا جویبر تھا) بتایا کہ میں حضرت عمر فاروق اعظم کے دور خلافت میں آپ کے پاس ایک ضرورت سے رات کو مدینہ پہونچا، صبح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مجھے ذہانت وطلاقت اور قوت گویائی کی دولت ملی تھی، لہذا میں نے دنیا کے تعلق سے گفتگو شروع کی اور اس کو نہایت حقیر ثابت کر کے علیحدگی کا عندیہ پیش کردیا، آپ کے بغل میں ایک صاحب سفید لباس اور سفید ریش والے بیٹھے تھے، میں جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوگیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری تمام باتیں تو تقریباً ٹھیک ہیں مگر دنیا کے بارے میں جو تم نے کہا تو کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کیا ہے؟ بیشک دنیا آخرت تک پہونچنے کا ذریعہ ہے اور اس میں ہمارے اعمال ہیں جن کا ہمیں آخرت

۳۸۹۷۔ الادب المفرد للبخاری ۴۷۶

میں بدلہ ملے گا، پھر فرمایا: اس دنیا کو انہوں نے اختیار فرمایا جو مجھ سے بھی زیادہ اس کو جانتے تھے ، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ آپ کے برابر کون صاحب ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۲م

۳۸۹۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعون مافیھا الا ماابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے اللہ کی رضا مطلوب ہو۔ ۱۲م

۳۸۹۹۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعونۃ مافیھا الا ماکان منھا للہ عزوجل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے رضائے الٰہی مقصود ہو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ان کا بیان ضروری ہے، چنانچہ بے شمار حدیثوں میں مصالح دینیہ اور منافع بدنیہ کی طرف حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی۔ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک دفتر طویل ہو جاتے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

۳۸۹۸۔ مجمع الزوائد للھیثمی　باب ماجاء فی الرباء

۳۸۹۹۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم　ترجمہ محمدبن المنکدر　۲۳۰

معجزات باہرہ میں سے وہ علوم ومعارف ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جمع فرمایا اور تمام مصالح دین ودنیا پر آپ کو اطلاع بخشی۔

نیز فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تواتراً منقول ہے کہ آپ دنیوی امور، ان کی باریک مصلحتوں اور سیاسیات پر مشتمل ایسی چیزوں کے عارف تھے جو انسانوں کے بس کی بات نہیں۔ (انباء الحی ص ۲۲۳)

۳۹۰۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ھذا المال حلوۃ خضرۃ، ونعم صاحب المسلم ھو لمن اعطاھا المسکین والیتیم وابن السبیل، فمن اخذہ ووضعہ فی حقہ، فنعم المعونۃ ھو، ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یأکل ولا یشبع ویکون علیہ شھیدا یوم القیامۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال ومتاع بہت شیریں اور سبز ہے، اور یہ اس مسلمان کے لئے بہت خوب ہے جو اس سے مسکین یتیم اور راہ گیر کو دے، تو جس نے اس کو حاصل کیا اور اس کے حق میں خرچ کیا تو یہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے ناحق خرچ کیا تو اس شخص کی مثال ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور یہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔ ۱۲م

۳۹۰۱۔ **عن** ابی کبشۃ الانماری رضی الہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احدثکم حدیثا فاحفظوہ، انما الدنیا لاربعۃ نفر، عبد رزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی فیہ ربہ ویصل فیہ رحمہ ویعلم للہ مافیہ حقا فھذا بافضل المنازل۔ وعبد رزقہ اللہ تعالیٰ علما ولم یرزقہ مالا وھو صادق النیۃ

۳۹۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری   کتاب الجہاد   باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ

الصحیح لمسلم   کتاب الزکوۃ   باب التحذیر من الاغترار

۳۹۰۱۔ الجامع للترمذی   ابواب الزھد   باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر

یقول : لو ان لی مالا لعملت بعمل فلان فهو بنیته واجرهما سواء ، وعبد رزقه الله تعالیٰ مالا ولم یرزقه علما یخبط فی ماله بغیر علم لایتقی فیه ربه ولا یصل فیه رحمه ولایعلم لله تعالیٰ فیه حقا فهذا باخبث المنازل ۔ وعبد لم یرزقه مالا ولاعلما فهو یقول : لو ان لی مالا لعملت فیه بعمل فلان فهو بنتیه ووزرهما سواء ۔

حضرت ابو کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اس کو محفوظ کرلو۔ دنیا صرف چارلوگوں کے لئے ہے، ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور علم دیا، تو وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کا حق اس سلسلہ میں پہچانتا ہے، یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم عطا فرمایا اور مال نہ دیا، اور وہ اچھی نیت رکھتا ہے، کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اچھے اچھے کاموں میں خرچ کرتا۔ تو یہ اور وہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔ تیسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا اور علم نہیں دیا، تو اب یہ اپنے مال میں جہالت کے سبب بے راہ روی کا شکار ہے، اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، صلہ رحمی نہیں کرتا، اور اللہ کا حق نہیں پہچانتا، تو یہ بدترین مقام پر ہے۔ چوتھا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ مال دیا اور نہ علم ۔اور کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اڑاتا۔ تو بدنیتی کے سبب یہ اور وہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

۳۹۰۲۔ **عن** طاؤس بن ۱شیم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نعمت الدار الدنیا لمن تزود منها لأخرته حتی یرضی ربه ۔وبئست الدنیا لمن صدته آخرته وقصرت به عن رضاء ربه ۔

حضرت طاؤس بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا کا گھر اس کے لئے بہت اچھا ہے جو اس سے آخرت کا توشہ تیار

۳۹۰۲۔ المستدرک للحاکم کتاب الرقاق استعد للموت قبل نزول الموت

کرے کہ اس سے اس کا رب راضی ہو۔ اور یہ گھر اسکے لئے بہت برا ہے، جو آخرت کے لئے اس کو آڑ بنالے اور اپنے رب کی رضا حاصل نہ کرسکے۔ ۱۲م

۳۹۰۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لاتسبوا الدنیا، فلنعم المطیة للمؤمن علیها یبلغ الخیر وعلیها ینجو من الشر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کو گالی نہ دو، یہ مومن کے لئے بہترین سواری ہے، اس کے ذریعہ بھلائی تک پہونچے گا اور شر سے نجات پائے گا۔ ۱۲م

۳۹۰۴۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: نعم العون علی تقوی اللہ المال۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی اور پرہیزگاری پر بہترین معاون مال ہے۔ ۱۲م

۳۹۰۵۔ **عن** معاویة بن حیدة القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: نعم العون علی الدین قوت سنة۔

حضرت معاویہ حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سال کا رزق جمع کرلینا دین کے لئے بہترین مددگار ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غالباً تمہیں اس بات میں شک نہیں ہوگا کہ مومن کے تمام دنیوی کام بھی دین ہیں، خواہ وہ کھانا پینا ہو۔ یا لباس اور سواری ہو۔ زیب وزینت ہو۔ یا خرید وفروخت۔ کھیتی اور زراعت ہو

۳۹۰۳۔ مسند الفردوس للدیلمی — باب لام الف — ۷۲۸۸

۳۹۰۴۔ مسند الفردوس للدیلمی — باب لام الف — ۶۷۵۶

۳۹۰۵۔ الطبرانی فی الکبیر

۔یا اپنے اہل وعیال سے خوش طبعی ۔اپنے گھوڑے وغیرہ سواری کے جانوروں اور دیگر سواریوں کا سیکھنا سکھانا۔حتی کہ شادی بیاہ میں مسابقت اور خربوزہ وغیرہ سے آپسی کھیل۔

رہا منافق تو اس کے تمام دینی کام بھی محض دنیا ہیں، حتی کہ روزہ نماز، حج وصدقات، تواضع وپرہیزگاری۔ ان میں امتیاز نیتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔

تو اگر دینی امور سے خالص دینی امور ہی مراد ہوں جن میں دنیا کو دخل نہ ہو تو ایسی تخصیص واضح البطلان ہے۔ اور اگر ایسی چیزیں مراد ہوں جن کو دین میں دخل ہے اور دینی امور کے لئے ذریعہ ہیں تو پھر تخصیص وتعمیم دونوں برابر انباء الحی ص ۲۶۶

واضح رہے کہ افعال مکلفین خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی حکم شرعی سے خالی نہیں ہونگے۔ یعنی مستحب سے لے کر فرض تک اور کراہت سے لے کر حرمت تک اور اباحت۔ اور ان تمام چیزوں کا بیان شان نبوت ہی کے لائق ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ نبی مباحات میں نہ مخالفت کرتے اور نہ شدت سے پیش آتے ہیں۔ ان کا منصب تو یہ ہے کہ وہ امت کے لئے ایک میزان قائم فرمائیں تاکہ وہ حد اعتدال پر قائم رہیں۔ اور ان کو حقوق عباد وحقوق اللہ کی تعلیم فرمائیں۔

اب اگر وہ بغیر کسی جزم وحکم کے کسی چیز کی جانب اشارہ فرمائیں اور طبیعتیں اپنی عادت وغیرہ کے ذریعہ کسی دوسری جانب مائل ہوں اور میزان اعتدال سے خروج لازم نہ آئے تو ان کے فعل وترک میں بندوں کو اختیار رہتا ہے یہی مطلب ہے اس حدیث کا جس میں حضور نے فرمایا:

انتم اعلم بامور دنیاکم۔

تم اپنے دنیوی معاملات کو خود جانو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دینی مباحات میں بھی یہی طریقہ اپنایا۔ اس کی واضح مثال وہ حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال اقدس سے قبل ایک کاغذ طلب فرمایا، صحابہ کرام میں اس سلسلہ میں اختلاف ہوا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے درد کی شدت کے وقت آپ کو زحمت دینا گوارہ نہ فرمائی اور کہا: ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ لہذا حضور نے ان پر شدت و سختی نہ فرمائی بلکہ ان کو ان کے حال چھوڑ دیا اور فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے حضور تنازع مناسب نہیں۔ بخاری و مسلم

ہاں حضور نے صنعت و حرفت کے طریقوں اور تجارت و زراعت کی تعلیم و ترکیب سے اس لئے گریز فرمایا کہ عقول سلیمہ اس کو حاصل کرنے میں مستقل ہیں، لوگ اس میں از خود مشغول رہتے ہیں۔ مکمل توجہ اور عمیق نگاہ سے کام لیتے ہیں۔ اگر لوگوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہوتی تو ضرور شریعت ان کو بیان فرماتی جیسے حضرت آدم و حضرت داؤد علیہما السلام کو کھیتی باڑی اور زرہ بنانے کی ترکیب سکھائی۔ لہذا حضور کا ان تمام چیزوں سے تعرض نہ فرمانا ایسا ہی ہے جیسے علم نحو وصرف، معانی و بیان، لغت و اشتقاق اور دوسرے علوم مروجہ کہ قرآن و حدیث کی تعلیم و تعلم میں جن کی ضرورت پیش آتی ہے، بیان نہ فرمائے حالانکہ یہ سب علوم دینیہ ہیں اور لوگ اس زمانہ میں ان سے واقف تھے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بعثت اسی لئے ہوئی کہ وہ تعلیم امت فرمائیں اور ان کا مقصود اعظم ان غیوب کی تعلیم دینا ہے جہاں عقل و حواس کی رسائی نہ ہو سکے۔ اسی لئے علوم دینیہ میں علم اصول فقہ، اس کے قواعد کی تاسیس اور فوائد کا اظہار نہ فرمایا۔ البتہ کچھ اصول قائم فرما کر لوگوں کو ان کے لئے راہ ہموار فرما دی اور پھر چھوڑ دیا کہ اجتہاد و استنباط سے کام لیں۔ انباء الحی۔ ص ۲۲۷

عالم حادث ہے

۳۹۰۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقلت ناقتی بالباب، فاتاہ ناس من بنی تمیم فقال: اقبلوا البشری یابنی تمیم، قالوا: قد بشرتنا فاعطنا مرتین۔ ثم دخل علیہ ناس من الیمن فقال: اقبلوا البشری یا اھل الیمین ان لم یقبلھا بنو تمیم، قالوا: قد قبلنا یا

۳۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی قول اللہ وھو الذی یبدء الخلق ۱/۴۵۳

رسول الله ،قالوا: جئناك لنسألك عن هذا الامر ،قال: كان الله ولم يكن شئ غيره وكان عرشه على الماء وكتب في الذكر كل شئ وخلق السموات والارض۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور اپنی سواری دروازہ پر باندھی ،اسی درمیان کچھ تمیمی شخص آئے ،تو حضور نے فرمایا: اے بنوتمیم بشارت لو ، بولے : آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو آپ ہمیں کچھ مال بھی عطا فرمائیں ، یہ دو مرتبہ کہا۔ پھر کچھ لوگ یمن سے آئے ،فرمایا: اے اہل یمن !بشارت لو،اس کو بنوتمیم نے تو قبول کیانہیں ، بولے : یارسول اللہ !ہم نے قبول کی ، اورعرض کی : ہم آپ کی خدمت میں اس دنیا کے بارے میں معلوم کرنے حاضر ہوئے ہیں ، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور کچھ نہ تھا،اس کا عرش اعظم پانی پر تھااور لوح محفوظ میں سب کچھ تحریر فرمادیااور آسمانوں اور زمین کو بنایا۔۱۲م

۳۹۰۷۔ **عن** ابی رزین رضي الله تعالیٰ عنه قال : قلت یارسول الله ! این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه ، قال : کان فی عماء ماتحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه على الماء۔

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! مخلوق کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت کا جلوہ کہاں تھا،فرمایا: کنزمخفی تھا،ادھرادھر ہواتھی اور اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ضروریات دین سے ہے کہ عالم اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حادث مسبوق بالعدم ہے، پہلے نہیں تھا پھر وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی قدیم نہیں ،اوراس کی صفات نہ اس کی ذات کا عین ہیں اور نہ غیر۔

۳۹۰۷۔الجامع للدارمی　　تفسیر سورہ یونس

المسند لاحمد بن حنبل مرویات ابی رزین

اس مسئلہ (حدوث) میں کسی کلمہ گو کا اختلاف نہیں خواہ وہ اہل بدعت ہی سے ہو، بلکہ جو بھی آسمانی مذہب کا قائل ہے وہ بھی اس میں متفق ہے۔ضروریات دین میں کسی کے لئے نہ سند خاص کی ضرورت اور نہ کسی خارجی نص کی حاجت، اور نہ اس میں تاویل مسموع ہے نہ نفع بخش۔

یعنی کسی کو ایسے اعتقادی مسئلہ میں جس پر عوام وخواص مسلمین زمانہ خیر وصلاح سے قائم رہے اپنی طرف سے کوئی جدید معنی نکالنا اور اس کے ظاہر کو ترک کر دینا قطعا باطل ہے، جیسے جنت ودوزخ کی تاویل میں کوئی کہہ گیا کہ اس سے مراد لذت روحانی اور الم نفسانی ہے۔اور جیسے خاتم النبیین کے معنی گڑھ لئے کہ اصل نبوت مراد ہے باقی انبیائے کرام بالعرض وبالتبع نبی ہیں۔دیوبندیوں کا یہی نظریہ ہے۔

امام ابوزکریا نووی (روضہ) میں۔اور ابن حجر (اعلام) میں فرماتے ہیں: کہ صحیح بات یہ ہے کہ مسئلہ اجماعی کا انکار اس وقت کفر ہوگا جب ایسے اجماعی مسئلہ کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہے، خواہ اس کا ثبوت نص سے ہو یا بغیر نص۔

شرح مقاصد میں کہا: کہ جس کا علم دینی امور میں قطعی طور پر معلوم ہو کہ یہ اپنے ظاہری معنی پر ہے۔لہذا اس کی تاویل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہوگی۔

اسی لئے حدوث عالم کے خلاف عقیدہ رکھنے والے بالاتفاق کافر ہیں۔چنانچہ خفاجی شرح شفا نسیم الریاض میں۔علامہ ابن حجر مکی الاعلام بقواطع الاسلام میں۔محقق علی الاطلاق مسایرہ میں۔عارف باللہ امام محمد سنوسی ام البراہین میں۔قاضی بیضاوی طوالع الانوار میں۔اور اس کی شرح مطالع الانظار میں۔امام ابن امیر الحاج شرح تحریر میں۔امام یوسف اردبیلی کتاب الانوار میں۔علامہ سعد الدین تفتازانی مقاصد اور اس کی شرح میں۔ایسے لوگوں کی تکفیر فرماتے ہیں جو عالم کے قدیم ہونے کے قائل ہیں۔

جمع الجوامع اور اس کی شرح، بحر الرائق، طحطاوی علی الدر، اور رد المحتار وغیرہا کتب میں بھی ایسے لوگوں کی تکفیر مصرح ہے۔

(انباء الحی ص ۲۳۵)

منکرین علم غیب کی مستدل احادیث اوران کا جواب

٣٩٠٨۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض أسفاره حتى اذا كنا با لبيد اء أو بذا ت الجيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واضع راسه على فخذ ى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسو ا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يط عننى بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين أصبح على غير ماء فأنزل الله تعالىٰ عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال أسيد بن حضير ، ما هى بأول بركتكم يا ال أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے۔اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں۔لوگ پریشان ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ

٣٩٠٨۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة ، ١٦٠/١ ☆ الجامع الصحيح للبخارى ، التيمم ، ٤٨/١
المسند لابى عوانة ، ٣٠٢/١ ☆

کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔ تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرما تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت سست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں بل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمم کر کے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

۳۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: اتی رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم یوما بلحم فرفع الیه الذراع و کانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال: انا سید الناس یوم القیامة ۔ هل تدرون بم ذاك؟ یجمع الله تعالىٰ یوم القیامة الاولین والآخرین فی صعید واحد فیسمعهم الدعی وینفذ هم البصر وتدنو الشمس، فیبلغ الناس من الغم والكرب مالا یطیقون وما لا یحتملون، فیقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فیه ،الا ترون ما قد بلغكم، الا تنظرون الی من یشفع لكم ے عنی الی ربكم ،فیقول بعض الناس لبعض ایتوا آدم ، فیأتون آدم علیه السلام فیقولون: یآدم! انت ابو البشر خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری

۳۹۰۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱۱۱/۱

ما نحن فیه ، الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول آدم : ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، انه نهانی عن الشجرة فعصیته ، نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی نوح ، فیأتون نوحا علیه السلام فیقولون : یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شکورا ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الا تری ماقد بلغنا ،فیقول لهم ، : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، و انه قد کانت لی دعوة دعوت بها علی قومی ، نفسی نفسی ، اذهبوا الی ابراهیم . فیأتون ابراهیم فیقولون : انت نبی الله تعالیٰ وخلیله من اهل الارض ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فیه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لهم ابراهیم ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولا یغضب بعده مثله ، وذکر کذباته، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی موسی فیأتون موسی علیه السلام فیقولون : یا موسی ! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتکلیمه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم موسی ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی ، اذهبوا الی عیسی فیأتون عیسی علیه السلام فیقولون : یا عیسی ! انت رسول الله و کلمت الناس فی المهد وکلمة منه القاها الی مریم وروح منه ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ،ولن یغضب بعده مثله ، ولم یذکر له ذنبا، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبیاء ، وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الا تری ما قد بلغنا ، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله

تعالیٰ علی ویلهمنی من محامده وحسن الثناء علیه شئیا لم یفتحه لا حد قبلی ، ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسی فاقول : یارب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من باب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب۔ والذی نفس محمد بیده ! ان ما بین المصرا عین من مصا ریع الجنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصۂ گوشت پسند تھا لہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا، لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالی نے انے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا ۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا،

مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کرلی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج وغم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہورہی ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا ارنہ اس کے بعد فرمائے گا۔میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا،

آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہورہی ہے۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الٰہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۱۲م

۳۹۱۰۔ **عن** بريدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی

۳۹۱۰۔ تاريخ بغداد للخطب، ۱۲/ ۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/ ۱۷۱

الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۱۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰/ ۴۸۹

كنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۴، ۱۴/ ۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ۴/ ۵۰۱

لله تعالیٰ علیه وسلم : انی لا شفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

٣٩١١ـ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی الله تعالیٰ عنها قالت : جاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل علیّ صبیحة بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لهن و یندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد،فقال : دعی هذا و قولی الذی کنت تقولین ۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے، (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) اس پر سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

٣٩١٢ـ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

٣٩١١ـ السنن لابی داؤد، باب فی الغناء ٦٧٤/٢

السنن الکبری للبیهقی ٢٨٩/٧ ☆ الاتحافات السنیة، ٥٥٨/٦

مشکوة المصابیح للتبریزی، ٣١٤٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٠٢/٩

٣٩١٢ـ السنن الکبری للهیثمی، ٢٤٩/٣ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ٥٠٣/٢

التفسیر للطبری، ٨٤/٣ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٣٣/١

المستدرك للحاکم، ٤٢١/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی ٣٣٢/٦

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا من الصلوۃ علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوۃ کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا ۔۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلها قائم علی قبری الی یوم القیامة، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیها ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۳۹۱۴ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلك الملك : یا محمد ، صلی اللہ علیك و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیك الساعة ۔

۳۹۱۳۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذهبی ،

۳۹۱۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۱ ، ۴۸۴۵ ، ☆ السنن الکبری للهیثمی ، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲/۱۴۴

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یارسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فتاویٰ رضویہ
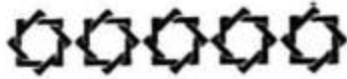
٣٩١٢۔ **عن** طلحة رضى الله تعالىٰ عنه قال : مررت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقوم على رؤس النحل فقال: مايصنع هؤلاء؟ قلت: يلقحونه ، يجعلون الذكر فى الانثى فتلقح ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ماظن يغنى ذلك شيئا ، قال: فاخبروا بذلك فتركوه ، فاخبر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بذلك فقال: انكان ينفعهم ذلك فليصنعوه ،فانى انما ظننت ظنا فلاتواخذونى بالظن ولكن اذا حدثتكم عن الله شيئا فخذوا به ، فانى لن اكذب على الله عزوجل ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا، وہ اپنی کھجور کی کھیتیوں میں مشغول تھے، فرمایا: یہ لوگ کیا کرتے ہیں، میں نے کہا: اصلاح کررہے ہیں، نر اور مادہ کی قلم لگارہے ہیں جس سے کاشت میں اضافہ ہوگا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کوئی فائدہ ہوگا، کہتے ہیں، لوگوں کو جب یہ بتایا گیا تو انہوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا، (اس سے نقصان ہوا) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی، فرمایا: اگر ان کو اس سے فائدہ ہے تو کریں، میں نے تو اپنا عندیہ پیش کیا تھا، میرے اس مشورہ پر عمل نہ کریں، ہاں جب میں

٣٩١٢۔ الصحيح لمسلم　كتاب الفضائل　باب وجوب امتثال ماقاله شرعا　١٦٤/٢

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بیان کروں تو اس پر عمل کرو، کہ میں کبھی اللہ کی جناب میں جھوٹ نہیں کہتا۔ ۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ وھم یابرون النخل ، یقول: یلقحون النخل ، فقال : ماتصنعون؟ قالوا: کنا نصنعہ ،قال لعلکم لو لم تفعلوا لکان خیرا ،قال: فترکوہ فنقصت ، قال: فذکروا ذلک لہ فقال: انما انا بشر ، اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا بہ ، واذا امرتکم بشیء من رأی فانما انا بشر ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ شریف تشریف لائے تو اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ کھجور کی قلم لگاتے ہیں اور نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالتے ہیں ،فرمایا: تم یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: ہم ایسا ہی کرتے آئے ہیں ،فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو امید ہے کہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔لہذا ان لوگوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا،اس وجہ سے کاشت کی پیداوار میں کمی آگئی ، یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا: میں ایک انسان ہوں ، جب میں تمہیں دین کے سلسلہ میں بتاؤں تو عمل کرو،اور جب میں اپنی رائے اور مشورہ کے طور پر کہوں تو میں ایک انسان ہوں۔ ۱۲م

۳۹۱۴۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر بقوم فقال: لو لم تفعلوا لصلح ، قال: فخرج شیصا فمر بھم فقال: مالنخلکم ؟ قالوا: قلت کذا وکذا ، قال: انتم اعلم بامر دنیاکم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو کھجور کے شگوفہ سے قلم لگا رہے تھے،فرمایا: اگر ایسا نہ کرو تو بہتر ہو، کہتے ہیں: وہ کھجوریں کچی ہی گر گئیں ،پھر ایک دن حضور کا گذر ہوا تو فرمایا:

۳۹۱۳۔ الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقالہ شرعا ۲/ ۲٦٤

۳۹۱٤۔ الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقالہ شرعا ۲/ ۲٦٤

تمہاری کھیتی کو کیا ہوا، بولے: اتنی اتنی کم ہوگئی، فرمایا: تم اپنے دنیوی امور کو زیادہ جانتے ہو۔۱۲م

۳۹۱۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سلونی فھابوا ان یسئلوہ، قال: فجاء رجل فجلس عند رکبتیہ فقال یا رسول اللہ! ماالاسلام؟ قال: لاتشرک باللہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان، قال: صدقت، قال: یارسول اللہ! ماالایمان؟ قال: ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتابہ ولقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر کلہ، قال: صدقت، قال: یارسول اللہ! ماالاحسان؟ قال ان تخشی اللہ کانک تراہ فانک ان لاتکن تراہ فانہ یراک، قال: صدقت، قال: یارسول اللہ! متی تقوم الساعۃ، قال: ماالمسئول عنھا باعلم من السائل، وساحدثک عن اشراطھا، اذا رأیت المرأۃ تلدر بھا فذاک من اشراطھا واذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض، فذاک واذا رأیت رعاء البھم یتطاولون فی البنیان فذاک من اشراطھا فی خمس من الغیب لایعلمھن الااللہ ثم قرء: ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت الی آخر السورۃ ثم قام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ردوہ فالتمس فلم یجدوہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ھذا جبرئیل علیہ السلام اراد ان تعلموا اذا لم تسئلوا۔

۳۹۱۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اعطی نبیکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل شیء الا مفتاح الغیب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر چیز عطا ہوئی مگر غیب کی کنجی۔۱۲م

۳۹۱۵۔الصحیح لمسلم　کتاب الایمان

۳۹۱۶۔التفسیر لابن جریر

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ذات وصفات خداوند قدوس کا علم اور بالفعل غیر متناہی چیزوں کا علم اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے۔ ہاں قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا کہ جمیع ماکان ومایکون کا علم یعنی اول یوم سے آخر یوم تک کا احاطہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کے علوم سے جو چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

نیز صریح نصوص کو محتمل سے رد نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ہی نصوص قرآن کے متعارض احادیث احاد پیش کی جاسکتی ہیں۔

اب چند اصول وقواعد کی روشنی میں تمام احادیث کا جواب واضح ہے جو منکرین پیش کرتے ہیں۔ انباء الحی ص ۲۵۲

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منافقین کا پہچانتے تھے

۳۹۱۷۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ثم دل اللہ جل وعلا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد علی المنافقین فکان یدعو باسم الرجل من اھل النفاق ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے بعد منافقین کے بارے میں بتادیا، تو حضور ہر ہر منافق کا نام لے کر پکارتے (اور مسجد نبوی سے نکلنے کا حکم فرماتے)۔۱۲م

۳۹۱۸۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم جمعۃ خطیبا فقال: قم یا فلان فاخرج فانک منافق ۔ فاخرجھم باسمائھم۔

۳۹۱۷۔التفسیر لابن جریر ابی حاتم تفسیر سورۃ محمد ۱۸۵۹

۳۹۱۸۔جامع البیان للطبرانی تحت آیۃ وممن حولکم من الاعراب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیتے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے فلاں! کھڑا ہو اور نکل جا، کہ تو منافق ہے، لہذا سب کے نام لے کر نکال دیا۔ ۱۲م

۳۹۱۹۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لقد خطبنا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبة ماشھدت مثلھا قط فقال : ایھا الناس ! ان منکم منافقین فمن سمیته فلیقم ، قم یافلان ، قم یا فلان ، حتی قام ستة وثلاثون رجلا ، ثم قال: ان منکم وان منکم ہوان منکم فسئلوا اللہ العافیة ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جمعہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، میں نے کبھی ایسا خطبہ نہ سنا، اس میں فرمایا: اے لوگو! تم میں کچھ منافق ہیں، تو میں جس کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے، کھڑا ہو اے فلاں! کھڑا ہو اے فلاں! یہاں تک کہ (۳۶) لوگ کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، تو اللہ سے عافیت مانگو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام بغوی قدس سرہ نے آیت (ولو نشاء لارینا کھم فلعرفتاھم) کے تحت فرمایا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس آیت کے نزول کے بعد منافقین کے سلسلہ میں کچھ بھی پوشیدہ نہ رہا بلکہ حضور ان کو ان کی نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ بلکہ صحابہ کرام بھی پہچانتے تھے۔ مثلاً حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ منافقین کے بہت سے لوگوں سے واقف تھے اور ان کی شخصیات کو پہچان لیتے تھے۔ انباء الحی ص ۱۵۳

۳۹۲۰۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مربی عمربن الخطاب رضی

۳۹۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی سورة التوبة وممن حولکم من الاعراب

۳۹۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ترجمہ حذیفہ ۱۵۰

اللہ تعالیٰ عنہ وانا جالس فی المسجد ، فقال لی : یاحذیفة ! ان فلانا قد مات فاشھدہ قال: ثم مضی حتی اذا کاد ان یخرج من المسجد التفت الی فرانی وانا قلت : اللھم لا ، ولن ابرئ احدا بعدك ، فرأیت عینی عمر جاء تا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے جب میں مسجد نبوی میں جانا تھا، فرمایا: اے حذیفہ! بیشک فلاں کا انتقال ہوگیا ہے اس کے جنازہ میں جانا۔ پھر آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ مسجد سے باہر قدم رکھنے ہی والے تھے کہ میری جانب متوجہ ہوکر دیکھا اور میں اپنی جگہ ہی بیٹھا تھا، سمجھ گئے اور میرے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے حذیفہ! میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں اسی قوم سے ہوں، میں نے عرض کیا: یااللہ! ہرگزنہیں، اب میں کسی سے آپ کے بعد برأت ظاہر نہیں کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر کی آنکھیں یہ سن کر بہہ نکلیں۔ ۱۲م

۳۹۲۱۔ عن حمید بن ھلال قال : اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ برجل یصلی علیه فدعا بوضوء لیصلی علیه و عندہ حذیفة فمرزہ مرزة شدیدة ،قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اذھبوا فصلوا علی صاحبکم من غیر ان یخبرہ ، فقال عمر : یا حذیفة أمنھم انا ، قال :لا،قال: ففی عمالی احد منھم ؟ قال رجل واحد و کأ نما دل علیه حتی نزعه من غیر ان یخبرہ ۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا کہ وضو کر کے نماز پڑھائیں، آپ کے پاس حضرت حذیفہ بھی بیٹھے تھے، آپ نے زور سے چٹکی لی، (یعنی نماز پڑھانے سے منع کیا) حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا: جاؤ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو بغیر بتائے ، پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے حذیفہ ! کیا میں ان میں سے ہوں، عرض کیا: نہیں، فرمایا: میرے عاملوں میں سے کوئی انہیں سے ہے: عرض کیا ایک، حضرت حذیفہ نے گویا آپ کو

۳۹۲۱۔ کنزالعمال للمتقی　ترجمہ حذیفہ　۳۶۹۶۱

اشارہ کیا یہاں تک کہ آپ نے بغیر اطلاع دیئے اس کو علیحدہ کردیا۔۱۲م

۳۹۲۲۔ **عن** زید بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مات رجل من المنافقین فلم یصل علیہ حذیفۃ فقال لہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما: أمن القوم ھذا قال: نعم، قال : باللہ أمنھم انا، قال : لا ، ولن اخبر بہ بعدک احدا ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مرگیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ اسی قوم سے ہے؟ بولے: ہاں، فرمایا: قسم بخدا! کیا میں بھی انہیں سے ہوں، بولے: نہیں، اور میں اب آپ کے بعد کسی کو نہیں بتاؤں گا۔۱۲م

۳۹۲۳۔ **عن** السدی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کماعرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر ، فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استھزاء : زعم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق ونحن معہ وما یعرفنا، فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ تعالیٰ واثنی علیہ ثم قال: مابال اقوام طعنوا فی علمی ، لاتسألونی عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ ، فقام عبداللہ بن حذافۃ السھمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: من أبی ؟ یا رسول اللہ! قال : حذافۃ، فقام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یا رسول اللہ ! رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا۔ فاعف عنا عفا اللہ عنک ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فھل انتم منتھون ، ثم نزل عن المنبر فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ الآیۃ ، ی عنی (ماکان اللہ لیذر المؤمنین ۔ الآیۃ)۔

حضرت سدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش ہوئی اپنی صورتوں پر مٹی میں جیسے حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی (ان کی

۳۹۲۳۔ التفسیر للبغوی سورۃ آل عمران ، تحت آیۃ ماکان اللہ لیذر الآیۃ

ذریت)اور مجھے بتایا گیا کون ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہونچی تو بطور مذاق بولے: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جانتے ہیں کہ کون ایمان لائے گا اور کون کافر ہوگا ان میں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ، حالانکہ ہم ان کے ساتھ رہتے بستے ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے ، یہ اطلاع حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملی تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم میں طعنہ زنی کرتے ہیں، تم آج مجھ سے جو بھی پوچھو گے تو میں تمہارے درمیان سے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی خبر دوں گا، حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں ؟ فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ! ہم اللہ کے رب ہونے ، اسلام کے دین ہونے ، قرآن کے امام ہونے اور آپ کے نبی ہونے سے راضی ہیں، آپ ہمیں معاف فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے ، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا اب تم باز رہو گے، اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ (ما کان الله لیذر المؤمنین ۔الآیة)

۳۹۲۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظهر فلما سلم قام علی المنبر فذکر الساعة وذکر ان بین یدیها امورا عظاما ، ثم قال : من احب یسأل عن شیٔ فلیسأل عنه ، فوالله لاتسألونی عن شیٔ الا أخبرتکم به مادمت فی مقامی هذا ۔ وفی روایة لمسلم:لا تسألونی عن شیء الا بینته لکم، ولابن جریر: لاتسألونی الیوم عن شیٔ الا بینته لکم۔ وفی اخری له عن مجاهد قال: سلونی فلایسألنی رجل فی مجلسی هذا عن شیٔ الا أخبرته وان سألنی عن ابیه ، قال انس : فاکثر

۳۹۲۴۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصام باب مایکره من کثرة السوال ۱۰۸۳/۲

الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب توقیره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۲۶۳/۲

جامع البیان للطبرانی سورة المائده تحت آیة (یا ایها الذین آمنوا لاتسألوا عن اشیاء)

الناس لبكاء واكثر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقول : سلوني فقام اليه رجل فقال: اين مدخلي يارسول الله !قال : النار، فقام عبدالله بن حذافة رضى عنه فقال : من أبي يارسول الله ؟قال: ابوك حذافة ، ثم اكثر صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقول : سلوني ، قال: فبرك عمر رضى الله تعالىٰ عنه على ركبتيه فقال: رضينا بالله رباو بالاسلام دينا وبمحمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رسولا ، فسكت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين قال عمر ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر تشریف۔ فرما ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا: اس سے پہلے کچھ بڑی نشانیاں رونما ہوں گی، پھر فرمایا: جسے کچھ پوچھنا مقصود ہو وہ پوچھے، قسم بخدا! جب تک میں یہاں موجود ہوں تم میں سے جو بھی پوچھے گا ہر چیز کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

ابن جریر کی روایت میں ہے: آج جو چیز بھی تم مجھ سے معلوم کروگے اس کو بیان کروں گا۔ دوسری روایت میں امام مجاہد سے ہے کہ مجھ سے پوچھو جو شخص بھی پوچھے گا اسی مجلس میں بتاؤں گا چاہے وہ اپنی ولدیت ہی پوچھے، حضرت انس فرماتے ہیں: یہ سن کر لوگ خوب روئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو، ایک صاحب کھڑے ہوکر بولے: میرا ٹھکانا کہاں ہے یارسول اللہ! فرمایا: دوزخ۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ۔ پھر حضور نے بار بار فرمایا: پوچھو، پوچھو، تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ حضرت عمر کا یہ قول سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ ۱۲م

۳۹۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اشیاء کرھھا ، فلما اکثر واعلیھا المسئلۃ غضب وقال: سلونی، فقام رجل فقال : یارسول اللہ !من أبی؟ قال: ابوك حذافۃ ، ثم قام آخر فقال یارسول اللہ ! من أبی ؟فقال ابوك سالم مولیٰ شیبۃ فلم رأی عمر ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الغضب قال: انا نتوب الی اللہ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ ایسی چیزوں کا سوال ہوا جن کو آپ نے ناپسند فرمایا، جب سوالات کی کثرت ہوئی تو غضب فرمایا اور ارشاد فرمایا: پوچھو، ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر دوسرے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: سالم مولیٰ شیبہ، جب حضرت عمر فاروق اعظم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس میں غضب کے آثار دیکھے تو عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع لائے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی قدس سرہ کا قول ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بار بار یہ فرمانا کہ مجھ سے پوچھو، میں ہر چیز کی خبر دونگا یہ صاف بتارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان تمام چیزوں کی وحی فرمائی تھی، ورنہ ہر سوال کا جواب بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ممکن ہی نہیں۔

قلت: قسم بخدا! اگر اس موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام روح کی حقیقت، حروف مقطعات کے معانی، اور قیامت کے وقت وتعیین کے بارے میں سوال کرتے تو ضرور حضور ان کو ان تمام چیزوں کی خبر دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی توجہ ان چیزوں سے ہٹادی اور وہ صرف این أبا؟ اور من أبی؟ جیسے سوالات میں کھوگئے، حالانکہ انہوں نے اس

۳۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الاعتصام　باب مایکرہ من کثرۃ السوال　۱۰۸۳/۲

سے قبل وبعد قیامت کے بارے میں پوچھا تھا لیکن اس موقع پر بالکل خیال نہ آیا۔لہذا یہ سب کچھ من جانب اللہ تھا کہ وہ ہر چیز کا فیصلہ فرما چکا،اور بلاشبہ سب کچھ اسی کے فیصلہ وقدرت میں ہے،اور بندوں کا چاہا کچھ نہیں ہوتا،ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

لہذا مخالفین کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم میں طعن وتشنیع کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی اور غضب شدید کا اظہار فرمایا،لہذا بچو اور خوف کرو کہ کہیں ہمارا قول منافقین کے قول کی طرح شمار کیا گیا تو پھر آخرت کی تباہی ہے۔نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

لا اعلم الغیب الآیۃ کے سلسلہ میں پانچ جواب
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علمائے کرام کے اس میں چند مسلک ہیں۔

۱۔علامہ نیشاپوری فرماتے ہیں:(لا اعلم الغیب) میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ (لا اقول) پر معطوف ہو۔تو مطلب ہوا(قل لا اعلم الغیب)لہذا اب اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ غیب مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خزانے اور ملکیت ثابت ہیں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اظہار نہیں فرماتے۔

علم ذاتی وعطائی کی تقسیم کا یہی مطلب ہے۔علامہ بیضاوی نے (ولا اعلم الغیب) کا مطلب مالم یوح الی ولم ینصب علیہ دلیل۔بیان فرمایا اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

فتوحات الہیہ اور لباب میں ہے کہ(لا اعلم الغیب)کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع وتقدیر کے بغیر میں غیب کا عالم نہیں۔

۲۔اس آیت میں جمیع معلومات الہیہ کے احاطہ کی نفی ہے۔

امام رازی علیہ الرحمہ (قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ) کے معنی بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت میں اس بات کا اعتراف فرمایا کہ آپ تمام مقدورات الہیہ پر قادر نہیں۔اور(لا اعلم الغیب) اس بات پر دال ہے کہ آپ تمام معلومات کے عالم نہیں۔

علامہ نیشاپوری نے بھی اسی طرح م عنی بیان فرمائے۔

۳۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی میں جو آیات واحادیث منقول ہیں وہ سب اس وقت پر محمول ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمیع ما کان وما یکون کا علم عطا نہیں فرمایا تھا۔

تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام غیوب پر جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں عطا فرمادیئے، خواہ وہ روح کا علم ہو یا کسی اور چیز کا۔ہاں جمیع معلومات الہیہ کا نہیں ورنہ حادث وقدیم میں مساوات لازم آئے گی۔لہذا (لا اعلم الغیب) وغیرہا آیات اسی پر محمول ہیں۔

اقول: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بلکہ تمام مومنین اپنے رب کی ذات وصفات کے علم میں ہمیشہ ابدالاباد تک ترقی پر ہیں۔لہذا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخروی حیات میں ایسے غیر متناہی علوم حاصل ہونگے جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں۔ نیچانچہ یہ بات بلاشبہ حق ہے کہ آپ کو جمیع غیوب ما کان وما یکون کا علم حاصل تھا۔

۴۔علامہ خازن لباب التاویل میں فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی ازراہ تواضع فرمائی کہ حق عبودیت کا اقتضاء ہے۔

۵۔سب سے بہتر جواب وہ ہے جس کا امام نیشاپوری نے اختیار فرمایا: کہ قرآن کریم میں (قل لا اقول لکم الخ) ہے،(لیس عندی خزائن اللہ) نہیں۔

واضح رہے کہ خزائن اللہ سے مراد اشیاء کے حقائق وماہیات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کا مشاہدہ کراتا ہے، جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا۔(سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم)

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں دعا قبول فرمائی کہ آپ نے جناب باری تعالیٰ میں دعا کی تھی: اللهم ارنا الاشیاء کماهی۔

چنانچہ حضور ان تمام علوم کے حامل تھے، لیکن لوگوں سے ان کی عقل وفہم کے مطابق کلام

فرماتے۔اور

(لا اعلم الغیب) میں حضور نے اسی قول کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے بسا اوقات گذشتہ وآئندہ کی خبریں دیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے بہت کچھ بیان فرمادیا۔

خود حضور نے معراج کی شب کا واقعہ بیان فرمایا کہ میرے دل میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے ماکان ومایکون کو جان لیا۔اور

(ولا اقول لکم انی ملک) میں حضور نے اپنے فرشتہ ہونے کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے فرشتوں بلکہ ان کے سردار حضرت جبرئیل علیہم السلام کے مقام ومرتبہ سے بھی آگے عروج فرمایا اور حضرت جبرئیل یہ کہتے ہوئے رک گئے کہ میں اس سے آگے نہیں جا سکتا۔انباء الحی ص ۲۶۰

(ولو کنت اعلم الغیب) کے سلسلہ میں سات جواب

اس آیت کی تفسیر میں بھی علماء کے چند مسلک ہیں۔

۱۔احاطہ علوم الٰہیہ کلیہ کی نفی۔

علامہ سید شریف علیہ الرحمہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں۔تمام غیوب پر اطلاع کسی نبی ورسول کے لئے واجب نہیں۔اسی لئے حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا

ولو کنت اعلم الغیب الآیۃ۔

۲۔اس آیت میں علم ذاتی کی نفی ہے۔

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ذکر فرماتے ہیں:

آپ کو غیوب پر اللہ تعالیٰ نے اطلاع بخشی اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والی چیزوں سے آگاہ فرمایا۔

اس سلسلہ میں احادیث کا دریا موجزن ہے جس کی گہرائی نہیں ناپی جاسکتی۔آپ کا یہ معجزہ ان معجزات سے ہے جن کا ثبوت قطعی اور خبر متواتر سے ہم تک پہونچا ہے،کیونکہ اطلاع علی الغیب کی روایات کے راوی نہایت کثیر ہیں۔

نسیم الریاض میں ہے کہ یہ ان آیات کے منافی نہیں جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔ کیونکہ نفی اس علم کی ہے جو بغیر واسطہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا و اعلام سے غیب کی خبریں دینا تو یہ امر محقق ہے اور قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ اس پر دال ہے۔

عالم الغیب فلایظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول ۔ انباء الحی ص ۲۶۱

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عرش تا فرش کو محیط ہے۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (وعلم آدم الاسماء کلھا) کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ آیت میں اسماء سے مراد اسمائے عالیہ ہیں نہ کہ اسمائے نازلہ۔ کیونکہ ہر مخلوق کا ایک اسم عالی ہے اور ایک نازل۔

اسم نازل تو وہ ہے جو مسمی کو اجمالی طور پر بتاتا ہے۔ اور اسم عالی وہ ہے جو اصل مسمی کو واضح کرتا ہے۔

یعنی کس چیز سے اس مسمی کی تخلیق ہوئی اور اس کا کیا فائدہ ہے۔ مثلا بڑھی کا بسولہ۔ کہ اس سے کیا فائدہ ہے، کس چیز سے بنا۔ کس طرح بنایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

لہذا مجرد لفظ کے سماع سے اہل علم ان تمام علوم و معارف کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اسی طرح ہر مخلوق کے بارےمیں۔ تو (الاسماء کلہا) سے مراد وہ اسماء ہیں جن کی حضرت آدم علیہ السلام کو طاقت حاصل ہوئی اور تمام انسان جن چیزوں کے محتاج یا انسے کسی طرح کا تعلق انکو ہونے والا تھا۔ تو یہ ہر مخلوق کو شامل ہوا جو عرش تا فرش موجود ہیں، لہذا جنت و دوزخ۔ ساتوں آسمان اور ان میں جو کچھ ہے۔ زمین سے آسمان تک اور جو کچھ زمین پر یا زمین میں ہے، خواہ وہ پہاڑ ہوں یا ٹیلے۔ وادیاں ہوں یا دریا۔ شجر ہوں یا حجر۔ ہر مخلوق ناطق ہو یا جامد۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام ان تمام چیزوں کے نام، ان کی حقیقت، فائدہ و کیفیت، ترتیب و وضع، شکل و ہیئت سب جانتے تھے۔

مثلا جنت کے نام سے ان کو یہ معلوم تھا کہ وہ کہاں پیدا کی گئی۔

کس لئے پیدا کی گئی۔ اس کے مراتب کی ترتیب۔ اس میں موجود حوروں کی تعداد۔

قیامت کے بعد جنت میں جانے والے لوگوں کی شمار۔ یہ سب کچھ ان کو سکھایا گیا تھا۔

اسی طرح دوزخ، آسمان، ملائکہ وغیرہا سے متعلق علوم انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم اور اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علوم ہیں۔ ہاں حضرت آدم کا تذکرہ صرف اس لئے ہے کہ سب سے پہلے خلق عالم کے بعد یہ علوم ان کو سکھائے گئے۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ کے سوا کسی کو ان چیزوں کا علم نہ ملا۔ انباء الحی ص ۲۶۷

۳۹۲۶۔ عن معاویة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :انما انا قاسم واللہ یعطی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہی بانٹتا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الاکبر ہیں اس کے رزق کو تقسیم فرماتے ہیں۔ لہذا دینی و دنیوی کسی بھی طرح کی نعمت آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتی ہے۔

اس سلسلہ میں ائمہ کرام اور علمائے اعلام کے اقوال بکثرت ہماری کتاب (سلطنۃ المصطفی فی ملکوت کل الوریٰ) میں منقول ہیں، لہذا حضور ہر ایک سے زیادہ ہر چیز کے عالم ہوئے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کے لئے امانت عظمیٰ سونپی اور آپ کو ان کے درمیان مقرر فرمایا اور اپنی اطاعت کی دعوت کا فریضہ تفویض فرمایا تو ضروری ہوا کہ آپ لوگوں کے دنیوی اور دینی حالات سے بھی بخوبی واقف ہوں۔

انباء الحی ص ۲۷۱

۳۹۲۷۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ عزوجل تابع

۳۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری　--------

۳۹۲۷۔ المسند لاحمد بن حنبل　مرویات انس بن مالک

الوحی علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قبل وفاته حتی توفی ، واکثر ماکان الوحی یوم توفی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پے در پے وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا، اور سب سے زیادہ وحی آپ کے وصال اقدس کے دن نازل ہوئی ۔۱۲م

قرآن میں آخری آیت کونسی نازل ہوئی

۳۹۲۸۔ **عن** طارق بن شهاب قالت الیهود لعمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انکم تقرؤن آیة لو نزلت فینا لاتخذناها عیدا، فقال عمر: انی لاعلم حیث انزلت واین انزلت واین رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین انزلت یوم عرفة وانا والله بعرفة ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہودی بولے: تم ایک آیت پڑھتے ہو، اگر وہ ہمارے یہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے، حضرت عمر نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں جب وہ نازل ہوئی، اور جہاں نازل ہوئی، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کہاں تھے۔ وہ مقام عرفہ ہے اور میں بھی قسم بخدا عرفات میں تھا۔۱۲م

۳۹۲۹۔ **عن** عماربن ابی عمار قال: تلا عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) و عنده یهودی فقال: لو انزلت هذه الآیة علینا لاتخذنا یومها عیداً ، فقال ابن عباس : انها نزلت فی یوم عیدین فی یوم الجمعة ویوم عرفة ۔

۳۹۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التفسیر باب قوله تعالیٰ : الیوم اکملت لکم الآیة ۶۶۲/۲

۳۹۲۹۔ الجامع للترمذی سورة المائدة ۱۲۹/۲

حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) تلاوت کی، وہاں ایک یہودی بھی تھا، بولا: اگر یہ آیت ہمارے یہاں اترتی تو ہم اس دن کو عید کے دن کی طرح مناتے، اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت ایسے دن نازل ہوئی جس دن دو عیدیں تھیں، ایک جمعہ، دوسرے عرفہ کا دن۔ ۱۲م

۳۹۳۰۔ **عن** ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ما انزلت ھذہ الآیۃ احدی وثمانین لیلۃ قولہ تعالیٰ (الیوم اکملت لکم دینکم)۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) کے بعد دنیا میں اکیاسی (۸۱) دن تشریف فرما رہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قول کی بنا پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۲ر ربیع الاول کو ہوا۔ اور ۸ر ربیع الاول کے پیش نظر جو بہت سے محدثین کا مذہب مختار ہے ۸۷ر ایام آپ نے دنیا میں قیام فرمایا۔ اور بارہ ربیع الاول جیسا کہ جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ ۹۱ر ایام ہونگے۔ اور ۱۳ر ربیع الاول کہ تحقیق یہی ہے تو کل ۹۲ر ایام قرار پائیں گے۔

رویت ہلال کے خلاف میں تطبیق ہم نے اپنے فتاوی کی نویں جلد میں مع دلائل ہیئت واستہلال بیان کی ہے جس کی رو سے یہ مدت تین ماہ زائد ہی ہے۔

خلاصہ جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ قرآن کریم کی آیات میں باعتبار نزول آخری آیت نہیں، اور کسی معتمد ثقہ سے یہ قول ثابت نہیں۔ ہاں ابن جریر نے امام سدی سے نقل کیا کہ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی اور پھر اس کے بعد حرام وحلال کے تعلق سے کوئی آیت نہیں اتری

۳۹۳۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدۃ

۔چنانچہ اس میں آخر قرآن کا لفظ نہیں۔

بلکہ انہی سے صراحۃ روایت موجود ہے کہ سب سے آخری آیت (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله) ہے، ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے یوں ہی روایت کی۔

یہ روایت مطلق ہے اور اس سے قبل حرام وحلال کی قید سے مقید، جس سے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ (الیوم اکملت لکم) باعتبار نزول آخری آیت نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس طرح روایت آئی۔

۳۹۳۱۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: آخر آیة نزلت من القرآن علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت باعتبار نزول (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله الآیة) ہے۔۱۲م

پھر امام ابن جریر نے امام سدی کے قول کو رد کیا ہے اور تائید میں حضرت براء بن عازب کی روایت پیش کی جو اس طرح ہے۔

۳۹۳۲۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه ان آخر آیة نزلت من القرآن (یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت (یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة الآیة) ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت احکام سے متعلق ہے۔امام سدی کے قول پر اس کو ترجیح دی۔اس طرح کہ نفی پر کوئی شاہد نہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم حاصل ہوتا ہے۔اور اکمال کے معنی جو (الیوم اکملت) میں مراد ہیں وہ اس روایت سے واضح ہوتے ہیں۔

۳۹۳۱۔جامع البیان للطبری سورة البقرة (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله)

۳۹۳۲۔جامع البیان للطبری سورة المائدہ تحت آیة (الیوم اکملت لکم دینکم)

٣٩٣٣۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: کان المشرکون والمسلمون یحجون جمعا، فلما نزلت براء ۃ فنفی المشرکون عن البیت وحج المسلمون لایشارکھم فی البیت الحرام احد من المشرکین ۔ فکان ذلك من تمام النعمۃ (اتممت علیکم نعمتی)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین اور مسلمان ایک ساتھ حج ادا کرتے، جب سورۂ براءۃ نازل ہوئی تو مشرکوں کو بیت اللہ میں داخلہ سے منع کردیا گیا۔اور مسلمانوں نے اس طرح حج کیا کہ اب بیت حرام میں کوئی مشرک شریک نہیں تھا، تو یہ تمام نعمت ہوا جس کا ذکر آیت (اتممت علیکم نعمتی) میں ہے۔١٢م

٣٩٣٤۔ **عن** الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : تھدمت منار الجاھلیۃ ومناسکھم واضمحل الشرك ولم یطف حول البیت عریان ، فانزل اللہ (الیوم اکملت لکم دینکم)۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کی نشانیاں ختم ہوگئیں اوران کی عبادت گاہیں بھی، شرک ماند پڑ گیا اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگے ہوکر حرام قرار پایا تو اللہ تعالیٰ نے (الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ) نازل فرمائی۔

٣٩٣٥۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : آخر آیۃ نزلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیۃ الربوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آخری آیت جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ آیت الربو ہے۔١٢م

٣٩٣٣۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدہ تحت آیۃ (الیوم اکملت لکم دینکم)

٣٩٣٤۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدہ تحت آیۃ (الیوم اکملت لکم دینکم)

٣٩٣٥۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التفسیر ،تحت قولہ تعالیٰ : واتقوا یوما ٦٥٢/٢

۳۹۳۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: ان آخر آیۃ نزلت الربا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی۔۱۲م

۳۹۳۷۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان آخر القرآن عھدا بالعرش آیۃ الدین۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش پر سب سے آخر آیت دین کا ظہور رہا۔۱۲م

۳۹۳۸۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: آخر القرآن عھدا بالعرش آیۃ الربا و آیۃ الدین۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا ظہور آخر میں عرش پر آیت ربوا اور آیت دین کی شکل میں ہوا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں مذکورہ آیات کا تعلق بھی احکام سے ہے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان روایات میں خوب تطبیق دی ہے۔ فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان روایات میں کوئی منافات نہیں۔ اس لئے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ تمام آیات دفعۃ واحدۃ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب پر نازل ہوئیں۔ کیونکہ قصہ واحد ہے۔ لہذا ہر ایک راوی نے آخر میں نازل ہونے والی آیات کا بعض بیان فرمایا۔ یہ صحیح ہے۔ اور حضرت براء بن عازب کا قول فرائض کے سلسلہ میں ہے۔

۳۹۳۶۔ السنن الکبری للبیھقی

۳۹۳۷۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ تحت آیۃ (واتقوا یوما)

۳۹۳۸۔ فضائل القرآن لابی عبید باب منازل القرآن بمکۃ المکرمۃ

امام سیوطی نے اس کے بعد فتح الباری سے آیت سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما الآیۃ) کی ترجیح نقل فرمائی۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وصال اقدس کی طرف اشارہ ہے جو ختم نزول قرآن کو مستلزم ہے۔

بحمدہ تعالٰی ہمارے پاس ایک ایسی روایت بھی ہے جو نزول قرآن کے اختتام پر سب سے کم مدت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۹۳۹۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: آخر ما نزل من القرآن کلہ (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) الآیۃ، عاش النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعد نزول ھذہ الآیۃ تسع لیال ثم مات یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سارے قرآن کے آخر میں (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) نازل ہوئی، اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے، پھر پیر کے دن آپ کا وصال ہوا جب ۲/ ربیع الاول تشریف تھی۔ ۱۲م

۳۹۴۰۔ **عن** ابن جریر قال: یقولون: ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکث بعدھا تسع لیال وبدأ یوم السبت ومات یوم الاثنین۔ انباء الحی ص ۲۷۵

حضرت ابن جریر سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے بعد نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے ہیں، ہفتہ کے دن مرض وصال کی ابتداء ہوئی اور پیر کے دن وصال ہوا۔ ۱۲م

۳۹۴۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: خیار ولد آدم خمسۃ، نوح وابراھیم وموسی وعیسی ومحمد

۳۹۳۹۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمھا ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹۴۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۸/۲۵۵ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰۵۔۳۲۲۸۲

وخیرھم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سب سے افضل پانچ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں، حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔اوران سب میں افضل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مسئلہ اصول دین سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔

امام سراج الدین بلقینی، پھر امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اس کو بیان فرمایا۔

امام رازی نے فرمایا: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تفسیر کبیر۔

امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں۔ امام زندوسی نے روضہ میں۔ اسی طرح بحر الرائق، منح الغفار اور ردالمحتار میں اجماع نقل فرمایا۔ اور امام زرقانی نے تمام ملائکہ و مرسلین پر افضل قرار دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر بے شمار علماء نے اجماع نقل فرمایا۔ ہاں ملا علی قاری نے منح الروض الازہر میں جو یہ کہا کہ انبیائے کرام میں بعض کی بعض پر تفضیل اجمالاً قطعی ہے۔ اور تفصیلاً ظنی ہے، اور عقیدہ معتمدہ یہ ہے کہ افضل الخلق ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حتی کہ بعض نے اجماع کا بھی دعوی کیا ہے۔ یہ ان کی خطائے فاحش ہے جس سے اجتناب واحتراز لازم ہے، نسأل اللہ تعالیٰ السلامۃ۔ انباء الحی ص ۲۸۳

۳۹۳۹۔التفسیر لابن ابی حاتم　　سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمھا ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹۴۱۔مجمع الزوائد للھیثمی　۸/۲۵۵　کنز العمال للمتقی　۳۱۹۰۵۔۳۲۲۸۲

فضائل درود پاک

۳۹٤۲۔ **عن** امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثروا الصلوۃ علیّ ، فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی رجل من امتی ،قال لی ذلك الملك ، یامحمد! ان فلان بن فلان صلی علیك الساعۃ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میرے روضۂ انور کے پاس متعین کردیا ہے، جب بھی میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پاک پڑھا ہے۔ ۱۲م

۳۹٤۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لقن السمع ثلاثۃ ، فالجنۃ تسمع والنار تسمع وملك عند رأسی یسمع ، فاذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللھم انی أسالك الجنۃ ، قالت الجنۃ: اللھم اسکنہ ایای ، واذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللھم اجرنی من النار ، قالت : اللھم اجرہ منی ، واذا سلم علی رجل من امتی قال الملك الذی عند رأسی یامحمد ! ھذا فلان یسلم علیك فرد علیہ السلام ، ومن صلی علی صلاۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ عشرا ، ومن صلی علی عشرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ مائۃ ، ومن صلی علی مائۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ الف صلوۃ ولم یمس جسدہ النار ۔

۳۹٤۲۔ کنز العمال ۲۱۸۱

۳۹٤۳۔ القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو سماعت کی قوت عطا ہوئی ہے، جنت سنتی ہے، دوزخ سنتی ہے، اور میرے روضۂ انور کے پاس موجود فرشتہ سنتا ہے۔ تو میری امت میں سے جو شخص بھی جب یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! اس کو میرے اندر جگہ عطا فرما۔ اور جب کوئی شخص کہتا ہے: اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا، تو دوزخ کہتی ہے: اے اللہ اس کو مجھ سے محفوظ رکھ۔ اور جب مجھ پر میرا کوئی بھی امتی درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: یارسول اللہ! یہ فلاں شخص ہے جو آپ پر درود پڑھ رہا ہے، آپ اس کا جواب عطا فرمائیں، اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس بار درود بھیجتے ہیں، اور جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس پر ایک ہزار مرتبہ اور اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ۱۲م

۳۹۴۴۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (وفی لفظ اعطاہ سمع العباد کلھم) فھو قائم علی قبری۔ (زاد الاصبھانی حتی تقوم الساعة) فلیس احد من امتی یصلی علی صلوة (ولفظ البزار فلا یصلی علیّ احد الی یوم القیامة) الا قال یا محمد صلی علیک فلان بن فلان فیصلی الرب تبارک و تعالیٰ علی ذلک الرجل بکل واحدة عشرا۔

۳۹۴۴۔ میزان الاعتدال للذھبی رقم الترجمہ ۸۲۹
القول البدیع للسخاوی ثواب الصلوة علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کشف الاستار للھیثمی باب الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۱۶۲
کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی رقم الترجمہ ۱۲۴۶
الترغیب والترھیب للمنذری اکثار الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲/ ۱۷
السراج المنیر لنور الدین الشھیر بالعزیزی حرف ان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ میرے روضۂ انور کے پاس کھڑا ہے، اور قیامت تک یونہی قائم رہے گا، تو میری امت سے جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اور قیامت تک پڑھے گا اسکے بارے میں وہ فرشتہ کہتا ہے، یارسول اللہ! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود پڑھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک بار کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سراج منیر میں اس حدیث کو حسن بتایا۔ میں کہتا ہوں: اس کا مدار نعیم بن صمضم راوی پر ہے۔ اما ذہبی فرماتے ہیں: کہ بعض محدثین نے ان کی تضعیف کی ہے۔ یعنی مفہوم مخالف یہ ہوا کہ اکثر ان کی توثیق کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: میں ان کی توثیق وتجریح میں امام ذہبی کے قول کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔

امام منذری پھر امام سخاوی فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث مختلف فیہ ہے۔ میں کہتا ہوں: امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا: حدیث مختلف فیہ درجہ حسن سے نیچے نہیں، تو پھر اس حدیث کو کس طرح ضعیف قرار دیا جائے گا جب کہ نہ اس میں جرح مفسر منقول اور نہ جارح کا نام معلوم۔

یہ حدیث عمران بن حمیری سے مروی ہے، اور عمران کے بارے میں امام منذری وامام ذہبی نے صرف اتنا کہا کہ یہ معروف نہیں۔ حالانکہ امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ معروف ہیں اور امام بخاری نے ان کو لین قرار دیا اور کہا کہ البتہ ان کا کوئی متابع نہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات تابعین میں شمار فرمایا۔

لہذا سند میں کوئی حرج نہیں۔ اور حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ محمد حجازی شعرانی نے فرمایا۔ انباء الحی ص ۲۸۹

۳۹۴۵۔ **عن** کنانة العدوی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : یا رسول الله ! کم ملك مع العبد ؟ قال: ملك عن یمینك علی حسناتك وهو أمین علی الذی علی الشمال یقول الله تعالیٰ (مایلفظ من قول الالدیة رقیب عتید) وملکان من بین یدیك ومن خلفك یقول الله تعالیٰ : (له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من أمرالله) وملك قابض علی ناصینك فاذا تواضعت لله رفعك واذا تجبرت علی الله قصمك ، وملکان علی شفتیك لیس یحفظان علیك الا الصلاة علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وملك قائم علی فیك لایدع الحیة تدخل فی فیك، وملکان علی عینیك ، فهؤلاء عشرة املاك علی کل آدمی ینزلون ملائکة اللیل علی ملائکة النهار لان ملائکة اللیل سوی ملائکة النهار ، فهؤلاء عشرون ملکا علی کل آدمی ۔انباءالحی ص۲۹۰

حضرت کنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ !ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہیں؟ فرمایا: ایک داہنی جانب نیکیاں لکھنے پر مامور ہےاور بائیں جانب کا فرشتہ باتوں کا محافظ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:کوئی بات بھی بندہ جب اپنے منہ سے نکالتا ہےتو اس کے پاس ایک محافظ آمادہ رہتا ہے۔ اور دوفرشتے تمہارے سامنے اور پیچھے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہرایک کے لئے آگے پیچھے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں، اور ایک فرشتہ تمہارے سرکا اگلا حصہ تھامے ہے۔جب تو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتا ہےتو وہ تجھے بلندی دیتا ہے،اور جب تو اکڑتا ہےتو تیرا غرور توڑ دیتا ہے،اور دوفرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں جوصرف اس کام پر ہیں کہ تیرے منہ سے درود پاک نکلے اور وہ اس کو پیش کریں۔اور ایک تیرے منہ کی حفاظت میں ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہ جانے دے،اور دوفرشتے دونوں آنکھوں پر۔تو یہ دس فرشتے ہوئے، پھر رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر آتے ہیں کہ ان کی علیحدہ ڈیوٹی ہے،تو ہرآدمی کی حفاظت پر یہ بیس

۳۹۴۵۔جامع البیان للطبری سورۃ الرعد ، تحت ایۃ ولہ معقبات من بین یدیہ

فرشتے ہوئے۔

۳۹۴۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان مع کل مؤمن خمسة من الملائکة واحد عن یمینه یکتب الحسنات وآخر عن یسار یکتب السیئات وآخر امامه یلقنه الخیرات وآخر ورائه یدفع عنه المکاره، وآخر عند ناصیته یکتب مایصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویبلغه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(انباء الحی ص ۲۹۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مومن کے ساتھ پانچ فرشتے ہیں، ایک داہنے جو نیکیاں لکھتا ہے، اور دوسرا بائیں جو گناہ لکھتا ہے، اور تیسرا آگے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے، اور چوتھا پیچھے جو ناپندیدہ چیزوں کو دفع کرتا ہے، اور پانچواں سر کے اگلے حصہ پر جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود پڑھی جائے تو اس کو پیش کرتا ہے۔

۳۹۴۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان للہ ملائکة سیاحین یبلغونی عن امتی السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے ہیں اور میری امت کا

۳۹۴۶۔ الکفایة للخوارزمی باب صفة الصلوة

۳۹۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۴۴۱ ☆ المستدرک للحاکم ۲/۴۲۱
المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۷۱ ☆ السنن للدارمی ۲/۳۱۷
مجمع الزوائد للهیثمی ۲۴۱۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۴۹۸
التفسیر للبغوی ۵/۲۷۵ ☆ شرح السنة للبغوی ۳/۱۹۷
اتحاف السادة للزبیدی ۴/۴۱۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبه ۲/۵۱۷

صلوۃ وسلام مجھے پہونچاتے ہیں۔۱۲م

۳۹۴۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھدہ الملائکۃ وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاتہ حین یفرغ منھا ، قال : قلت : وبعد الموت ؟ قال وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء، فنبی اللہ حی یرزق۔ انباءالحی ص ۲۹۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر خوب کثرت سے درود پڑھو جمعہ کے دن کہ اس دن ملائکہ کی حاضری ہوتی ہے اور جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ پیش کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا : آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر کہ انبیائے کرام کے اجسام کو کھائے، تو اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض نسخوں میں (حین یفرغ منھا) کی جگہ (حتی یفرغ منھا) ہے، امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں: (حین) ظرف زمان ہے، اگر واقعۃ یہی لفظ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والا جیسے ہی فارغ ہوتا ہے فوراً پیش کیا جاتا ہے، اور اگر (حتی) اس مقام پر ثابت ہے تو پھر جس وقت وہ پڑھتا ہے اسی وقت پیش ہوتا رہتا ہے۔

۳۹۴۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیا فیعرفھم بسیماھم وأعمالھم۔

۳۹۴۸۔ السنن لابن ماجہ ابواب الجنائز باب ذکر وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۴۹۔ کتاب الزھد لابن المبارک

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ کی امت کے اعمال پیش نہ کئے جاتے ہوں، صبح وشام پیش ہوتے ہیں، حضور ان کو ان کی علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی پہچانتے ہیں ۔۱۲م

۳۹۵۰۔ **عن** ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی کل جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرھم علی صلوة کان أقربھم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود کثرت سے بھیجو کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن امت کا درود پیش ہوتا ہے، تو جس کا درود زیادہ ہوتا ہے وہی میری بارگاہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۱۔ **عن** خالدبن معدان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسلا الی قولہ تعرض علی فی کل یوم جمعة۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کو امت کا درود پیش ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۲۔ **عن** ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال: بشر امتك انہ من صلی علیك صلاة کتب لہ بھا عشر حسنات و کفر عنہ بھا عشر سیئات ،ورفع لہ بھا عشر درجات، ورد اللہ تعالیٰ علیہ مثل قولہ و عرضت علیك یوم القیامة۔انباءالحی ص۲۹۲

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۵۰۔السنن الکبری للبیہقی　　کتاب الجمعة　　باب مایؤمر بہ فی لیلة الجمعة

۳۹۵۱۔القول البدیع للسخاوی　　الباب الرابع فی تبلیغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۵۲۔المعجم الکبیر للطبرانی

نے ارشاد فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم آئے اور عرض کیا: آپ اپنی امت کو بشارت سنایئے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح لوٹاتا ہے اور آپ پر قیامت کے دن سب مجموعی شکل میں پیش ہوگا۔

۳۹۵۳۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی اللیلة الغراء والیوم الازهر ، فانهما یؤدیان عنکم ،وان الارض لا تأکل احساد الانبیاء ،و کل ابن آدم یأکله التراب الا عجب الذنب ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر روشن رات اور مہکتے دن میں خوب درود پڑھو، کہ ان دونوں وقتوں میں تمہاری طرف سے مجھے پہونچایا جاتا ہے. اور بیشک زمین انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو نہیں کھاتی، اور ہر انسان کے جسم کو کھالیتی ہے مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کی اصل باقی رہتی ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب یہ ثابت ہو چکا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بار بار درود وسلام پیش کیا جاتا ہے اور احادیث اس سلسلہ میں متعدد ومتکرر رہیں۔

لیکن یہ پیش کیا جانا اس لئے نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پہلے سے بغیر پیش کئے علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ شاہان وقت کا یہ ادب ہے کہ ان پر سب ایسے واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کا ان کو علم ہوتا ہے۔ اور ان سب سے بڑھکر رب تبارک وتعالیٰ کی شان اقدس ہے اور اس کی بارگاہ میں صبح وشام بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، پھر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک دو مرتبہ، پیر اور جمعرات کے دن۔

۳۹۵۳۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع

۳۹۵۴۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تعرض اعمال الناس لی کل جمعة مرتين ،يوم الاثنين ويوم الخميس ، فيغفر لكل عبد مؤمن الا عبدا بينه وبين اخيه شحناء فيقال : اتركوا او اركوا هذين حتى يفيئا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کے درمیان دو مرتبہ پیش ہوتے ہیں، ایک مرتبہ پیر کو اور دوسری بار جمعرات کو۔ تو ہر بندۂ مومن کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ البتہ جن دو شخصوں میں رنجش ہو ان کے بارے میں کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑے رکھو جب تک یہ صلح نہ کرلیں ۔۱۲م

پھر ایک سال کے اعمال شب برات میں۔ پھر تمام عمر کے اعمال جس دن تم اپنے رب کے حضور حاضر ہوگے، حالانکہ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

تو بارگاہ خداوند قدوس کے بارے میں یہ قاعدہ مقررہ ثابتہ ہے کہ وہ بخوبی جانتا ہے لیکن پھر بھی اعمال پیش ہوتے ہیں۔ یہاں کسی تاویل کے بغیر احادیث اپنے ظاہر پر ہیں۔ لہذا پیش ہونا عدم علم کی دلیل نہیں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود وسلام پیش ہونا کیوں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو علم نہیں ہوتا اس لئے پیش کیا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی عمل کا پیش ہونا پہلے سے علم نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ بلکہ علم کے باوجود پیش کیا جانا شب و روز واقع ہے۔ لہذا مستدل کی یہ دلیل باطل کہ عرض اعمال عدم علم کی دلیل ہے۔

تمام احادیث کو جمع کرنے کے بعد میرے نزدیک یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ پر درود وسلام دس مرتبہ پیش ہوتا ہے اور باقی اعمال پانچ بار۔ اور جب اتنی مرتبہ عرض اعمال علم کے باوجود پیش ہوتے ہیں تو ان سے زیادہ مرتبہ بھی علم ہوتے ہوئے پیش ہونے میں کوئی استحالہ

۳۹۵۴۔الصحیح لمسلم کتاب البر والصلوۃ ۲ / ۳۶۱

نہیں۔خواہ دس مرتبہ ہو یا سو مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ۔

امام سبکی نے ابن ماجہ کی گذشتہ روایت میں (وبعد الموت) کا اضافہ کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور پر حیات مبارکہ اور بعد وصال دونوں حالتوں میں درود وسلام پیش ہوتا ہے۔

اقول: یہاں ایک چیز اور ہے کہ (ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاتہ حین یفرغ منھا) حدیث میں نکرہ چیز نفی میں وارد سو جو قریب وبعید دونوں کو شامل ہے ۔نیز یہاں دیگر عموم اور بھی ہیں۔اور احادیث بکثرت ہیں۔مثلا۔

۳۹۵۵۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اکثروا علی من الصلاۃ فی یوم الجمعۃ ، فانہ لیس احد یصلی علی یوم الجمعۃ الا عرضت علی صلاتہ ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن خوب درود پڑھو، کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا اس کا درود پیش ہوگا۔

۳۹۵۷۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی فی اللیلۃ الغراء والیوم الازھر فان صلاتکم تعرض علی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر چمکتی رات اور مہکتے دن خوب درود پڑھا کرو، کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۵۔ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر ،فضائل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۵۷۔المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۲۴۳

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عموم افراد عموم احوال پر دال ہے جیسا کہ متعدد مقامات میں مذکور ہے۔ بلکہ قریب وحاضر مخاطب ضمیر (کم) میں داخل ہیں دخول اولی کے طور پر۔

تو ان جیسی احادیث میں یہ ہے کہ جو آپ پر درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ حضور کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، اس میں کوئی تعجب نہیں۔ کہ شاہوں کے دربار کا یہی طریقہ ہے، تو اس بادشاہ کریم کا حق تو اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے جو سلطنت الہیہ کا دولہا ہے۔ اور جب آپ کی حیات طیبہ میں ایسا ہے تو حدیث عمار بن یاسر کی حدیث کے بموجب بعد وصال بھی۔ اور حدیث ابی درداء تو اس پر خوب دلالت کرتی ہے۔

ان عمومات سے شعب الایمان کی حدیث کی بخوبی تائید ہوتی ہے جو اس طرح ہے۔

۳۹۵۸۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مامن عبديسلم علی عند قبری الا وكل الله به ملكا يبلغنی وكفی امر اخرته ودنياه ، وكنت له شهيدا أو شفيعا يوم القيامة ۔ ورواه ابن سمعون فی اماليه بلفظ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی نائيا وكل بها ملك يبلغنی وكفی امر دنياه وآخرته وكنت له يوم القيامة شهيدا أو شفيعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندہ کا میرے روضہ انور کے پاس درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین فرشتہ میرے حضور پہونچاتا ہے اور یہ اس کی دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے۔ میں قیامت کے دن اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔۱۲م

اس روایت کی سند اگرچہ ضعیف ہے جیسا کہ قول بدیع میں کہا، لیکن احادیث صحاح وحسان کے عموم سے اس کو قوت حاصل ہو رہی ہے۔ لہذا صاحب جوہر منظم نے فرمایا: کہ حضور

۳۹۵۸۔شعب الایمان للبیهقی الباب الثالث والعشرون ٤١٥٦

القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر انور کے پاس والوں کا درود بلاواسطہ سماعت فرماتے ہیں، اوراسی صورت میں آپ کی عظمت شان اور مزید خصوصیت کے مدنظر آپ پر فرشتہ پیش بھی کرتا ہے۔

ان تمام تر تفصیلات کے پیش نظر اس شبہ کا استیصال ہوگیا اور ثابت ہوگیا آپ کی خدمت میں درود وسلام کا پیش کیا جانا آپ کے عدم علم کی دلیل نہیں۔ انباء الحی ص ۲۹۶

حضور اور آپ کی امت کے فضائل

۳۹۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل يقول : لايزال عبدی يتقرب الی بالنوافل حتی احبه ، فاذا احببته كنت سمعه الذی يسمع به وبصره الذی يبصربه ويده التی يبطش بها ورجله التی يمشی بها ۔ وفؤاده الذی يعقل به ولسانه الذی يتكلم به ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ذریعہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں، اور میرے یہاں پسندیدہ ہوجاتا ہے تو میں اس کی قوت سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی قوت باصرہ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، دست قدرت ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ قدم ناز ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اس کے دل کی گہرائیوں میں میری قدرت کارفرما ہوتی ہے جس سے وہ ادراک کرتا ہے، حتی کہ میں اس کی قوت گویائی ہوجاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک روایت میں "بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی" وارد ہوا۔

۳۹۵۹۔ كتاب الزهد الكبير للبيهقی فصل فی الاجتهاد فی الساعة وملازمة العبودية ۶۹۳

جیسا کہ فتح الباری میں ہے۔ تو سننا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت سے واقع ہوا۔ لہذا اب کوئی چیز نہ حد رہی اور نہ حجاب۔ بلکہ سب عیاں ہے۔ عام مومنین کے بارے میں وارد ہوا۔

۳۹۶۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسة المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندمومن کی فراست ایمانی سے ہوشیار رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ۔۱۲م

۳۹۶۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسة المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ و ینطق بتوفیق اللہ تعالیٰ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ کی فراست ایمان سے محفوظ رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، اور اللہ کی توفیق سے گفتگو کرتا ہے۔ ۱۲م

امام رازی نے سورۂ کہف میں فرمایا: اس میں شک نہیں کہ افعال کا مدار روح ہے نہ کہ بدن۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی معرفت روح کو حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدن کو۔ اسی لئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو عالم غیب کے احوال سے زیادہ واقف ہے وہی زیادہ قوی قلب کا حامل ہے۔ اسی لئے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نے باب خیبر کو جسمانی قوت سے نہیں اکھاڑا تھا بلکہ قوت ربانی سے۔

اسی طرح جب بندہ طاعت پر مداومت کرتا ہے تو اس مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کا کان اور آنکھ ہوں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا نور اس کا کان ہوتا ہے تو وہ قریب وبعید سب کو سنتا دیکھتا ہے، اور جب وہ نور آنکھ ہوتا ہے تو دور ونزدیک

۳۹۶۰۔ الجامع للترمذی　ابواب التفسیر، سورة النحل

۳۹۶۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی　۷۴۹۷

سب کو دیکھتا ہے۔ اور جب ہاتھ ہوتا ہے تو سہل ودشوار، قرب وبعد سب یکساں قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نسیم الریاض میں ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام جسم وظاہر کے اعتبار سے بشری قوت کے حامل ہوتے ہیں۔ اور روح وباطن کے لحاظ سے ملکی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے تو مشرق ومغرب کو یکساں دیکھتے ہیں اور آسمان کی چر چراہٹ اور حضرت جبرئیل کی خوشبو تک محسوس فرماتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

۳۹۶۲۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی ارنی مالاترون ، واسمع مالاتسمعون ، اطت السماء وحق لھا ان تئط ، لیس فیھا موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبھتہ ساجدا للہ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چر چرایا اور اس کو چر چرانا ہی تھا، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ بیان کرتا ہو۔۱۲م

۳۹۶۳۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اصحابہ اذ قال لھم تسمعون مااسمع ؟ قالوا:مانسمع من شئ ،قال: انی لأسمع اطیط السماء وما تلام ان تئط مافیھا موضع شبرا الا علیہ ملك ساجد أو قائم۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرماتھے کہ اچانک فرمایا: سنتے ہو تم جو میں سنتا ہوں

۳۹۶۲۔الجامع للترمذی　ابواب الزھد باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو تعلموا　۲/

۳۹۶۳۔حلیۃ الاولیاء لابی نعیم　رقم الترجمہ ۱۷۹ صفوان بن محرر

،عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے ،فرمایا: میں آسمان کی چر چراہٹ سنتا ہوں ،اور وہ اس کو قبول کیوں نہ کرے جب کہ ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں مگر کوئی فرشتہ ضرور سجدہ یا قیام میں ہے۔۱۲م

۳۹٦٤۔ **عن** ام المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بات عندى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليلة فقام ليتوضأ للصلوة ، فسمعته يقول فى متوضئه لبيك ، لبيك ، لبيك ثلاثا۔ نصرت ، نصرت ، نصرت ، نصرت ۔ثلاثا ۔ فلماخرج ، قلت : يارسول الله ! سمعتك تقول فى متوضئك ، لبيك ، لبيك ، لبيك ثلاثا ، نصرت ، نصرت ، نصرت ثلاثا ، كانك تكلم انسانا فهل كان معك احد ؟ فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هذا راجزبنى كعب يستصرخنى ويزعم ان قريشا اعانت عليهم بنى بكر ۔ قالت فأقمنا ثلاثا ثم صلى بالناس صبح اليوم الثالث سمعت الراجز ينشده يارب ، انى ناشد محمدا۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس گذاری ،تو رات کو نماز کے لئے وضو فرمایا ،میں نے خود بوقت وضو سنا کہ حضور فرمارہے ہیں ، میں موجود ہوں ، موجود ہوں ، موجود ہوں ، تین مرتبہ فرمایا: اور تین مرتبہ یوں فرمایا کہ تمہاری مدد کی گئی ، تمہاری مدد کی گئی ، تمہاری مدد کی گئی ۔ جب حضور تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو وضو کے مقام پر اس طرح تین مرتبہ فرماتے ہوئے سنا ، گویا آپ کسی سے کلام فرمارہے ہیں ، کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بنوکعب کے لوگ میرے پاس گڑگڑا کر مدد کے طالب تھے اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے مقابلہ میں بنوبکر کی مدد اہل قریش کر رہے ہیں ، فرماتی ہیں: تین دن ہی گذرے تھے اور حضور نے فجر کی نماز لوگوں کو پڑھائی ہی تھی کہ ایک رجز پڑھنے والا یوں کہہ رہا تھا ، اے رب میں حضور کو تلاش کرتا ہوں ۔۱۲م

۳۹٦٤۔ المعجم الصغير للطبرانى باب الميم ، ترجمه من اسمه محمد

۳۹۶۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما تجلی اللہ تعالیٰ لموسی عبیہ الصلوۃ والسلام کان یبصر النملۃ علی الصفا فی للیلۃ الظلماء مسیرۃ عشرۃ فراسخ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر تجلی فرمائی تو حضرت موسیٰ تین فرسخ کے فاصلہ سے اندھیری رات میں کوہ صفا پر چلنے والی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہ رویت بصری ہے، نسیم الریاض میں ہے کہ نور الٰہی کا ان سے اتصال ہوا اور روح حیوانی میں اس کا اثر ہوا۔ چنانچہ اس نور میں اضافہ ہوا جو بدن میں پھیلا ہوا ہے اور اس سے ادراک حاصل ہوتا ہے۔

لہذا جب کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی وسعت نظر کا یہ عالم ہے تو پھر حبیب اللہ علیہ التحیۃ والثناء کی بصارت مبارکہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ ان کے روح مع جسم کا حال ہے۔ رہی ان کی ارواح طیبہ کی رویت تو اس کو فرسخ و مراحل سے مقید نہیں کیا جاسکتا۔ عرش و فرش، عالم بالا سے تحت الثری تک ہر جگہ اس کے لئے یکساں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض۔

۳۹۶۶۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : فی الآیۃ جلی لہ الامر سرہ وعلانیتہ فلم یخف علیہ شئ من اعمال الخلائق ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت میں ہے کہ آپ پر تمام امور واضح ہوگئے خواہ وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر، تو آپ پر مخلوق کے اعمال سے کچھ پوشیدہ نہیں

۳۹۶۵۔ الشفا للقاضی عیاض — القسم الاول — فصل واما وفور عقلہ

۳۹۶۶۔ جامع البیان للطبری — سورۃ الانعام — تحت آیۃ وکذلک نری ابراھیم الآیۃ

۱۲م۔

۳۹۶۷۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال: فرجت له السماوات السبع فنظر الی مافیهن حتی انتهی بصره الی العرش وفرجت له الارضون السبع فنظر الی مافیهن۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے تو آپ ان میں دیکھ رہے ہیں حتی کہ آپ کی نگاہ کے سامنے عرش ہے، اور ساتوں زمین کے طبقات بھی کھول دیئے گئے تو آپ ان کو بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔۱۲م

۳۹۶۸۔ **عن** السدی الکبیر رضی الله تعالیٰ عنه قال: فرجت له السموات السبع حتی نظر الی العرش والی نزله من الجنة، ثم فرجت له الارضون السبع حتی نظر الی الصخرة التی علیها الارضون۔

حضرت سدی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کشادہ کردیئے گئے حتی کہ آپ نے عرش کو بھی ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں اپنا مقام رفیع بھی دیکھا، پھر ساتوں زمینیں کشادہ کی گئیں حتی کہ آپ نے اس چٹان کو بھی ملاحظہ فرمایا جس پر زمین قائم ہے۔۱۲م

جب یہ خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت تو حبیب جمیل علیہ التحیۃ والثناء کے لئے بدرجہ اولی ثابت۔ انباء الحی ص ۳۱۰

۳۹۶۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اول من یکسی یوم القیامة ابراهیم۔

۳۹۶۷۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورة الانعام تحت آیة وکذلک نری ابراهیم الآیة ۷۵۰۱

۳۹۶۸۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورة الانعام تحت آیة وکذلک نری ابراهیم الآیة ۷۵۰۲

۳۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الانبیاء باب قول الله تعالیٰ عز وجل واتخذ الله ابراهیم خلیلا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔۱۲م

۳۹۷۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یجاء بکم حفاۃ، عراۃ، غرلا، فیکون اول من یکسی ابراھیم، یقول اللہ عزوجل: اکسوا خلیلی فیؤ تی بریطتین بیضاوین من رباط الجنۃ، ثم أکسی علی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والآخرون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم برہنہ پا، برہنہ تن آؤ گے بغیر ختنہ کئے، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، لہذا جنت سے دو سفید لباس لائے جائیں گے، پھر فوراً مجھے بھی پہنایا جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور داہنے ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں اولین وآخرین سب کو رشک ہوگا۔۱۲م

۳۹۷۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتخیرونی علی موسی، فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاصعق معھم، فأکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش، فلاادری کان فیمن صعق فافاق قبلی أو کان فیمن استثنی اللہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فوقیت نہ دو، کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب سب لوگوں پر غشی

۳۹۷۰۔السنن للدارمی　باب فی شان الساعۃ　رقم الکتاب　۲۸۰۳

۳۹۷۱۔الجامع الصحیح للبخاری　کتاب التوحید　باب فی المشیئۃ والارادۃ

الصحیح لمسلم　کتاب الفضائل　باب من فضائل موسی علیہ الصلوۃ والسلام　۲۶۷/۲

طاری ہوگی اور میں ان کے ساتھ ہوں گا، سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہیں، اب میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ان میں ہوں کے جو بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا، یا یہ شروع ہی سے مستثنیٰ رہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطالع المسرات میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے۔ تو جس کو جو ملا یا ملے گا خواہ وجود ہو یا دنیوی واخروی رزق، ظاہر وباطن کے کمال ہوں یا علوم ومعارف، یہ سب آپ ہی کے ذریعہ تقسیم ہوتے ہیں۔ آپ ہی کے دربار سے جنت عطا ہوتی ہے کہ تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کو عطا کی گئیں۔ اب ہر ایک کو خزائن الہیہ سے حصہ آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتا ہے۔

یہاں بعض حضرات کی جانب سے یہ سوال ہے کہ جب ایسا ہے تو خلق خدا میں انبیائے کرام کو جو فضائل عطا ہوئے وہ سب پہلے حضور کو حاصل ہونا ضروری ہیں۔ کہ آپ کے بغیر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ تو جو فضائل آپ کو نہ ملے وہ کسی دوسرے نبی کو بھی عطا نہ ہوئے ہونگے۔ حالانکہ بظاہر ایسا معلوم نہیں ہوتا۔

مثلا حضرت موسیٰ کے معجزات عصا اژدہا بن جاتا تھا۔ اور ید بیضا۔

حضرت عیسیٰ کے معجزات، مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست فرمادینا۔ پرند کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کا پرند بن کر اڑ جانا۔

حضرت آدم کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا۔

حضرت سلیمان کے لئے ہوا کا مسخر ہونا، پرند، چرند اور جن وشیطان کا تابعدار ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام معجزات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ظاہر نہیں ہوئے۔ مزید گذشتہ احادیث میں جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے فضائل ہیں وہ بھی آخرت میں

بغیر حضور ان کو حاصل ہونگے۔

شراح احادیث نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمام فضائل جزئی ہیں۔

اقول وباللہ التوفیق: ہاں ہمارے یہاں اس کا یہ جواب بھی ہے، بلکہ اس سے اعظم واجل جواب یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں اور کمال میں آپ کو افضلیت حاصل ہے۔لہذا آپ کو تمام وجوہ سے جمیع اولین وآخرین پر فضیلت مطلقہ حاصل ہے۔

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو جو معجزات ملے ان کی نوعیت اس طرح ہے۔کہ

فضیلت درحقیقت صفت میں ہوتی ہے، رہا فعل تو وہ کسی مصلحت کے تابع ہوتا ہے۔ مثلا دو کاتب ہیں جن کو فن کتابت میں فوقیت حاصل ہوئی اور اس فن میں خوبی کے حامل قرار پائے۔ پھر ایک کاتب نے کسی مصلحت کے پیش نظر کتابت بالفعل کی، اور دوسرے نے کسی مصلحت سے اس کو ترک کیا۔تو اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جس نے فن کتابت کا مظاہرہ کیا وہ نہ لکھنے والے پر فضیلت رکھتا ہے، بلکہ عین ممکن کہ جس نے نہ لکھا وہ کاتب بالفعل سے کتابت میں اجود وافضل ہو۔کیا تم اس حدیث میں غور نہیں کرتے جو دلائل النبوۃ وغیرہ میں مروی ہے۔

۳۹۷۲۔ **عن** الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لما نزلت:(وانذر عشرتك الاقربین) صاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی ابی قبیس یا آل عبد مناف! انی نذیر فجاء ته قریش فحذرهم وانذرهم فقالوا اتزعم انك نبی یوحی الیك وان سلیمان علیه الصلاۃ والسلام سخرت له الریح والجبال، وان موسیٰ علیه الصلوۃ والسلام سخر له البحر، وان عیسی علیه الصلاۃ والسلام كان یحی الموتی فادع اللہ تعالیٰ ان یسیر عنا هذه الجبال ویفجر لنا الارض انهارا فنتخذها محارث نزرع ونا کل والا فادع اللہ تعالیٰ ان یحی لنا موتانا فنكلمهم

۳۹۷۲۔ المسند لابی نعیم مرویات زبیر بن العوام رقم ۶۷۵

ویکلمونا والا فادع اللہ تعالیٰ ان یجعل ھذہ الصخرۃ التی تحتک ذھبا فننحت منھا وتغنینا عن رحلۃ الشتاء والصیف، فانک تزعم انک کھیاتھم، فبینا نحن حولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ نزل علیہ الوحی، فلما سری عنہ الوحی قال والذی نفسی بیدہ لقد اعطانی اللہ تعالیٰ ما سألتم ولو شئت لکان، ولکنہ خیرنی بین ان تدخلوا باب الرحمۃ فیؤمن مؤمنکم وبین ان یکلکم الی ما اخترتم لانفسکم فتضلوا عن باب الرحمۃ ولایؤمن مؤمنکم فاخترت باب الرحمۃ، ویؤمن مؤمنکم واخبرنی ان اعطاکم ذلک ثم کفرتم انہ یعذبکم عذابا لایعذب احدا من العلمین، فنزلت وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون حتی قرأ ثلاث آیات ونزلت ﴿ولو ان قرء انا سیرت بہ الجبال ۔الآیۃ﴾۔

(انباء الحی ص ۳۲۳۔۳۲۴)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (وانذر عشیرتک الاقربین) نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبل ابوقبیس پر تشریف فرما ہوکر ندا فرمائی: اے آل عبد مناف! بیشک میں ڈرانے والا ہوں، ندا سن کر قریش جمع ہوئے تو آپ نے سب کو عذاب آخرت سے ڈرایا، بولے: آپ اپنے نبی ہونے کا دعوی کرتے ہیں، تو حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے پہاڑ اور ہوائیں تابع فرمان تھیں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سمندر مسخر ہوا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مردے زندہ کرتے تھے۔آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ پہاڑ یہاں سے چل کر جائیں، اور زمین سے چشمے پھوٹ نکلیں، تو ہم ان کے ذریعہ کھیتیاں کریں اور خوب سب چیزیں کھائیں۔اور یہ نہ ہو تو ہمارے مردوں کو زندہ کریں تو ہم ان سے گفتگو کریں، ورنہ آپ دعا کریں کہ یہ پہاڑوں کی چٹانیں سونا ہو جائیں تاکہ ہم ان کو کھودیں اور جاڑوں اور گرمی میں مشقت کے سفر کر کے تجارت کے لئے نہ جائیں، آپ تو ان انبیائے کرام کے مثل ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جمع ہی تھے کہ اچانک وحی نازل ہوئی۔جب وحی کے آثار جاتے رہے تو ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں

میری جان ہے: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا جو تم مانگتے ہو، اور اگر میں چاہتا تو ویسا ہی ہوتا۔لیکن مجھے دو چیزوں کے درمیان اختیار ملا۔ایک یہ کہ تم باب رحمت میں داخل ہو جاؤ اور تم میں کے لوگ ایمان لائیں ۔دوسرے یہ کہ جس کو تم اختیار کرتے ہو وہ تمہیں دیا جائے تو تم باب رحمت سے بھٹک جاؤ اور تم میں سے کوئی ایمان نہ لائے ۔لہذا میں نے باب رحمت کو اختیار کیا اور تمہارے ایمان لانے کو پسند فرمایا۔

نیز مجھے یہ بتایا گیا کہ میں تم کو تمہاری پسندیدہ چیز دیدوں تو تم بعد میں کفران نعمت کر کے گمراہ ہو جاؤ گے اور پھر اللہ تعالیٰ تم کو سب سے سخت عذاب دے گا۔پھر یہ آیت نازل ہوئی: (وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بها الاولون) یہاں تک کہ آپ نے تین آیتیں تلاوت فرمائیں ۔اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿ولو ان قرء انا سیرت به الجبال ۔الآیة ﴾۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کریم کی قدرت وعطا سے مردوں کو زندہ کرنے ، پہاڑوں کو چلانے ، زمین سے نہریں اور چشمے جاری کرنے اور پہاڑی چٹانوں کو سونے میں تبدیل کرنے پر قادر تھے ۔لیکن آپ نے قصدا ایسا نہیں کیا۔کیا آپ نے ابھی ملاحظہ نہیں کیا کہ حضور مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے ہیں :لو شئت لکان ۔ اگر میں چاہتا تو ایسا ہی ہوتا۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے علماء نے اپنی کتابوں میں ایک باب وضع کیا اور اس میں مردوں کو زندہ کرنے اور آفت رسیدہ لوگوں کی آفتوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں روایات ذکر کیں ۔جن میں آپ کے خدام وغلاموں کے واقعات حد تواتر پر ہیں ۔وللہ الحمد

بلکہ امام شعرانی کی کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسے مراتب خاص فرمائے گئے کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو تمام مخلوق کے احوال کا علم دیا گیا۔کیونکہ آپ سب کے رسول ہیں ۔اور

یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے احوال مختلف ہیں، تو ضروری ہوا کہ آپ سب کے حالات سے باخبر ہوں۔ نیز آپ کو احیاء موتی کا معجزہ اس طرح عطا ہوا کہ اس کو حیات حسی وم عنوی دونوں سے تعلق ہے، جب کہ یہ دوسروں کو نہ ملا۔

۳۹۷۳۔ **عن** عمرو بن سواد قال لی الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنه : ما اعطی اللہ تعالیٰ نبیا ما اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، قلت : اعطی عیسی علیه الصلوۃ والسلام احیاء الموتی ، فقال : اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حنین الجذع ۔ فهذا اکبر من ذاك ۔

حضرت عمرو بن سواد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو جو ملا وہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بھی ملا ، میں نے عرض کیا: حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو مردوں کو زندہ کرنے کو معجزہ عطا ہوا، فرمایا: حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کھجور کے خشک تنے نے فریاد کی، یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی والد ماجد قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب ''سرور القلوب بذکر المحبوب'' صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں فرماتے ہیں: امام شافعی کا فرمان حق وصواب ہے کہ مردہ تو پہلے زندہ تھا اور صورت انسانیہ نفس ناطقہ سے تعلق کی صلاحیت رکھنے کے لئے باقی ہے۔ برخلاف اس سوکھی لکڑی کے، کہ اس میں اس وقت عادۃ حیات کی صلاحیت ہی نہیں اور کبھی اس پر روح حیوانی کا فیضان ہی نہیں ہوا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہاں حیات کی ابتداء ہے اور وہاں اعادہ۔ اور اعادہ بلاشبہ آسان ہے۔ یعنی فاعل مجازی کی طرف نسبت کرتے ہوئے البتہ فاعل حقیقی رب تبارک وتعالی کے لئے سب برابر ہیں، ایک دوسرے کے مقابل اھون وآسان نہیں۔ اور سورۂ روم میں (وھو

۳۹۷۳۔ دلائل النبوۃ للهیثمی　　السفر السادس　　باب ماجاء فی حنین الجذع

ھون علیہ) فرمایا یہ مخاطب کے زعم کے لحاظ سے ہے۔

اب رہا حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا تو اس کا جواب امام سیوطی قدس سرہ نے ابونعیم سے اس طرح نقل فرمایا کہ اس کی نظیر کھجور کی شاخ کا لوہے کی تلوار میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جس سے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر میں قتال فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

اقول: حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزہ دو چیزوں پر مشتمل تھا۔ پہلی چیز تو پرند کی شکل بنانا۔ دوسری چیز پھونک مار کر اس میں روح ڈالنا۔

اس میں پہلی چیز فضل و کمال اور معجزہ کے قبیل سے نہیں کہ یہ تو اس معجزہ کی تمہید تھی۔ اور تصویر بنانا آپ کی شریعت میں حرام نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حرمت لے کر تشریف لائے۔ لہذا آپ سے یہ فعل صادر ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔ اب رہا روح ڈالنا تو اس سے کہیں زیادہ صرف مس فرما کر حیات بخشنا ہے۔ کیونکہ وہ سانس اور پھونک جو ایک نبی کے دہن مبارک سے خارج ہو اس کو وہ عظمت مقام حاصل ہے کہ اس سے کلام الہی کا صدور ہوتا ہے، لہذا یہ دوسری چیزوں کے مقابل عظیم ہے۔ تو محض مس کے ذریعہ کنکریوں میں روح کا اضافہ مٹی میں پھونک مارنے کی بہ نسبت زیادہ عظمت والا ہے۔ اور کلام کرنا اڑنے کے مقابلہ میں۔

پھر اس سے کہیں زیادہ عظیم محض حکم سے افاضہ روح فرمانا ہے جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درختوں کو حکم فرمایا تو ان میں ادراک، سماعت، حکم کی بجا آوری، حرکت، زمین کو چیرنا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو جانا۔ پھر دوسرے حکم سے واپس جانا۔ یہ سب اڑنے کے مثل اور ادراک وسماعت اس پر مستزاد۔

بلکہ ان سب سے زائد محض آپ کے گذر فرمانے سے حیات کا افاضہ ہے کہ درخت آپ کو دیکھتے، جانتے اور پہچانتے تھے کہ یہ اللہ کے رسول اور اس کے خلیفہ ہیں اور خلق خدا میں سب سے زیادہ تعظیم کے مستحق۔ لہذا آپ کو سجدہ کرتے۔ اور غور کیا جائے تو ان سب سے اعظم بے جان پتھروں میں روح، ادراک اور رویت کا افاضہ فرمانا اور ان بے زبانوں کو انسانی نطق

اور قوت گویائی بخشا ہے۔ کہ جب آپ گذر فرماتے سب آپ کی رسالت کی گواہی دیتے۔
والحمد للہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۳۲۷

اب رہا ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کا سجدہ کرنا۔ تو اس میں مسجود لہ کو قبلہ اور مسجود الیہ پر بلاشبہ زیادہ فضیلیت ہے۔ یہاں حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام قبلہ اور مسجود الیہ تھے اور مسجود لہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

امام رازی نے مفاتیح الغیب میں اور امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں (تلک الرسل فضلنا) کے تحت اس کی وضاحت فرمائی کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ الصلوہ والسلام کے سجدہ کا حکم اس لئے دیا گیا کہ نور محمدی آپ کی پیشانی میں جلوگر تھا۔ اسی لئے تو حدیث قدسی میں فرمایا: اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو افلاک کو پیدا نہ فرماتا۔

امام ابن حجر مکی، منح مکیہ، میں فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تخلیق آدم سے مقصود ہیں۔ لہذا ملائکہ کا سجدہ کرنا نور محمدی کو تھا جو حضرت آدم کی پیشانی میں ضوفگن تھا۔

انباء الحی ص ۳۲۸

سفینہ روح اور سلطنت سلیمان علیہم الصلوۃ والسلام

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی سلطنت و بادشاہت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کی برکت سے تھی۔

علامہ ابن عماد کشف الاسرار میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:
شیاطین کا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے مسخر اور تابعدار ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی برکت سے تھا۔

متعدد احادیث میں آیا کہ آپ کی حکومت و بادشاہت آپ کی انگشتری میں مضمر تھی۔
اور اس میں راز یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک نام اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ بحکم الہی آپ کی انگوٹھی میں نقش تھا۔

۳۹۷۴۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کان فص خاتم سلیمان بن داؤد علیهم الصلوة والسلام سما ویا فالقی الیه فاخذه فوضعه فی خاتمه وکان نقشه انا الله لا اله الا انا، محمد عبدی ورسولی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام کی انگشتری کا نگینہ آسمانی تھا ،آپ کو عطا ہوا تو آپ نے اس کو اپنی انگوٹھی میں جڑ والیا، اس میں لکھا تھا، انا اللہ لا الہ الا انا۔ محمد عبدی ورسولی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نیز امام زرقانی فرماتے ہیں: کہ آپ کے نام نامی کے خواص سے یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی کشتی آپ کے مبارک نام سے جاری رہی۔ انباء الحی ص ۳۲۹

اب باقی رہی حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی بادشاہت۔ تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ تمام عالموں پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علی الاطلاق خلیفہ بنایا کہ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور حضرت آدم وداؤد اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام آپ کے نائب ہیں، آپ کے اختیار وتصرف ہی سے ان کو مقرر کیا جاتا ہے جیسا کہ بادشاہ اپنی مملکت اور اس کے بعض حصوں میں اپنے نائب مقرر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے خواص میں متعین فرماتا۔ لہذا انبیائے سابقین کے شرائع واحکام آپ ہی کے احکام ہیں، اور ان کی حکومتیں آپ ہی کی حکومت۔ لہذا آپ علی الاطلاق حاکم ہیں اور مخلوق میں شرق سے غرب تک کوئی دوسرا حاکم نہیں۔ اسی لئے کل بروز قیامت سب آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے، وہاں آپ کی تنہا سیادت کا اظہار ہوگا اور سب مخلوق آپ کی محتاج ہوگی حتی کہ خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں وارد ہوا۔

۳۹۷۴۔ تهذیب تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر سلیمان بن داؤد علیهما الصلوة والسلام

لہذا ثابت ہوا کہ خلق میں جس کو بادشاہت ملی وہ حقیقۃ اور معنی ،عموما واطلاقا ،تقدما واستمرارا اول یوم سے ابدالآباد تک آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابدا ابدا۔

ان تمام چیزوں کے باوجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شاہانہ طور طریقہ اختیار نہ فرمایا، حالانکہ ساری کائنات آپ کے لئے پیش ہوئی اور حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام رب تبارک وتعالی کی بارگاہ سے یہ پیغام لائے کہ اگر آپ اس کو پسند کریں کہ تہامہ کے پہاڑ آپ کے لئے زمرد یاقوت ،سونے اور چاندی کے ہوکر چلا کریں تو ایسا کردیا جائے ،لیکن آپ نے اس کو اختیار نہ فرمایا۔

۳۹۷۵۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلغہ اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام عن ربہ تبارک وتعالیٰ ان احببت ان اسیر معک جبال تہامۃ زمردا ویاقوتا وذہبا وفضۃ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ رب العزت جل جلالہ کا یہ پیغام پہونچایا کہ اگر ایک آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد ،یاقوت ،سونے اور چاندی سے بنا کر چلاؤں ۔۱۲م

۳۹۷۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو شئت لسارت مع جبال الذہب۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے ۔۱۲م

۳۹۷۵۔اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی　بیان فضیلۃ الزہد　۹/

۳۹۷۶۔المسند لاحمد بن حنبل　کتاب الزہد　مقدمۃ الکتاب

۳۹۷۷۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو سألت اللہ تعالیٰ من یجعل تھامۃ کلھا ذھبا لفعل ۔

انباء الحی ص ۳۳۱

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا کہ وہ تہامہ کے تمام پہاڑوں کو سونے کا کردے تو ضرور ایسا کر دیتا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہ اختیار دیا تھا کہ آپ چاہیں تو نبی ہو کر شاہان وقت کی زندگی گذاریں اور چاہیں تو خالص عبدیت ونبوت پسند کریں ،تو آپ نے خالص عبدیت ونبوت اپنے رب کی بارگاہ میں تواضعاً اختیار فرمائی ۔جیسا کہ حدیث صحیح میں حضرت ابو ہریرہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

۳۹۷۸۔ **عن** خیثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خزائن الارض ومفاتیحھا مالم یعط نبی قبلک ولا یعطاہ احد بعدک ولا ینقصک ذلک عند اللہ شیئا وان شئت جمعتھا لک فی الآخرۃ ۔قال : اجمعھا لی فی الاخرۃ ۔ فانزل اللہ تعالیٰ (تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتھا الانھار ویجعل لک قصورا)۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا ہوئی کہ ہم نے تمہیں زمین کے خزانے اوران کی کنجیاں عطا کیں جو تم سے پہلے نہ کسی نبی کو ملیں اور نہ تمہارے بعد کسی کو ملیں ،اور اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارا کچھ کم نہ ہوگا ،اور اگر تم چاہو تو آخرت کے لئے ان سب کو جمع رکھا جائے ،عرض کیا: میرے لئے آخرت میں اس کو جمع رکھ ،اس

۳۹۷۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۵/۲۹۵

۳۹۷۸۔ جامع البیان للطبرانی سورۃ الفرقان تحت آیت (تبارک الذی انشاء)

وقت یہ آیت نازل ہوئی:(تبارك الله ان شاء جعل لك خيرا من ذلك جنات تجرى من تحتها الانهار ويجعل لك قصورا)۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی مطلب ہے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے قول(لا ينبغى لاحد من بعدى) کا۔کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قصدا اپنے اختیار سے اس کو ترک فرمایا۔جیسا کہ صحیحین کی حدیث میں آیا۔

۳۹۷۹۔ **عن** ابى هريره رضى الله تعالى عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسم :ان عفريتا جعل ينقلب على البارحة ليقطع علىّ صلاتى ،وان الله تعالى امكننى منه،فلقد هممت ان اربطه الى سارية من سوارى المسجد حتى تصبحوا فتنظروا اليه كلكم فذكرت قول اخى سليمان :رب اغفرلى وهب لى ملكا لا ينبغى لاحد من بعدى ،فرده الله تعالى خاسئا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:ایک سرکش جن میرے پاس گذشتہ رات آتا رہا تاکہ میری نماز میں خلل انداز ہو،لیکن اللہ تعالی نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی ،میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کریم کے ستون سے باندھ دوں ،جب صبح ہو تو تم سب اس کو دیکھو،پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کا قول یاد آگیا کہ انہوں نے دعا کی تھی:اے میرے رب مجھے بخش دے اور ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے نہ ہو،پھر اللہ تعالی نے اس جن کو دھتکار کر لوٹا دیا۔۱۲م

۳۹۸۰۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: يصلى صلوة الصبح فقرأ فالبست القرأة ، فلما فرغ من صلوته قال: لو رأيتمونى وابليس فأهويت بيدى فمازلت اخلفه حتى وجدت برد

۳۹۷۹۔الجامع الصحيح للبخارى　كتاب الانبياء باب قول الله عزوجل ووهبنا لداؤد

۳۹۸۰۔المسند لاحمد بن حنبل　مرويات ابى سعيد

لعابه بين اصبعي هاتين الا بهام والتي تليها ، ولولا دعوة اخي سليمان لأصبح مربوطا بسارية من سواري المسجد فتلاعب به صبيان المدينه۔ انباء الحی ص ۳۳۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور قرأت کی تو اس میں اشتباہ ہوگیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اگر تم مجھے دیکھتے اور ابلیس کو کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں پیچھے ہٹا یہاں تک کہ میں نے اپنی ان دو انگلیوں انگوٹھے اور اس کے متصل انگلی کے درمیان اس کے لعاب کی ٹھنڈک پائی۔ اگر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو آج صبح وہ مسجد کے ستون بندھا ہوتا او۲ر مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قلت: یہ دو قصے جدا جدا ہیں، یہ صبح کی نماز میں ابلیس کا، اور وہ صلاۃ اللیل میں عفریت کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن سب سے پہلے لباس پہنانے کی تفصیل اس طرح ہے۔

اقول: یہ لباس بطور کرامت واعزاز ہوگا، اور یہ بات ثابت اور طے شدہ کے تمام اعزاز وبزرگی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوگی۔

تو خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور فوراً آپ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میدان محشر میں آپ لباس زیب تن کئے ہوئے تشریف لائیں گے اور سب کا حشر آپ کے قدموں میں ہوگا۔ اس حال میں کہ ننگے بدن۔ اب حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آپ اس سے قبل ہی لباس زیب تن فرما چکے ہونگے۔ لہذا حضور کو اولیت حقیقۃً حاصل ہے۔ ہاں اس کے بعد تمام اولین وآخرین کی موجودگی میں شفاعت کبری اور قربت عظمی کا لباس اللہ تعالیٰ کے حضور پہنایا جائے گا۔ لہذا آپ یہ لباس پہن کر عرش اعظم کی داہنی جانب کھڑے ہونگے، بلکہ اس پر جلوہ افروز ہوں گے جیسا کہ امام مجاہد نے فرمایا۔ میں نے اس کو اپنی کتاب ''تجلی الیقین بان نبینا

سیدالمرسلین'' میں بیان فرمایا۔ ھذا بحمد الله تعالیٰ م عنی صحیح لاعبار علیه ۔ ھذا ما افاض المولیٰ سبحانه و تعالیٰ علی عبده الفقیر انباءالحی ص ۳۳۴

یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ انبیائے کرام، شہدائے عظام اور اولیائے ذوی الاحترام بروز قیامت لباس میں ملبوس ہوں گے، اور بغیر لباس عوام ہی ہونگے۔

اقول: ہمارا رب حی کریم ہے، جل جلالہ۔ لوگوں کا بغیر لباس ہونا میدان قیامت میں کوئی باعث شرم نہیں۔ کہ قیامت کی ہولناکیاں کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے باز رکھیں گی۔ اس دن ہر شخص دوسرے سے بے نیاز اور جدا ہوگا۔ حسبنا لله و نعم الوکیل۔ صحیحین میں ہے۔

۳۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : یحشر الناس یوم القیامة حفاة عراة غرلا ۔ قلت: یارسول الله ! الرجال و النساء جمیعا ینظر بعضهم الی بعض ؟ فقال: یاعائشة! الأمر اشد من ان ینظر بعضهم الی بعض ۔ انباءالحی ص ۳۳۶

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے جسم ننگے سر بغیر ختنہ جمع ہوں گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مرد اور عورتیں ایک ساتھ اور ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے، فرمایا: اے عائشہ! اس وقت اتنی شدت ہوگی کہ ایک دوسرے کی طرف نظر ہی نہ کرسکیں گے ۔۱۲م

لیکن حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب تو سب کی نگاہیں لگی ہوں گی، اور تمام مخلوق آپ کی جانب راغب ہوگی، بلکہ جب حضور روضہ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو صدیق اکبر و فاروق اعظم ساتھ ہوں گے۔ (تو اس حال میں حضور کا بے لباس ہونا کیونکر متصور)

۳۹۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری		کتاب الرقاق		باب الحشر

الصحیح لمسلم		کتاب الجنة		باب فناء الدنیا و بیان الحشر

۳۹۸۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر، احدهما عن یمینه والآخر عن شماله وهو آخذ بأیدیهما، فقال: هکذا نبعث یوم القیامة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور مسجد نبوی میں داخل ہوئے، ساتھ میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ایک داہنی جانب اور دوسرے بائیں جانب اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔ ۱۲م

۳۹۸۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان ابا بکر لما حضرته الوفاة دعا بثیاب جدد فلبسها وقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول: ان المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها۔

(انباء الحی ص ۳۳۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر کے وصال کا وقت قریب آیا تو نیا جوڑا منگوایا اور اس کو پہن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میت اسی لباس میں اٹھائی جائے گی جس میں انتقال ہوا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان کے خلاف ہے، جن میں بے لباس اٹھنے اور میدان قیامت میں جانے کا ذکر ہے، لہذا علمائے کرام نے ان کے درمیان یوں تطبیق دی کہ درجات مختلف ہیں۔ تو توزیعا یہ کہا جاتا ہے کہ بعض عاری اور بعض کاسی ہوں گے۔

اقول: بلکہ جو کاسی یعنی صاحب لباس ہوں گے ان کی بھی متعدد جماعتیں ہوں گی۔ بعض تو انہیں کپڑوں میں ہوں گے جن میں انتقال ہوا۔

۳۹۸۲۔ الجامع للترمذی ابواب المناقب مناقب الفاروق الاعظم

۳۹۸۳۔ السنن لابی داؤد کتاب الجنائز باب مایستحب من تطهیر ثیاب المیت

اس حدیث میں انہیں کا بیان ہے۔ بعض وہ ہوں گے جن کو ان کے کفن میں اٹھایا جائے گا۔حدیث میں ہے:

۳۹۸۴۔ **عن** عمرو بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دفننا ام معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فأمر بھا فکفنت فی ثیاب جدد، وقال: احسنوا اکفان موتاکم فانھم یحشرون فیھا۔

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کی تجہیز وتدفین کی تو آپ نے جدید لباس میں کفن دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کہ یہ اسی میں اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ توزیع وتطبیق میں یہ حدیث نص ہے جو حضرت ابوذر سے مروی ہے:

۳۹۸۵۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حدثنی الصادق المصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الناس یحشرون یوم القیامۃ علی ثلاثۃ افواج، طاعمین کاسین راکبین، وفوج یمشون، وفوج تسحبھم الملائکۃ علی وجوھھم۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین گروہ میں اٹھائیں جائیں گے۔ ایک تو وہ جو کھاتے پیتے لباس پہنے سواری پر جائیں گے۔ دوسرے پیدل۔ تیسرے وہ جن کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حجۃ الاسلام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

۳۹۸۴۔فتح الباری للعسقلانی　　کتاب لرفاق　　باب الحشر

۳۹۸۵۔المسند لاحمد بن حنبل مرویات ابی ذر　　۵/

تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں اس طرح ہے۔

بالغوا فی اکفان موتاکم ، فان امتی تحشرون فی اکفانھم وسائر الامم عراۃ۔

اپنے مردوں کے کفن میں مبالغہ کرو، یعنی اچھے کفن پہناؤ کہ میری امت اپنے کفن میں اٹھائی جائے گی اور باقی امتیں بغیر لباس۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: میں نے اس کی اصل نہ پائی۔ لیکن امام عینی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر میں فرمایا کہ مسند ابی سفیان میں یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں یہ معلوم ہو چکا کہ یہ حکم عام امت کے لئے ہے، لیکن جمہور علماء نے اس کو شہداء کے لئے خاص مانا۔ کیونکہ ان کے بارے میں حکم ہے کہ انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کیا جائے۔

علامہ قرطبی امام غزالی سے منقول حدیث کی بھی یہ ہی توجیہ کرتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہے تو شہداء کے لئے ہے تاکہ دوسری احادیث سے یہ مناقض نہ ہو۔

اقول: اس تفصیل سے تو یہ لازم آیا کہ لباس والوں کی علیحدہ علیحدہ قسمیں نہ ہوں۔ کیونکہ شہداء کا لباس تو ان کے کفن ہوں گے۔ حالانکہ امت کے حق میں توزیع وتقسیم جمہور کا مسلک ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: کہ شہداء پر اس لئے محمول کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں دفن کئے جاتے ہیں۔ لہذا لباس میں ان کو مبعوث کیا جانا دوسروں سے امتیاز کے لئے ہے۔

اقول: جب یہ امتیاز کے لئے ہے تو انبیائے کرام کے لئے اس کا ثبوت بدرجہ اولیٰ ہوگا کہ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ جیسا کہ ان کے دیگر امتیازات احادیث میں وارد ہوئے۔

۳۹۸۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبعث الانبیاء علی الدواب ویحشر صالح علی ناقتہ ویحشر ابنا

۳۹۸۶۔ المواھب اللدنیہ للقسطلانی المقصد العاشر

فاطمة علی ناقتی العضباء والقصوا واحشرانا علی البراق خطوها عند اقصی طرفها ویحشر بلال علی ناقة من نوق الجنة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سواریوں پر اٹھائے جائیں۔ اور حضرت صالح تو اپنی اونٹنی پر ہوں گے اور فاطمہ کے دونوں بیٹے میری اونٹنی عضباء اور قصواء پر، اور مجھے براق پر جس کا قدم منتہائے نظر پر پڑتا اور بلال کو ایک جنتی اونٹنی پر لایا جائے گا۔۱۲م

۳۹۸۷۔ یحشر الانبیاء یوم القیامة علی الدواب لیوافوا المحشر ، ویبعث ابنای الحسن والحسین علی ناقتین من نوق الجنة ۔

انبیائے کرام قیامت کے دن سواریوں پر ہوں گے تاکہ میدان محشر جائیں اور میرے بیٹے حسن وحسین جنتی اونٹنیوں پر۔۱۲م

۳۹۸۸۔ عن علی المرتضی کرام اللہ تعالیٰ وجہه الکریم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تحت قوله تعالیٰ: (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفد) مریم ۸۵ انباء الحی ص ۳۳۹

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ حضوت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفد (مریم۔۸۵) کے تحت فرمایا:

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب باقی رہا یہ سوال کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قیامت کے دن افاقہ ہوگا اور حضور کے فرمان کے مطابق حضرت موسی کو آپ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پائیں گے۔

تو اس کا جواب اس طرح بھی دیا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث بہت سے متقدمین ومتاخرین

۳۹۸۷۔ المستدرک للحاکم المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۲۹

۳۹۸۸۔ الدر المنثور للسیوطی

علماء کے نزدیک مشکل احادیث سے ہے۔ حتی کہ امام قاضی عیاض سے امام نووی نے نقل فرمایا:
کہ ان ھذا من اشکل الاحادیث۔ یہ مشکل ترین احادیث سے ہے۔

اسی لئے توان کے علاوہ دوسرے محققین وشارحین کواس میں سخت اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے تو ثقہ راویوں کو جورواۃ صحیحین سے ہیں وہمی اور ضعیف قرار دیدیا۔ اگر میں ان سب کی تفصیل بیان کروں اور سب کے اقوال جمع کروں تو مقصد اصلی سے خروج کا خوف ہے اور کلام کے طویل ہونے کا خطرہ ہے۔

میں نے اس مقام پر فتح الباری، عمدۃ القاری اور مرقاۃ شرح مشکوۃ کے حاشیہ پر کچھ تعلیقات تحریر کی ہیں، ان میں اپنے مولیٰ عزوجل کی توفیق سے تمام اشکالات کے بارے میں یہ ثابت کردیا ہے کہ وہ وارد ہی نہیں ہوئے، ہاں ایک شبہ ہے جس کا افادہ امام عینی نے عمدۃ القاری میں اور شیخ محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا:

کہ اس سلسلہ میں مکمل وضاحت موجود اور اجماع منقول کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروز قیامت سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے تشریف لائیں گے، آپ سے پہلے کوئی اپنی قبر سے نہیں اٹھے گا، تو پھر اس حدیث میں حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ لاادری کان فیمن الخ۔ لہذا معلوم کہ حضرت موسیٰ کو پہلے افاقہ ہوگا۔ یاوہ اس سے مستثنی قرار پائیں گے۔

اس کے حل کے لئے بعض شارحین نے یہ جزم کرلیا کہ اس حدیث میں جو تردد منقول ہے وہ راوی کا وہم ہے۔

ملاعلی قاری مرقات میں فرماتے ہیں: کہ بعثت بعد الموت میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کسی کو تقدم حاصل نہیں۔ پھر اس حدیث کے حل میں فرمایا: کہ اس حدیث میں صعقہ سے مراد نفخۂ فزع ہے جو بعثت بعد الموت سے پہلے ہوگا۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ بعثت سے پہلے نفخۂ قیامت کے سوااور کوئی نفخہ نہیں۔ حتی کہ خود علامہ علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ تمام لوگ قیامت کے دن مرجائیں گے ی عنی نفخۂ اولیٰ کے وقت۔ اور یہ نفخۂ اولی باعث موت ہی ہوگا نہ کہ محض ہول واضطراب اور بے ہوشی۔ پھر لکھتے ہیں:

ہاں یہاں ایک سہل جواب وہ بھی ہے جس کی طرف علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں ارشاد فرمایا: کہ نفخہ ہر زندہ شخص کو بے ہوش کردے گا مگر جس کو اللہ تعالی چاہے وہ اس سے مستثنی رہے گا۔ اس کے بعد ہر وہ زندہ شخص کہ اب تک اسے موت نہ آئی فورا بعد مرجائے گا۔

اور وہ نفوس قدسیہ جن کو پہلے موت آچکی اور پھر وہ زندہ کردیئے گئے یعنی انبیائے کرام اور شہدائے عظام۔ ان کے لئے محض غشی ہوگی پھر افاقہ ہوگا۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کا استثناء جس غشی سے فرمایا وہ یہ ہی ہو۔

اقول: علامہ علی قاری کا مقصود تو اس وقت ہی تام ہوسکتا ہے جب کہ افاقہ بعثت سے پہلے ہو۔ تاکہ بعثت میں سبقت لازم نہ آئے۔ اور بعثت سے پہلے افاقہ صریح حدیث صحیحین کے خلاف ہے۔

۳۹۸۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: لاتفضلوا بين انبياء الله، فانه ينفخ في الصور فيصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله، ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من بعث فاذا موسى آخذ بالعرش۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے درمیان کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دو، کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین وآسمان والے بے ہوش ہوجائیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اپنے روضہ انور سے اٹھوں گا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسی عرش کا پایہ پکڑے ہیں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں صراحت ہے کہ افاقہ سے مراد بعثت ہے۔ یہاں سے وہ قول بھی دفع

۳۹۸۹۔ الجامع الصحيح للبخاری　کتاب الانبياء　باب قول الله عزوجل وان يونس لمن المرسلين

الصحيح لمسلم　کتاب الفضائل　باب فضائل من موسی علیه الصلوة والسلام　۲/۲۶۷

ہوگیا جو ملا علی قاری، امام قاضی عیاض، اوران کے علاوہ حضرات نے پیش فرمایا کہ افاقہ سے مراد بعثت نہیں۔ بلکہ افاقہ غشی سے چھٹکارا پانا،اور بعثت مرنے کے بعد زندہ ہونے کے معنی میں آتا ہے، جیسے حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر بے ہوش ہوجانا موت نہیں تھا اوراس سے افاقہ بعث بعدالموت کے معنی میں نہیں۔

اس کے جواب میں مزید یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس افاقہ کوایک حدیث میں بعث سے بھی تعبیر فرمایا۔

۳۹۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فلا ادری أکان ممن استثنی اللہ تعالیٰ ان لا تصیبہ النفخۃ أو بعث قبلی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نہیں بتا سکتا کہ حضرت موسیٰ ان لوگوں میں ہونگے جو مستثنیٰ رہیں گے کہ ان کوصور کی آواز نہ پہنچے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے عرش اعظم تک پہلے پہونچنے کی ایک وجہ وجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ روضۂ انور سے تو حضور ہی سب سے پہلے تشریف لائیں گے،لیکن آپ بعد میں اس لئے پہونچیں گے کہ حشر ونشر ملک شام کی سرزمین پر ہوگا اور حضرت موسیٰ کی قبر اس سرزمین سے قریب جہاں عرش اعظم کے پائے ہوں گے۔لہذا حضرت موسیٰ قبر انور سے باہر تشریف لاتے ہی وہاں پہونچ جائیں گے۔اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ انور سے بقیع شریف تشریف لے جائیں گے اوران کے زندہ ہوکر باہر آنے کے منتظر رہیں گے، پھر ان کوساتھ لیکر حرمین کے درمیان اہل مکہ کا انتظار فرمائیں گے،اور جب وہ سب آجائیں گے تو آپ میدان محشر کی طرف قصد فرمائیں گے۔

جعلنا اللہ تعالیٰ من اللاحقین تبعالہ ، المتعلقین باذیالہ ، بمنہ و أفضالہ ،

۳۹۹۰۔ جامع البیان للطبری تفسیر سورۃ زمر تحت آیۃ و نفخ فی الصور

آمین رب محمد آمین ، وصل وسلم وبارك علیه وعلی آله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین ۔

بعض حضرات نے یہاں صعقہ کو بعد بعث پر محمول کیا اور بعث کے معنی میں نہیں لیا۔ امام قاضی عیاض ، امام نووی ، ابن قیم ،امام عسقلانی نے اس کو جائز مانا۔ اور امام عینی نے احادیث انبیاء میں اس پر جزم فرمایا۔ اور شیخ نے اشعۃ اللمعات میں ان کی متابعت کی ۔لیکن علامہ قرطبی نے اس کو رد کر دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی تصدیق کی۔

اقول: اولاً۔ حدیث صحیحین جو ابھی ذکر ہوئی اس کی تردید کے لئے کافی ہے، کہ اس میں صراحت ہے کہ صعقہ (موت) افاقہ (بعث) دونوں نفخوں کے وقت ہی ہوگا۔ نیز امام بخاری نے تفسیر سورۂ زمر میں روایت کی۔

۳۹۹۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی اول من یرفع رأسه بعد النفخة الآخرة ، فاذا انا بموسی متعلق بالعرش ، فلادری أکذلك کان ام بعد النفخة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے میں اٹھوں گا تو میں دیکھوں گا حضرت موسی عرش کا پایا پکڑے ہیں، تو نہیں بتایا جا سکتا کہ وہ اسی حال میں رہیں یا صور کے بعد یہاں پہو نچے ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہاں قیامت وبعثت کے دو نفخوں کے سوا کوئی تیسرا نفخہ ہی نہیں، دو کے بارے میں قرآن کریم میں آیا۔ اور زیادہ نفخوں کا امکان بغیر ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں نہ ثبوت اور نہ کسی تیسرے پر جزم۔

امام عینی علامہ کرمانی سے نقل فرماتے ہیں کہ اصح مسلک میں صرف دو نفخے ہی ہیں۔ او

۳۹۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التفسیر سورۃ الزمر باب قوله ونفخ الصور

رعلامہ عسقلانی علامہ قرطبی سے ناقل کہ صحیح یہ ہی ہے کہ دو نفخے ہیں فقط۔ کیونکہ آیت سورۂ نمل میں (ففزع) ہے۔ اور آیت سورۂ قصص میں (فصعق) ہے (الامن شاء الله) استثناء موجود ہے۔ ملخصا انباء الحی ص ۳۴۳

ثانیا اقول: عین ممکن ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فاصعق معہ) اس وقت فرمایا جب حضور کو یہ علم نہیں دیا گیا تھا کہ انبیائے کرام کو صعق لاحق نہیں ہوگا۔

بلکہ حضور کیونکر ارشاد فرماتے جب کہ خود حضور کا فرمان ہی شہداء کا استثناء فرما رہا ہے۔

۳۹۹۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سأل جبرئیل علیه الصلوة والسلام عن هذه الآیة، من الذین لم یشاء الله ان یصعقوا، قال: هم شهداء الله عزوجل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہم الصلوۃ والسلام (من الذین لم یشاء الله ان یصعقوا) کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: یہ شہدائے کرم ہوں گے۔ ۱۲م

۳۹۹۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: هم شهداء الله ثنیة الله تعالیٰ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شہداء ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ رکھے گا۔ ۱۲م

۳۹۹۴۔ **عن** سعید بن جبیر رضی الله تعالیٰ عنه قال: وزاد متقلدی السیوف حول العرش۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش کے گرد تلوار لٹکائے

۳۹۹۲۔ فتح الباری للعسقلانی کتاب الرفاق باب نفخ الصور ۱۱/

۳۹۹۳۔ الدر المنثور للسیوطی سورة الزمر تحت آیة ونفخ فی الصور

۳۹۹۴۔ جامع البیان للطبری سورة الزمر تحت آیة ونفخ فی الصور

شہداء ہوں گے۔۱۲م

۳۹۹۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: والاموات لایعلمون شیئا من ذلك، فقلت یارسول اللہ! فمن استثنی اللہ تعالیٰ حین یقول (ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ) قال: اولئك الشھداء، وانما یصل الفزع الی الاحیاء وھم احیاء عند ربھم یرزقون ووقاھم اللہ فزع ذلك الیوم وآمنھم منہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردے تو اس سے کچھ نہیں جانتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس آیت (فضزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ) میں کس کا استثناد ہے، فرمایا: یہ شہداء ہیں، فزع تو زندوں کو ہی ہوگی اور یہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں رزق پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس دن فزع سے مامون ومحفوظ رکھے گا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو جب یہ شہداء کے لئے ثابت تو انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام تو اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ اسی لئے امام بیہقی نے اختیار فرمایا کہ انبیائے کرام صلی اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے استثناء حاصل فرمائے ہوئے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپ نے آیت کریمہ کے مجمل استثناء کو حاملین عرش اور باقی چار فرشتوں پر محمول فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔

۳۹۹۶۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالوا: یا رسول اللہ! من ھؤلاء الذین استثنی اللہ؟ قال جبرئیل ومکائیل وملك الموت واسرافیل وحملۃ العرش۔

۳۹۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی　سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

۳۹۹۶۔ جامع البیان للطبری　سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمادیا؟ فرمایا چاروں مقرب فرشتے ،جبرئیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل، اور حاملین عرش۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کریمہ پر حکم عام لگایا۔ لیکن جب حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیدیا گیا کہ انبیائے کرام بھی مستثنیٰ ہیں تو پھر آپ نے ان کا بھی استثنا فرمایا۔

ایسا ہی وہاں واقع ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضلیت مطلقہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ التحیۃ والثناء کا نام لیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء ومرسلین اور جملہ اولین وآخرین پر فضیلت مطلقہ کی بشارت سنائی تو آپ نے علی الاعلان بطور تحدیث نعمت سب کو یہ مژدہ سنادیا۔ انا اکرم ولد آدم ۔وغیرھا من الاحادیث الکثیرۃ المتکاثرۃ ۔

ثالثا۔ اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ یہ صعقہ بعد البعث میدان محشر میں ہوگا اور اس میں کسی کا استثناء نہیں ۔ جیسا کہ ابن قیم کا گمان فاسد ہے، اور اسی بنا پر اس نے ثقہ راویوں کو وہمی قرار دیا ہے اور احادیث صحاح کو رد کردیا۔

اس کو نہیں معلوم کہ یہ حدیث خود بعض کا استثناء فرمارہی ہے۔ تو اگر صعقہ قیامت ہی کا صعقہ ہے تو ٹھیک ۔ اور اگر اس کے علاوہ ہے جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے تو اس میں استثناء اسی حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے۔

لیکن استثناء وارد نہ ہونے کی صورت میں ہم ان کے لئے یہ بات تسلیم نہیں کرتے۔ تو یہ راویوں کا تیسرا وہم ہوگا۔ اور دونفخوں کا ذکر جو تھا وہم ہوگا۔

بعثت کے بعد بھی ابن حزم وغیرہ نے دو نفخے مراد لئے ہیں، اور حضرت موسی ان دونوں میں بے ہوش نہیں ہوں گے ۔ یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے آپ کو افاقہ ہوجائے گا۔

بہر حال ہم صعقہ وافاقہ دونوں سے حضور کے لئے فضیلت مانتے ہیں۔ خواہ افاقہ طاری ہوا ہو۔ یا اصلی کہ صعقہ کا وجود ہی نہیں ہوا تھا۔ افاقہ کی توجیہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جب کوہ طور پر اپنے رب کی تجلی دیکھی تو آپ بے ہوش ہو گئے۔

۳۹۹۷۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خر موسى صعقا مقدار جمعة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جمعہ کی مقدار بے ہوش رہے۔۱۲م

۳۹۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قرء هذه الآية (فلما تجلى ربه للجبل) قال : واشار باصبعه ووضع طرف ابهامه على انملة الخنصر اى على المفصل الا على من الخنصر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے (فلما تجلى ربه للجبل) آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: وہ تجلی اس طرح تھی، یعنی آپ نے انگوٹھے کو چھنگلی کے پورے پر رکھا۔ یعنی آخری مفصل پر (گویا بہت مختصر تجلی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ تجلی نور تھی نہ کہ تجلی ذات کہ وہ تبعض وتجزی سے منزہ ہے، یہ مختصر تجلی کوہ طور پر تھی نہ کہ حضور موسی کی ذات پر۔ پھر حضرت موسی نے پہاڑ کو دیکھا ایسا نہیں کہ آپ کی نظر اس تجلی پر تھی۔ ان تمام چیزوں کے باوجود حضرت کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم برداشت نہ کر سکے اور ایک ہفتہ بے ہوش رہے۔

ہاں حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا کمال معجزہ ملاحظہ کیجئے، کہ اپنے رب کو دو مرتبہ

۳۹۹۷۔ الدر المنثور للسیوطی سورة الاعراف تحت آية فلما تجلى ربه الآية

۳۹۹۸۔ المستدرك للحاكم باب التفسير جامع البيان للطبرى تفسير فلما تجلى ربه

الجامع للترمذى ابواب التفسير تفسير سورة الاعراف ۱۳۳/۲

دیکھا۔ نہ بے ہوش ہوئے اور نہ کوئی ہول پیدا ہوا۔ بلکہ ان کی شان تو (مازاغ البصر وماطغی) تھی۔ تو کون ہے جس سے ایسا عظیم ثبات معرض وجود میں آیا ہو۔ نہ کوئی فرشتہ و نبی اپنی قوت روحانی سے ثابت رہا۔ اور نہ کوئی پہاڑ اور فلک اپنی شدت جسمانی سے۔ یہ ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال فضل افاقہ میں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

صعقہ کی توجیہ اس طرح ہے کہ اگر عرصات قیامت میں یہ صعقہ لاحق ہو بھی تو یہ کسی فزع وہول کی وجہ سے نہیں۔ کہ اس دن تو آپ کے خدام خاص وغلام بھی اس سے مامون ومحفوظ ہوں گے۔ لایحزنھم الفزع الاکبر۔

بلکہ اس کی نوعیت یہ ہوگی کہ جب بڑی ہولناکیاں رونما ہوں گی تو آپ کا قلب کریم رؤف ورحیم اپنی کمزور امت کے لئے بے چین ہوگا۔ کیونکہ اس دن آپ کو اپنی امت کی فکر کے سوا کوئی دوسری فکر نہ ہوگی۔ تو آپ پر جو صعقہ طاری ہوگا اگر ہوا بھی تو وہ صرف رقت ہوگی اور یہ محض امت کی خاطر۔ کیا آپ نے مہربان باپ سے ایسی رقت ووارفتگی نہیں دیکھی ہے۔ حالانکہ حضور مومنوں کے لئے رؤف ورحیم ہیں، اپنی امت پر ماں سے زیادہ شفیق ومہربان ہیں۔

ہم نے ایک عورت کا حال دیکھا کہ جب اس کو اپنے داماد کے انتقال کی خبر ملی تو وہ بے ہوش ہوگئی، کیونکہ اس کو اپنی بیٹی کی مصیبت وپریشانی نے اتنا متاثر کیا کہ وہ ہوش گنوا بیٹھی۔

بہرحال حضور کو اپنی امت کی فکر ہوگی۔ اور آپ کے سوا سب اپنی اپنی فکر میں ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے، ہر نبی ومرسل بھی اس دن نفسی نفسی فرمارہے ہوں گے۔ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین۔ بہرحال اگر ایسا ہوا تو اس صعقہ کے نتیجہ میں شفاعت کبری کا منصب عطا ہوگا۔ لہذا اس کو ہزاروں افاقوں پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ خود اپنی خاطر نہیں بلکہ امت کی غمخواری میں۔

یہ تین توجیہیں ہیں اور ان میں درمیانی زیادہ اطمینان بخش۔ والحمد للہ رب العالمین۔

انباء الحی ص ۳۵۵

۳۹۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قالت قریش للیهود اعطونا شیئا نسأل هذا الرجل، قالوا: سلوه عن الروح، فسألوا فنزلت: (ویسئلونك عن الروح، قل الروح من امر ربی) ۔ (وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) قالوا: اوتینا علما کثیرا، اوتینا التوراة، ومن اوتی التوراة فقد اوتی خیرا کثیرا، فانزل اللہ تعالیٰ: (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا) ۔ انباء الحی ص ۳۶۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے یہودیوں سے کہا کچھ چیزیں ایسی بتاؤ جو ہم ان (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے پوچھیں، بولے روح کے بارے میں معلوم کرو، ان لوگوں نے پوچھا تو یہ آیت (ویسئلونك عن الروح، قل الروح من امر ربی) نازل ہوئی، اور ساتھ ہی (وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) بولے ہمیں تو بہت علم ملا ہے، ہمیں تورات دی گئی، اور جسے تورات ملی اسے بہت بھلائی ملی، تو اللہ تعالیٰ نے (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا) نازل فرمائی۔

۴۰۰۰۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) وجمیع خلق اللہ تعالیٰ کتاب وهذا البحر یمد فیه سبعة البحر مثله فمات هؤلاء الکتاب کلهم، وکسرت هذه الاقلام کلها، ویبست هذه البحور الثمانیة، وکلام اللہ کما هو لاینقص، ولکنکم اوتیم التوراة فیها شیء من حکم اللہ، وذلك فی حکم اللہ قلیل، فارسل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فأتوه، فقرأ علیهم هذه الآیة، قال: فرجعوا مخصومین بشر۔

۳۹۹۹۔ الجامع للترمذی	ابواب التفسیر	سورة الاسراء	یسألونك عن الروح

۴۰۰۰۔ الدر المنثور للسیوطی	سورة لقمان تحت آیة وبوان مافی الارض من شجرة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) نازل ہوئی، یٰ عنی تمام مخلوق کاتب ہو، اس سمندر میں سات سمندر اور مل جائیں، تو یہ سب کاتب مرجائیں، تمام قلم ٹوٹ جائیں اور یہ سمندر سب خشک ہوجائیں لیکن اللہ کا کلام کچھ کم نہ ہو، لیکن تمہیں تورات دی گئی اس میں اللہ کے کچھ احکام ہیں اور یہ بہت کم ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے نزول کے بعد یہود کو بلایا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی تو سب اپنا سامنہ لے کر چلے گئے۔۱۲م

۴۰۰۱۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، وفیہ فقالوا: تزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا وقد اوتینا التوراۃ وھی الحکمۃ ، ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیر کثیرا، وتزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا ، فکیف یجتمع ھاتان ۔فنزلت ھذہ الآیۃ (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) ونزلت التی فی الکھف:(قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی --- الآیۃ)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بولے: آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کم علم ملا حالانکہ ہمیں تورات دی گئی جو حکمت ہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی ،اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) اور سورۂ کھف کی آیت (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی۔ الآیۃ)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ شبہ یہود کی جانب سے تھا، اور جواب غفور ودود، حبیب محمود کی طرف سے۔ جل وعلا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کا علم غیر متناہی ہے، اسی طرح اس کی حکمتیں۔ اور ہر ذرہ میں جو مصلحتیں اس نے ودیعت فرمائیں وہ سب متناہی ہیں۔ اس سے پہلے ہم بتا چکے کہ ہر ذرہ ممکنہ کے احوال غیر متناہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس کو بیان فرمایا۔ اور جس کو چھوڑ دیا وہ

۴۰۰۱۔ جامع البیان للطبری سورۃ لقمان تحت آیۃ وبوان مافی الارض من شجرۃ

سب کی حکمت بالغہ کے تحت ہے۔

لہذا انبیائے کرام کے علوم اللہ تعالی کی عطا سے ان سب کو محیط ہیں جن کو اللہ تعالی نے بیان فرمایا۔ لہذا ایسے ہر ہر ذرہ کا، ہر ہر بال کا، اور ہر ہر پتہ کا علم ان کے رنگ، مقدار، وضع، وزن، شکل اور محل وغیرہ کے ساتھ ان کے پیش نظر ہے۔

ان تمام چیزوں کے باوجود جن کو اللہ تعالی نے بیان نہیں فرمایا وہ غیر متناہی ہے، اور غیر متناہی بالفعل کا احاطہ مخلوق کا علم نہیں کرتا۔ اور ما کان و ما یکون کا علم متناہی بالفعل ہے۔ اور متناہی وغیر متناہی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ لہذا وہ حکمتیں جو اللہ تعالی نے اپنی مخلوق میں ودیعت فرمائیں ان کو اللہ تعالی کی عطا سے جانتے ہیں اور وہ فی نفسہ اس کثرت سے ہیں کہ اگر ان کو معرض تحریر میں لایا جائے تو زمین وآسمان کے درمیان کا خلا ان کے دفتر سے بھر جائے۔ پھر بھی اللہ تعالی کے علم کے مقابل وہ بہت تھوڑے علام ہیں۔

هكذا ينبغي ان يفهم المقام انباء الحي ص ٣٦٧

٤٠٠٢- **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: قال الله تعالیٰ: اعددت لعبادی الصالحين ۔ لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر، قال ابو هريرة: اقرؤا ان شئتم (نفس ما اخفی لهم من قرأة اعين)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے تیار کھا ہے جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ اس کے دل پر خطرہ گذرا، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين)۔ ۱۲م

٤٠٠٢- الجامع الصحيح للبخاری　كتاب التفسير　سورة السجدة

الصحيح لمسلم　كتاب الجنة وصفة نعيمها

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے منکرین کے سب سے بڑے عالم اور سب سے سخت جھگڑالو، زبان دراز اور فلسفی ہذیانات بکنے والے نے احتجاج کیا کہ یہاں خفا کو صیغہ ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس بات کا افادہ کرتا ہے۔ کہ مخفی چیزیں وہ ہیں جو ہو چکیں۔ لہذا آیت اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہے کہ بعض چیزیں وہ ہیں جو وقوع پذیر ہو چکیں لیکن ان کا علم غیر اللہ کو کسی نوع کی تفصیل سے اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اخفا اور پوشیدگی کا زمانہ باقی ہے، جب یہ زمانہ منتہی ہو گا یعنی دخول جنت کے وقت تو یہ خفا ختم ہو گا۔ یہ اس کی طول طویل بکواس کا خلاصہ ہے۔

اقول: اولا۔ (لاتعلم) نفی حال پر دلالت کرتا ہے، نفی استقبال پر اس کی کوئی دلالت نہیں۔ کیا منافقین کے حال کے بارے میں نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (لاتعلمھم) پھر خود ہی خداوند قدوس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم فرمادیا۔ کمامر۔ نیز (لھم) میں لام نفع، اور (قرۃ اعین) اس بات بر دال ہے کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو یقیناً ان کے لئے ظہور ہو جائے گا۔ لیکن آیت میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ اس سے قبل تمام مخلوق کے لئے اس کا علم ممتنع ہے حتی سید الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کلام کا ابتدائی حصہ اس وقت نفی علم کے عموم پر دلالت کرتا ہے۔ جب آیت کریمہ نازل ہوئی، اور آخر کلام ان لوگوں کے لئے حصول علم پر دلالت کرتا ہے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان دونوں وقتوں کے درمیان طویل زمانہ ہے۔ اس مدۃ کے سلسلہ میں آیت کی کوئی دلالت نہیں، نہ نفی میں اور نہ اثبات میں۔

اب عموم نفی کو جنت کے دخول تک مستمر ماننا خالص نفسانی ہوس ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔ لہذا یہاں سے وہ شبہ مندفع ہو گیا جو ہماری کتاب کی عبارت پر وارد ہو رہا تھا، ہم نے وہاں کہا تھا کہ قرآن کریم حضور نبی علیہ التحیۃ والتسلیم کے لئے ہر چیز کا تبیان ہے اور ہر شئی کی تفصیل۔ اور یہ آیت اس کی نفی نہیں کرتی۔ کہ بعض چیزیں قرآن کے مکمل نازل ہونے سے پہلے اگر پوشیدہ ہیں تو اس سے مقصود پر کوئی اثر نہیں۔

ثانیا: صیغہ ماضی (اخفی) صرف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اخفا واقع ہوا۔ ایسا نہیں

کہ اخفا مخفی کے وجود اور وقوع پر دال ہو۔ کیونکہ خفا یہاں علم کے مقابل ہے۔ اور ظہور علمی معلوم کے خارج میں وجود کو مستلزم نہیں، تو خفا میں یہ وجود کیوں ضروری ہونے لگا۔

کیا قرآن کریم کی آیت (ان الساعة آتية أكاد اخفيها) (طه ـ ١٥) کو نہیں دیکھا ۔ کیا وقوع کے بعد وہ پوشیدہ ہوگی۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ قیامت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ کیا وہ ظاہر کردی گئی یا پوشیدہ رکھی گئی۔ جو صورت بھی ہو تمہارے نزدیک اس کا وجود اس وقت لازم ہوگا۔ اس لئے کہ اخفا کا زمانہ ماضی میں ہونا جب مخفی کے وجود کو مستلزم تو اظہار میں تو یہ بدرجۂ اولی ہوگا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ ابریز شریف میں حضرت ابو یحی شریف شہیر با بن ابی عبداللہ شریف تلمسانی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں:

کسی چیز کے پوشیدہ ہونے کے چند درجات ہیں۔ پہلا درجہ جو سب سے قوی ہے وہ یہ ہے کہ شئی کا بالکل وجود ہی نہ ہو۔ اور وہ ظلمت عدم میں مستور ہو۔ جیسے سورج وجود سے پہلے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ موجود ہو، لیکن ہمارے پاس ایسا حاسہ نہیں جو اس کا ادراک کرسکے ۔ جیسے سورج وجود کے بعد اندھے کے نزدیک۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کا وجود ہو، اور ایسا حاسہ بھی جو اس کا ادراک کرسکے، لیکن ہمارے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ہو۔ جیسے سورج بادلوں میں چھپا ہو۔

ثالثا: کسی چیز کا اس حال میں ہونا کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا، نہ بشر کے قلب پر اس کا خطرہ گزرا، یہ اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہے مطلع فرمادے۔ بلکہ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اس چیز پر کسی کے اطلاع پا جانے کے بعد بھی وہ چیز اپنے حکم پر باقی رہتی ہے، اس لئے کہ یہاں تو مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ عالم شہادت سے نہیں کہ لوگ عموما اپنے حواس سلیمہ اور عقل سے اس تک وصول حاصل کریں۔ اس کی وضاحت خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوب فرمائی۔

٤٠٠٣۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمدینۃ عن لیلۃ اسری بہ من مکۃ (وسباق الحدیث الی ان قال) ثم اخذت علی الکوثر حتی دخلت الجنۃ ، فاذا فیھا مالاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے معراج کا واقعہ بیان فرمایا: اس میں یہ بھی فرمایا: کہ پھر میں کوثر اور جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں وہ چیزیں دیکھیں جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ قلب بشر پر اس کا خطرہ گذرا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! یہاں حضور نے ان چیزوں کا دیدار بھی فرمایا اور اس کے باوجود انہیں صفات سے متصف کیا، کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، وغیرہ۔ انباء الحی ص ۳۷۳

٤٠٠٤۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قول تعالیٰ : (وما ادری مایفعل بی ولا بکم) قال: نسختھا آیۃ الفتح ، فقال رجل من المومنین : ھنیئالک یانبی اللہ ، قد علمنا الآن مایفعل بک فماذا یفعل بنا؟ فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ فی سورۃ الاحزاب (وبشرالمؤمنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا۔ وقال :(لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔۔۔۔ الآیۃ)فبین اللہ مایفعل بہ وبھم۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے قرآن (وما ادری ما یفعل بی ولا بکم) کے بارے میں فرمایا، آیت سورہ فتح نے اس کو منسوخ فرمادیا۔ جب وہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی بولے: یا

٤٠٠٣۔ جامع البیان للطبری تحت قولہ تعالیٰ سبحان الذی اسری الآیۃ

٤٠٠٤۔ الدر المنثور للسیوطی تحت قل ماکنت بدعامن الرسل

رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو ہم نے اب جان لیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ تو ہمارا حال بھی بیان فرمائیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ((وبشر المؤمنین بان لهم من الله فضلا کبیرا۔ وقال: (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔ الآیة) تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ حضور کے اور مؤمنین کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ۱۲م

۴۰۰۵۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: انزلت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) مرجعه من الحديبية فقال: لقد انزلت علیّ آیة هی احب الیّ مما علی الارض، ثم قرأ علیهم، فقالوا هنيئا مرئيا یارسول الله! قد بين الله لك ماذا يفعل بك؟ فما ذا يفعل بنا؟ فنزلت عليه (لیدخل المومنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار) حتى بلغ (فوزا عظیما)۔

حضرت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیہ (لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) (سورۃ الفتح۔) حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تو آیت نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو روئے زمین کی ہر چیز سے مجھے محبوب ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، صحابہ کرام نے مبارک باد پیش کی،، اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان فرمادیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، لیکن ہمارا حال معلوم نہ ہوا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنٰت تجری من تحتها الانهار۔ فوزاً مبینا) تک۔

۴۰۰۶۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: (وما ادری مایفعل بی ولا بکم) نزل الله تعالیٰ بعد هذا (لیغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وما تاخر) وقوله تعالی: (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات) فاعلم الله تعالیٰ نبيه صلى الله تعالیٰ

۴۰۰۵۔ الجامع للترمذی　ابواب التفسير　سورة الفتح

۴۰۰۶۔ التفسير لابن ابی حاتم　تحت آية قل ما كنت بدعا من الرسل

علیه وسلم مایفعل به وبالمؤمنین جمیعا ۔ انباء الحی ص ۳۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وما ادری مایفعل لی الآیۃ) نازل ہوئی تو اس کے بعد (لیغفرلك الله الآیة) اتری اور پھر (لیدخل المؤمنین الآیۃ) نازل ہوئی ۔۱۲م

حضور علم کتابت جانتے ہیں تھے یا نہیں ۔ اور امی کا معنی

۴۰۰۷ ۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا کنت احدکم بسم الله الرحمن الرحیم فلیمم الرحمن ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم (بسم الله الرحمن الرحیم) لکھو تو (رحمٰن) پر کھڑا زبر بھی لگاؤ ۔۱۲م

۴۰۰۸ ۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا کتبت فبین السین فی بسم الله الرحمن الرحیم ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ کی کتابت کا طریقہ تعلیم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کی سین کو واضح کر کے لکھنا ۔۱۲م

۴۰۱۰ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رأیت لیلة اسری بی علی باب الجنة مکتوبا، الصدقة لعشر امثالها والقرض ثمانیة عشر، فقلت یاجبرئیل مابال القرض افضل من الصدقة، قال: لان السائل یسأل و عنده، والمستقرض لایستقرض لامن حاجة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۰۷ ۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۱۱۶۸

۴۰۰۸ ۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۱۰۸۷

۴۰۱۰ ۔ السنن لابن ماجه ابواب الصدقات باب القرض

تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی شب جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا ثواب اور قرض کا اٹھارہ گنا، میں نے کہا: اے جبرئیل! قرض میں کیا خوبی ہے کہ صدقہ سے افضل قرار پایا۔ عرض کیا: سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس ہوتا بھی ہے، اور قرض چاہنے والا ضرورت ہی سے قرض لیتا ہے۔ ۱۲م

۴۰۱۱۔ **عن** ابی الحمراء رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : لما اسری بی الی السماء بعة فاذا علی ساق العرش الأیمن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۔

حضرت ابوحمراء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میں معراج میں جب ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا تو عرش کی داہنی ساق پر لکھا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

۴۰۱۲۔ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: مامررت بسماالارأیت فیھا مکتوبا محمد رسول اللہ ، ابوبکر الصدیق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس آسمان سے گذرا وہاں میں نے محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق لکھا دیکھا۔ ۱۲م

۴۰۱۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: لما عرج بی الی السماء مامررت بسماء الا وجدت اسمی فیھا مکتوبا محمد رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی۔

۴۰۱۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی　　کتاب المناقب　　باب جامع فی مناقبہ

۴۰۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ　　۲۹۶۶

۴۰۱۳۔ کشف الاستار عن زوائد البزار للھیثمی　　۲۴۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج میں آسمانوں سے گذرا تو جس آسمان سے گذرتا وہاں اپنا نام لکھا ہوا پاتا محمد رسول اللہ، اور ساتھ ہی اس کے نیچے ابوبکر صدیق بھی لکھا تھا۔۱۲م

۴۰۱۴۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :رأیت لیلۃ اسری بی علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم علیھما۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شب اسراء عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، لکھا دیکھا۔

۴۰۱۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :رأیت لیلۃ اسری بی فی العرش فریدۃ خضراء ،فیھا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،

الخصائص الکبری للسیوطی باب خصوصیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شب اسراء سبز موتی دیکھا جس میں سفید نور سے لکھا تھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق،

۴۰۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :رأیت لیلۃ اسری بی حول العرش مکتوبا آیۃ الکرسی الی العلی العظیم محمد رسول اللہ قبل ان یخلق الشمس والقمر بالفی عام ،ابو بکر

۴۰۱۴۔تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ ۵۳۷۹

۴۰۱۵۔تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ ۵۹۰۸

۴۰۱۶۔مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۳۱۸۸

الصدیق علی اثرہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم کے گرد آیت الکرسی لکھی دیکھی اور محمد رسول اللہ بھی، جو شمس وقمر کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے لکھا گیا تھا، اور ساتھ ہی صدیق اکبر لکھا گیا تھا۔۱۲م

۴۰۱۷۔ **عن** جعفر بن محمد الصادق عن ابیه عن جده و عن امیر المؤ منین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهم قالا :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :رأیت لیلة اسری بی علی العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق، عثمان ذو النورین یقتل ظلما۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم پر لکھا دیکھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، اور عثمان ذوالنورین کو ظلماً قتل کیا جائے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت کریمہ (الذین یتبعون الرسول النبی الامی) میں امی کا معنی ہے جو نہ کتابت جانتا ہو اور نہ نقوش کتابیہ وحساب۔

پھر کہا: معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مروی ہے کے تمہارے نبی امی ہیں جو نہ لکھتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں اور نہ حساب رکھتے ہیں۔

پھر کہا: اس میں شک نہیں کہ نقوش کتابیہ کا تعلق عالم شہادت سے ہے، اور وہ اپنیا صول وضوابط کے اعتبار سے مختلف اور کثیر انواع پر مشتمل ہے، کہ مختلف زمانوں میں اصطلاحات میں اختلاف رونما ہوا، اور اپنی جزئیات کے اعتبار سے تو وہ غیر متناہی لاتقف عندحد کی منزل

۴۰۱۷۔تاریخ بغداد للخطیب ترجمه عبد الرحمن

میں ہیں۔اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وصف امی سے متصف فرمایا اور یہ وصف منسوخ بھی نہیں ہوا،تو آپ کو ان نقوش و کتابت اور ان کی قرأت کا علم نہیں تھا ۔حالانکہ آپ کو خلافت کبری حاصل اور غایت اتصال باطنی بھی عطا ہوئی اس کے باوجود آپ عالم شہادت کے تمام افراد کو بھی نہیں جانتے تھے۔

اقول :اولا۔تو نے امی کا معنی بیان کیا جو کتابت نہ جانتا ہو،حالانکہ امام بغوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا:جو کتابت نہ کرتا ہو۔کیا دونوں میں عظیم فرق نہیں ہے؟

اگر تیری مراد علم سے ملکہ ہے تو یچ ہے۔پھر یہ باب قدرت کے قبیل سے ہوگا نہ کہ باب علم سے جس کی بحث یہاں ہے۔کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے لیکن اس کو ملکہ سے تعبیر کرنا غلط،اور اس کا علم اس سے قطعا متعالی و بلند ہے۔

اب اگر حضور نے خوشخطی کا اظہار نہ فرمایا اور اللہ کی عطا سے آپ کو ہر مکتوب کا علم حاصل ہوا تو یہ آپ کی امیت کے کب منافی ہے۔

امام قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں:آپ کے معجزات باہرہ میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس میں تمام علوم و معارف جمع فرمائے۔اور دینی و دنیوی تمام مصالح کی اطلاع بخشی ۔ان تمام چیزوں کے باوجود آپ کتابت نہیں فرماتے تھے۔لیکن آپ کو تمام چیزوں کا علم عطا ہوا تھا۔یہ تمام احادیث اس کی واضح دلیل ہیں۔

(انباء الحي صفحہ ۳۹۴)

اب یہاں یہ بحث باقی رہتی ہے کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے اپنے دست مقدس سے کبھی کچھ لکھا۔

اس کے وقوع کے قائلین میں مذاہب اربعہ کے علما کی ایک جماعت ہے۔نیز حفاظ حدیث،عظمائے متکلمین،اور بعض ائمہ تابعین ہیں،حتی کہ بعض صحابہ سے بھی ایسا منقول ہوا۔

علمائے کرام میں قاضی ابو الولید باجی ،شیخ ابو ذر ہروی مالکی ،امام فقیہ ابو جعفر اصولی سمنانی حنفی ،محدث ابو الفتح نیشاپوری،ان کے علاوہ علمائے افریقہ وصقلیہ وغیرہما جو قرن خامس

میں علامہ باجی کے معاصر گزرے۔ان کے بعد ابوالفرج ابن جوزی حنبلی، امام قرطبی مالکی۔

متاخرین علماء میں علی قاری مکی، اسی کی طرف میلان ہے علامہ طیبی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی شارحین مشکاۃ کا۔اسی کو راجح قرار دیا امام قاضی عیاض مالکی نے، اور اس کو باقی رکھا شیخ الاسلام نووی شافعی نے، اور ان سے پہلے تمام شوافع نے اس کو اپنایا۔جیسے محدث عمر بن شیبہ، امام بخاری و مسلم کے معاصر۔اور امام ثقہ یونس بن میسرہ تابعی، اور امام ثقہ عون بن عتبہ بن مسعود تابعی، امام جلیل ثقہ عامر شعبی، وغیرہم کبرائے تابعین نے مقبول رکھا۔عبداللہ بن عتبہ سید " حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے جو صغار صحابہ سے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

حضرت یونس بن میسرہ نے حضرت سہل بن حنظلیہ کی حدیث مذکور روایت کرنے کے بعد فرمایا: کہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضور پر جب قرآن کریم نازل ہوا تو آپ نے اس کو لکھا بھی۔

۴۰۱۸۔ **عن** عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما مات رسول اللھصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی کتب وقرء ۔ قال مجالد فذکرتہ للشعبی فقال : صدق ، قد سمعت من یذکر ذلک ۔

(انباء الحی ص ۳۹۶)

حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال سے قبل لکھا بھی اور پڑھا بھی۔مجالد کہتے ہیں: میں نے اس کا ذکر امام شعبی سے کیا تو آپ نے فرمایا: سچ ہے، میں نے ایسا ہی ذکر کرتے سنا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ کلام یہ ہے اقوال کتابت کو ثابت کرتے ہیں۔لیکن جمہور اس کی نفی فرماتے ہیں، لہذ ہمارا ایمان اس پر ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نبی امی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز کا علم وہبی طور پر عطا کیا کسبی طور پر نہیں۔لہذا آپ کے علوم ضروری غیر مکتسب ہیں نظری نہیں۔بلکہ موصل اور موصل الیہ دونوں آپ کو نور ربانی سے ابتداء ہی سے حاصل ہوئے۔لہذا آپ کا علم مکتوب نقوش سے مستفاد نہیں۔اور نہ علم نقوش کسب سے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملکہ اور فعل کی تصویر و امتیاز سے پاک رکھا۔چنانچہ اس سے نہ آپ کی امیت میں کوئی خلل اور نہ احاطہ

علمی میں کوئی فرق۔ والحمد للہ الذی تفضل علیہ بکل فضل افضل ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکرم و فضل۔

(ملخصا انباء الحی ص ۴۲۳)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شعر کا علم تھا یا نہیں؟

۴۰۱۹۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ما ابال ما أتیت ان انا شربة تریا قاً او تعلقت تمیمة او قلت الشعر من قبل نفسه۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں خود تریاق نہ نوش کروں، تعویذ گلے میں نہ لٹکاؤں، اور شعر نہ کہوں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت (وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ) اپنے عموم الفاظ سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکو شعر کا علم نہیں تھا، حلانکہ علم شعر اولین وآخرین کے علوم سے ہے جو علوم قرآنی میں بھی شامل ہے۔

اقول: اولا. ہر وہ شخص جس کو واقعی عقل کی دولت ملی وہ جانتا ہے کہ یہاں آیت میں علم سے ملکہ مراد ہے، ی عنی ہم نے ان کو اس بات پر قدرت نہیں دی کہ وہ شعر کہا کریں، اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔علم سے ملکہ مراد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب علم می اضافت کسی صنعت کی طرف ہو تو اسی کو مراد لیا جاتا ہے، مثلاتم کہو کہ فلاں شخص تیر اندازی، تیرا کی، گھوڑ سواری، کتابت، اور طباخی وغیرہ جانتا ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کی تعریف حدی اور رسمی کو جانتا ہے، اس کے مفاہیم کا تصور اس کے ذہن میں ہے۔یا مثلاکسی کو تیر اندازی کرتے دیکھا ، یا گھوڑ سواری وغیرہ میں مشغول پایا تو اس فن سے اتصاف کا انکشاف ہو گیا۔نہیں ، بلکہ یہاں مراد وہ ملکہ اور کیفیت راسخہ ہے جس سے صحیح تیر اندازی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو۔

ان احادیث میں علم سے ملکہ ہی مراد ہے

۴۰۲۰۔ **عن** جابربن عبد الله وجابر بن عمیررضی الله تعالیٰ عنهم قالا:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:کل شیء لیس من ذکر الله فهو لهو ولعب الا ان یکون اربعة ، ملاعبة الرجل امرأته ،وتأدیب الرجل فرسه ومشی الرجل بین الغرضین وتعلیم الرجل السباحة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ لہو ولعب ہے مگر چار چیزیں ،مرد کا اپنی بیوی سے کھیلنا ،گھوڑے کا سدھانا ،نشانہ بازی کرنا ،اور تیراکی سیکھنا سکھانا۔۱۲م

۴۰۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:علموا ابناء کم السباحة والرمی والمرأة المغزل ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی ، تیراندازی سکھاؤ ،اور لڑکیوں کو کاتنا سینا وغیرہ سکھاؤ۔ ۱۲م

۴۰۲۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:علموا بنیکم الرمی فانه نکایة العدو ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کو تیراندازی سکھاؤ کہ یہ دشمن پر غلبہ کا سبب ہے۔۱۲م

۴۰۱۹۔ السنن لابی داود ، کتاب الطب ، باب التریاق

۴۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی ، کتاب اللهو واللعب ۴۰۶۱۲

۴۰۲۱۔شعب الایمان للبیهقی ،۔ باب حقوق الاولاد ولاهین ۸۶۶۴

۴۰۲۲۔ السنن لابی داود ، کتاب الطب ، باب التریاق

۴۰۲۳۔ **عن** الشفاء بنت عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال :قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ألا تعلمین هذه رقیة النملة کما علمتها الکتابة ۔

حضرت شفابنت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو اس کو چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سکھاتی جس طرح تو اس کو کتابت سکھائی۔۱۲م

۴۰۲۴۔ **عن** بکر بن عبد الله الربیع الا نصاری عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : علموا اولا دکم السباحة والریایة ۔

حضرت بکر بن عبداللہ بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چنانچہ یہ تمام احادیث باب قدرت سے ہیں باب علم سے نہیں۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ (وما علمناہ) سے جس کی نفی آیت کریمہ میں ہے وہ (وعلمناہ من لدنا علما) کے باب سے نہیں۔

بلکہ یہ (وعلمناه صنعة لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم فهل انتم شاکرون۔الانبیاء۔ ۸۰، اورہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آ(زخمی ہونے سے) بچائے تو کیا تم شکر کروگے،

کے قبیل سے ہے۔اوراللہ تعالی نے اس کو اس طرح بیان فرمایا:(والنا له الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد ۔الانبیاء۔ ۱۰، ۱۱، اورہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کالحاظ رکھ۔

تو اس آیت میں حکم دیا، اور حکم امتثال کو واجب کرتا ہے،اور امتثال فعل کو،اور فعل استطاعت کے تابع،اور استطاعت ہی تو قدرت ہے۔اگر یہاں علم محض معنی تصوری میں ہوتا تو پھر نہ لوہا نرم کرنے کی ضرورت تھی اور نہ اس پر آنچ یعنی زخمی ہونے سے بچانے کا اثر اور فائدہ

۴۰۲۳۔السنن لابی داود، کتاب الطب، باب الترياق

مرتب ہوتا۔

امام بغوی تہذیب میں، پھر امام ابن حجر عسقلانی تخریج احادیث رافعی میں، پھر علامہ شہاب قسطلانی عنایۃ القاضی میں فرماتے ہیں: کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش خطی کا علم رکھتے اور نہیں لکھتے تھے۔ اور خوب شعر گوئی سے واقف تھے اور شعر گوئی نہ فرماتے تھے ۔تو اس سلسلہ میں اصح مسلک یہ ہے کہ عملی طور پر ان کی خوبیوں کا اظہار نہیں فرمایا، اس کے باوجود عمدہ اشعار اور ردی کلام منظوم میں امتیاز فرماتے۔

امام قاضی عیاضفر ماتے ہیں: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لغات عرب کا بخوبی علم تھا اور مع اشعار اس کا حفظ مشہور بات ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:۔ کہ آپ اگر چہ شعر گوئی نہیں فرماتے اور نہ اشعار پڑھتے ، اور اگر اتفاق سے کبھی شعر پڑھتے تو اس کا وزن بدل دیتے۔ اس کے باوجود آپ کے دربار میں شعرائے عرب مدحیہ اشعار پڑھتے تو آپ نہایت توجہ سے ان کو سماعت فرماتے اور انکے معانی سے وہ سب کچھ جانتے جہاں تک دوسروں کی رسائی نہیں ہوتی۔

یہاں مصنف نے کتابت کے بعد شعر کا ذکر ایک خاص مناسبت کے تحت کیا ہے، کہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کی آپ کو معارفت تامہ حاصل تھی لیکن کبھی آپ اس میں مشغول نہیں ہوئے۔

واضح رہے کہ (وما علمناہ الشعر) میں قطعاً سلب کلی مراد ہے، نہ کہ سلب کلیہ، کہ یہ تو ہر شاعر کو حاصل ہوتا ہے حتی کہ شعرائے جاہلیت میں سب سے بڑے شاعر امرء القیس کو بھی ۔تو یہ آپ کے خصائص سے کیسے شمار ہو سکتا ہے۔ نیز (وما ینبغی لہ) سے بھی اس کا افادہ ہوتا ہے، یعنی آپ کی شان کے یہ لائق نہیں تھا، بلکہ آپ کے حق میں یہ نقص تھا۔ اور یہ بات قطعا معلوم کہ نقص بالکلیہ آپ سے منتفی ہے۔ لہٰذا جو چیز آپ کے لائق نہیں اس میں مشغولیت بھی نہیں ہوسکتی ۔اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی پورا شعر نہیں کہا اور کبھی کہا بھی تو اس کا وزن ساقط فرما دیا۔

٤٠٢٥ ۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه قیل لعائشة رضی الله تعالیٰ عنه هل کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت : کان ابغض الحدیث الیه غیراً انه کان یتمثل ببیت اخی بنی قیس یجعل اخره اوله وأوله ویقول :

ویاتیك من لم تزود بالاخبار

فقال له ابوبکر رضی الله تعالی عنه لیس هکذا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی والله ما انا بشاعر ولا ینبغی لی ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز کے تعلق سے شعر کہتے تھے؟ فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ نہایت نہ پسند تھا مگر کبھی بنو قیس کے اشعار پڑھتے تو مصرع کا اول جز آخر میں کردیتے اور آخر کا اول میں، اور یوں پڑھتے ،ویاتیك من لم تزود بالاخبار ۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اس طرح نہیں ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! بے شک میں شاعر نہیں اور نہ یہ میرے لائق ہے۔

٤٠٢٦ ۔ **عن** الحسن رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یتمثل بهذا البیت ۔ کفی بالاسلام والشیب للمرء ناهیا ۔ فقال ابوبکر رضی الله تعالی عنه : اشهد انك رسول الله ما علمك الشعر وما ینبغی لك ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مصرع اس طرح پڑھا ۔ کفی بالاسلام والشیب للمرء ناهیا ۔ اس پر صدیق اکبر

٤٠٢٥ ۔ جامع البیان للطبری ، سورۃ یٰس تحت وما علمناه الشعر

٤٠٢٦ ۔ الطبقات الکبری لابن سعد ذکر من محاسنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کو شعر کا ملکہ عطا نہیں کیا اور نہ یہ آپ کے مناسب تھا۔ ۱۲م

۴۰۲۷۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی الزنا د رضی الله تعالیٰ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال للعباس بن مرادس أرأیت قولك۔

اصبح نهبی و نهبی العبید　بین الا قرع و عیینة

فقال ابو بکر رضی الله تعالی عنه :بابی انت وامی یا رسول الله ! ما انت بشاعر ولا راویه ولا ینبغی لك، وانما قال : بین عیینة والاقرع

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی زناد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حجرت عباس ابن مرداس سے فرمایا: تم اپنے اس قول کے بارے میں بتاؤ:

اصبح نهبی و نهبی العبید　بین الا قرع و عیینة

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! آپ نہ شاعر ہیں نہ انکے اشعار کے راوی اور نہ یہ آپ کے لائق۔ شعر تو اس طرح ہے۔ بین عیینة والاقرع۔

۴۰۲۸۔ **عن** ام المومنین عائشه الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ما جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیت شعر قط الا بیتا واحدا۔

تفاءل بما تهوی یکن فلقلما
یقال لشیء کان الا تحقق

ولم یقل "تحققا "لئلا یعربه فیصیر شعرا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا مگر ایک مصرع۔

تفاءل بما تهوی یکن فلقلما
یقال لشیء کان الا تحقق

اس شعر میں دوسرے مصرع میں "تحققا" نہیں کہا کہ اس کو اعراب دیکر شعر بنالیا جاتا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ثابت شدہ چیز ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے شعراء سے بہت سے اشعار سنے۔ جیسے ضرت حسان بن ثابت، عبد اللہ بن رواحہ، کعب بن مالک صاحب توبہ، لبید بن ربیعہ، علی مرتضی، عباس بن عبد المطلب، بلال فی حمینہ الی مکہ، کعب بن زہیر صاحب بانت سعاد، عباس بن مرداس، اقرع بن حابس، زبر قان بن بدر، مالک بن نمط، برء بن مالک اخی انس، انجشہ، بجیر بن بجیرہ طائی، کلیب بن اسد حضرمی، اسود بن سریع، سواد بن قارب، اعشی مازنی، علا بن یزید حضرمی، عامر بن اکوع، خفاف بن نھلہ، بکر اسدی، عمر بن سالم، زہیر بن صرد جسمی، اسود بن مسعود ثقفی، مالک بن عوف، اعرابی طلب الغیث، شیخ شکا ولدہ، جوار فی عرس الربیع، نساء الانصار، جواری بنی نجار۔

صحابہ کے علاوہ عسکلان بن عواکر، ابو طالب، امیہ بن ابی صامت۔ کہ ان کے اشعار ایک سو کی تعداد میں شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنائے، جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمائش کی تھی۔ ابو کبیر ہذلی، ان کے اشعار ام المومنین نے سنائے تھے۔

اگر ان اشعار کو جمع کیا جائے جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سماعت فرمائے تو ایک بڑا دیوان ہو جائے، لہٰذا قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم نے بعض اشعار کا احاطہ فرمایا۔ اور یہ آیت کریمہ کے منافی نہیں۔ تو پھر اسمیں کوئی منافات نہیں کہ حضور کا علم تمام اشعار کو محیط ہو جسے نہ کوئی شعر خارج اور نہ کلام اولین وآخرین، جن وانس اور تمام مخلوق کے کلام کا کوئی حصہ باہر۔ اس لئے کہ جس چیز کا ایجاب جزئی سلب کلی کے منافی نہیں ہوتا محال ہے کہ ایجاب کلی اس کے منافی ہو۔ لہٰذا واضح ہو گیا کہ عمومات قرآن کو اس آیت کریمہ سے رد کر دینا ہذیان اور مجنون کی بڑ کے سوا کچھ نہیں، بلکہ قرآن میں اپنی رائے کو دخل دینا ہے اور بعض قرآن کو بعض سے رد کرنا ہے جو سرکشوں کا طریقہ ہے۔ (انباء الحی ص ۴۲۲)

---

۲۷ ۴۰۔ الطبقات الکبری لابن سعد،　ترجمہ عباس بن مرداس

۲۳۸ ۴۰۔ تاریخ بغداد للخطیب　ترجمہ ۵۳۲۳

وہ احادیث جو وزن عروضی پر وارد ہوئیں

یہاں پندرہ احادیث بیت تام کی ہیئت پر منقول ہوں گی اور پھر انکے بعد کامل ایک سو جز بیت اور مصرع کی شکل پر۔

۴۰۲۹۔ **عن** جندب بن سفیا ن رضی اللہ تعالیٰ عن قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : هل انت الا ء صبح دمیت ۔ وفی سبیل اللہ ما لقیت ۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نہیں مگر ایک انگلی جو خون آلود ہوئی ، اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا (کسی جہاد میں حضور کی انگلی خون آلود ہوئی تھی اس پر آپ نے یہ فرمایا)

۴۰۳۰۔ **عن** الزهری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهم یبنو ن المسجد ۔ هذا الحمال لا حما ل خیبر ۔ هذا أبر ربنا واطهر ۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بوجھ اٹھانے والے خیبر والوں کی طرح نہیں ، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور راہ خدا میں غالب آنے والے۔۱۲م

۴۰۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اعتبر والا رض با سما ئها ، واعتبر واالصا حب با لصا حب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کا اندازہ اس کے نام سے کرو، اور ساتھی کے ذریعہ اس کے ساتھی کو پہچانو۔

۴۰۲۹۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الجهاد باب من ینکب او یطعن فی سبیل اللہ

۴۰۳۰۔الطبقات الکبری لابن سعد ،

۴۰۳۱۔ کنزالعما ل للمتقی ، ۲۰۰۳۴

۴۰۳۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طالب العلم طالب الرحمة،طالب العلم رکن الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طالب علم طالب رحمت ہے، طالب رکن اسلام ہے۔۱۲م

۴۰۳۳۔ **عن** عمرو بن حریث رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الطاهر النائم ،کالصائم القائم۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: باوضو سونے والے عبادت گزار روزہ دار کی طرح ہیں۔۱۲م

۴۰۳۴۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :البر لا یبلیٰ ،والذنب لا ینسیٰ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیکی ضائع نہیں جاتی اور گناہ وبدسلوکی بھلائی نہیں جاسکتی۔۱۲م

۴۰۳۵۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا عملت سیئة، فاحدث عندها توبة۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم سے کوئی سرزد ہوتو فوراً توبہ کرو۔۱۲م

۴۰۳۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

۴۰۳۲۔مسند الفردوس للدیلمی ، ۳۹۱۵

۴۰۳۳۔مسند الفردوس للدیلمی ، ۳۹۸۱

۴۰۳۴۔کتاب الزهد لاحمد بن حنبل ، زهد ابی الدرداء

۴۰۳۵۔کتاب الزهد لاحمد بن حنبل ، زهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۴۰۳۶۔السنن لابن ماجه ، ابواب الزهد باب مثل الدنیا

تعالیٰ علیہ وسلم :الدنیا ملعونۃ ،وملعون ما فیھا ،الاذکراللہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر ۱۲م

۴۰۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :قد اختبأدعوتی، شفاعۃ لا متی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے پوشیدہ رکھی ہے۔۱۲م

۴۰۳۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :نساء کاسیات،عاریات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سی لباس والی عورتیں بھی برہنہ ہیں کہ اپنی ہیئت سے لوگوں کو مائل کرتی ہیں۔ ۱۲م

۴۰۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :عقل اھل الذمۃ ،نصف عقل المسلمین۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذمی کافر کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔۱۲م

۴۰۴۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان علمی بعد موتی، کعلمی فی الحیاۃ۔

۴۰۳۷۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابن عباس

۴۰۳۸۔الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ باب جھنم اعاذنا اللہ تعالیٰ

۴۰۳۹۔السنن للنسائی ، کتاب البیوع باب کم دیۃ الکافر

۴۰۴۰۔ کنزالعمال للمتقی ، ۲۲۴۲

التشبیہ فی البقاء دون القدر،فان الزیادۃ لا تناھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا علم میرے وصال کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا حیات میں۔۱۲م (یہاں تشبیہ علم کی بقامیں ہے نہ کہ مقدار میں، کیوں کہ زیادت کی تو انتہا ہی نہیں)

۴۰۴۱۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :صلوا علی موتاکم ،باللیل والنھار۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کی نماز جنازہ رات اوردن میں پڑھو۔۱۲م

۴۰۴۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ویل للرجال من نساء،وویل للنساء من الرجال۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنانی وضع اختیار کرنے والے مردوں پراور مردانی وضع اختیار کرنے والی عورتوں پراللہ کی ل عنت۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اورشطورومصرعوں کی صورت پر جواحادیث وارد ہوئیں وہ میری نظر میں بہت زیادہ ہیں اوروہ ہر بحرووزن کی شکل پر ہیں۔بعض کے وزن مشترک اور بعض عرب کے اوزان اور بعض عجم کے اوزان کے ساتھ خاص ہیں۔

اگر میں ان سب کی تفصیل ،تخریج ،اوزان وغیرہ بیان کرنے پرآؤں تو کلام طویل ہو جائے ،اس سلسلہ میں بعض ائمہ کرام نے قرآن کریم کی آیات کو جمع کیا ہے لیکن میں نے احادیث کی طرف کسی کو متوجہ نہیں پایا۔لہٰذا میں یہاں مکمل ایک سو احادیث پیش کرتا ہوں۔ان میں بعض کا وزن اشباع کے ذریعہ پورا ہوگا۔اس لئے نہیں کہ یہاں روایت میں اشباع ہے، العیاذ باللہ، بلکہ ہم وزن کرنے کے لئے وہ ایک اشارہ ہوگا۔جیسا کہ اکابرائمہ نے وزن عروضی دکھانے کے لئے آیات قرآنیہ اور جمل فرقانیہ میں بعض مقامات پراشباع کی طرف اشارہ کیا ہے

حالانکہ اشباع سے مراد محض وزن ہی کا اظہار ہے نہ کہ وہ کوئی ایسی قرأت ہے جس کی رو سے ہم وزن کیا جائے۔ نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔

بحور اوران کے ہم وزن احادیث

بحر الطویل

۴۰۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فقدمنى جبريل،حين اممتهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے حضرت جبریل نے آگے کیا جب امامت کا وقت آیا۔۱۲م

بحر المديد

۴۰۴۴۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا زكاة فى حجر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی طرح کے پتھر میں زکوۃ نہیں۔۱۲م

۴۰۴۵۔ **عن** سالم بن عبد الله عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا تتركوا النار فى بيوتكم۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں آگ سلگتی نہ چھوڑو۔۱۲م

۴۰۴۱۔السنن لابن ماجه ، كتاب الجنائز باب ماجاء فى اى الاوقات التى لا يصلى الخ

۴۰۴۲۔المستدرك للحاكم ، كتاب الاهوال ينتظر صاحب الصور متى يومر بنفخه

۴۰۴۳۔السنن للنسائى ، كتاب الصلوٰة باب فرض الصلوٰة ۷۸/۱

۴۰۴۴۔ كنز العمال للمتقى ، ۱۵۸۶۲ ۳۲۳/۶

۴۰۴۵۔الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب الاستئذان باب لا تترك النار ۹۳۱/۲

٤٠٤٦ ۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا قطع فی ثمر ولا کثر۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھلوں اور خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے ۔۱۲م

٤٠٤٧ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا تعجزوا فی الدعاء۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے میں نہ تھکو ۔۱۲م

٤٠٤٨ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا نذر فی المعصیة۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت وگناہ میں کوئی نذر معتبر نہیں ۔۱۲م

بحر الوافر

٤٠٤٩ ۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :علیکم بالبیاض من الثیاب۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید لباس اپناؤ ۔۱۲م

٤٠٤٦۔ السنن لابی داود ، کتاب الحدود باب مالا قطع فیه ٦٠٣/٢

٤٠٤٧۔ المستدرك للحاکم ، کتاب الدعا ١٨١٨ ٦٧١/١

٤٠٤٨۔ السنن لابی داود ، کتاب الایمان والنذور باب من رای علیه کفارة ٤٦٧/٢

٤٠٤٩۔ السنن للنسائی ، کتاب الزینة باب الامر بلبس البیض ٢٩٧/٦

٤٠٥٠۔ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :تجافوا عن عقوبة ذى المروة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہادر اور اچھے برتاؤ والے لوگوں پر سزائیں نافذ کرنے سے حتی الامکان بچو۔۱۲م

٤٠٥١۔ **عن** ابى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :شهيد البحر مثل شهيد البر۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دریا میں ڈوب کر مرنے والا خشکی کے شہید کی طرح ہے۔۱۲م

٤٠٥٢۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اذا كثر الزنا كثر السباء۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زنا کی کثرت ہوگی تو قید و بند میں بھی اضافہ ہوگا۔۱۲م

٤٠٥٣ ۔ **عن** سلمة بن قيس الاشجعى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اذا استنشقت فانتثر۔

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو جھاڑو۔۱۲م

٤٠٥٠۔ كنز العمال للمتقى ، ١٢٩٨٠ ٣١٠/٥

٤٠٥١۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ٧٧١٦ ١٧١/٨

٤٠٥٢۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ١٧٥٢ ١٨٤/٢

٤٠٥٣۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ٦٣١٠ ٣٨/٧

٤٠٥٤۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ذرونی ما ترکتکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم مجھے چھوڑ دو جو میں نے تمہارے لئے چھوڑا۔۱۲م

٤٠٥٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عجبت لطالب الدنیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے دنیا کے طالب پر تعجب ہے۔۱۲م

٤٠٥٦۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :بلال سابق الحبش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلال حبشیوں میں سب پر سبقت لے گئے۔۱۲م

٤٠٥٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :علیك باول السوق۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم شروع میں ہی بازار جاکر اپنی ضرورت پوری کرلو۔۱۲م

٤٠٥٤۔الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل باب توقیره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ٢٦٢/٢

٤٠٥٥۔ کنزالعمال للمتقی، ٤٣٨٣٨ ١٦/٣٩

٤٠٥٦۔حلیة الاولیاء لابی نعیم ،ترحمه بلال بن رباح ١٤٩/١

٤٠٥٧۔الکامل لابن عدی، رقم الترجمه ١٣٣١ ١٧٤/٥

بحر الکامل

٤٠٥٨۔ عن ابی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :البر ما سکنت الیه النفس۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیکی وہ ہے کہ قلب جس سے سکون پائے۔۱۲م

٤٠٥٩۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ترك السلام علی الضریر خیانة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کمزورنگاہ والے کوسلام نہ کرنا خیانت ہے۔۱۲م

٤٠٦٠۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :تجب الصلاة علی الغلام اذا عقل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نمازفرض ہے لڑکے پر جب بالغ ہوجائے۔۱۲م

٤٠٦١۔ عن ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عرضت علیّ امتی۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ پر میری امت پیش کی گئی۔۱۲م

٤٠٦٢۔ عن الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله

٤٠٥٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢١٦/٥

٤٠٥٩۔ کنزالعمال للمتقی، ٢٥٣٣١ ١٢٨/٩

٤٠٦٠۔ کنزالعمال للمتقی، ٤٥٣٢٦ ٤٤٠/١٦

٤٠٦١۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد باب النهی عن البصاق فی المسجد ٢٠٧/١

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :سلمان سابق فارس۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلمان اہل فارس میں سب پر سبقت لے گئے۔ ۱۲م

۴۰۶۳۔ **عن** الوضین رضی الله تعالیٰ عنه مرسلاقال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :جبل الخلیل مقدس۔

حضرت وضین بن عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑ عظیم مرتبہ والا اور پاکیزہ ہے۔ ۱۲م

۴۰۶۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :طلب الحلال فریضة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال کمائی حاصل کرنا فرض ہے۔ ۱۲م

۴۰۶۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:طلب الحلال جهاد۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بحر الهزج، مجزوا

۴۰۶۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

۴۰۶۲۔الطبقات الکبری لابن سعد، رقم الترجمه ۳۵۹ ۶۲/۴

۴۰۶۳۔ کنزالعمال للمتقی، ۳۵۰۶۳ ۲۸۶/۱۲

۴۰۶۴ کنزالعمال للمتقی، ۹۲۰۳ ۵/۴

۴۰۶۵۔ کنزالعمال للمتقی، ۹۲۰۵ ۶/۴

۴۰۶۶۔الصحیح لمسلم، کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء ۱۲۴/۲

تعالیٰ علیه وسلم :علیك السمع والطاعة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔۱۲م

۴۰۶۷۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :صهیب سابق الروم۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صہیب اہل روم پر سبقت لے گئے۔۱۲م

۴۰۶۸۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا غضب ولا نهبة۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: غصہ اور لوٹ مار جائز نہیں۔۱۲م

۴۰۶۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :استوصوا بالنساء خیرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عورتوں کا بھلائی کا حکم دو۔۱۲م

۴۰۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:الدنیا کلها متاع۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۰۶۷۔الطبقات الکبری لابن سعد، رقم الترجمه ۴۸　۳/۱۷۰

۴۰۶۸۔المعجم الکبیر للطبرانی،　۱۷/۲۳

۴۰۶۹۔الجامع الصحیح للبخاری،　کتاب النکاح باب الوصاة بالنساء　۲/۷۷۹

۴۰۷۰۔الصحیح لمسلم،　کتاب النکاح　باب بالوصیة للنساء　۱/۵۷۵

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا مکمل طور پر ساز وسامان ہے۔۱۲م

٤٠٧١ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلیٰ الله تعالیٰ علیه وسلم :ایاکم الغلو فی الدین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو۔۱۲م

٤٠٧٢ ـ **عن** فضالة بن زید الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ثلاث لا یجوز اللعب فیهن ۔

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں لہو ولعب ناجائز ہے۔۱۲م

٤٠٧٣ ـ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان المتشدقین فی النار۔

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گفتگو وغیرہ میں بداحتیاطی اختیار کرنے والے دوزخی ہیں۔۱۲م

٤٠٧٤ ـ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :کل ما ردت الیك قوسك۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہاری کمان تمہارے لئے جو شکار لوٹادے اس کو کھاؤ۔۱۲م

٤٠٧١ـ السنن للنسائی ، کتاب المناسك باب الالتقاط الحصی ٤٨/٢

٤٠٧٢ـ المعجم الکبیر للطبرانی ، ٣٠٥/١٨

٤٠٧٣ـ المعجم الکبیر للطبرانی ، ١٦٦/٨

٤٠٧٤ـ السنن لابی داود ، کتاب الضحایا باب فی الصید ٣٩٤/٢

٤٠٧٥۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم للزهراء: لا کرب علیٰ ابیك بعد الیوم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد کبھی تمہارے والد کو بے چینی لاحق نہیں ہوگی۔۱۲م

بحر الرجز

٤٠٧٦۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الله مولانا و لا مولیٰ لکم۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی و ناصر نہیں۔۱۲م

٤٠٧٧۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا تذکروا هلکاکم الا بخیر۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کیا کرو۔۱۲م

٤٠٧٨۔ **عن** معاویة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا ترکبوا الخز و لا النمار۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم اور چیتے کی خال سے بنی ہوئی زین پر سواری نہ کرو۔۱۲م

٤٠٧٥۔ کنز العمال للمتقی ، ١٨٨١٨ ٢٦٠/٧

٤٠٧٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الجهاد باب مایکره من التنازع ٤٢٦/١

٤٠٧٧۔ السنن للنسائی ، کتاب الجنائز باب النهی عن ذکر الهلکی الا بخیر ٢٧٤/١

٤٠٧٨۔ السنن لابی داود ، کتاب اللباس باب فی جلود النمور ٥٧٠/٢

٤٠٧٩ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا تغبطن فاجرا بنعمة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:تم کسی بدکار کی دولت پر رشک نہ کرو۔۱۲م

٤٠٨٠ـ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا تدفنوا موتاکم باللیل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کیا کرو۔۱۲م

٤٠٨١ـ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حد الجوار اربعون دارا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔۱۲م

٤٠٨٢ـ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : العرش من یاقوتة حمراء۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:عرش سرخ یاقوت سے بنا ہے۔۱۲م

٤٠٧٩ـ مشکوة المصابیح للتبریزی، کتاب الرقاق باب فضل الفقراء ٢/٤٤٧

٤٠٨٠ـ السنن لابن ماجه، کتاب الجنائز باب ماجاء فی الاوقات التی ١/١٠٩

٤٠٨١ـ کنزالعمال للمتقی، ٢٤٨٩٥ ٩/٥٢

٤٠٨٢ـ کنزالعمال للمتقی، ١٥١٩٥ ٦/١٥١

٤٠٨٣ـ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ترجمه عثمان بن عفان ١/٥٦

من مجزوه

٤٠٨٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:عثمان احیا امتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان غنی میری امت میں سب سے زیادہ حیادار ہیں ۔۱۲م

٤٠٨٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من سب اصحابی جلد۔

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسنے میرے صحابہ گالی دی اس کوکوڑے لگائے جائیں ۔۱۲م

٤٠٨٥۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :صلوا علی اطفالکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھو ۔۱۲م

٤٠٨٦۔ **عن** فضالة بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حافظ علی العصرین ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر اور عصر کی نمازوں خاص طور پر حفاظت کرو ۔۱۲م

٤٠٨٧۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

٤٠٨٤۔مجمع الزوائد للهیثمی ، کتاب الحدود والدیات باب فی من سب نبیا او غیره

٤٠٨٥۔السنن لابن ماجه ، کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰة علی الطفل ١٠٨/١

٤٠٨٦۔السنن لابی داود ، کتاب الصلوٰة باب المحافظة علی الصلوات ٦١/١

٤٠٨٧۔الجامع للترمذی ، ابواب الزهد باب ما جاء فی سیشة اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه

تعالیٰ علیه وسلم :لا تذبحن ذات در۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دودھ والے جانوروں کو ذبح نہ کرو۔۱۲م

٤٠٨٨۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا عقر فى الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلام میں دہشت زدہ کرنا جائز نہیں۔۱۲م

٤٠٨٩۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :شفاعتى مباحة۔

اللهم الجها واتمهالنا بجاهه عندك يا ارحم الراحمين صل وسلم وبارك عليه وعلىٰ اله وصحبه وحزبه اجمعين ۔آمين

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری شفاعت مباح ہے۔۱۲م

بحرالرمل

٤٠٩٠۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:معدن التقوى قلوب العارفين ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اولیاء اللہ کے دل تقوی کی کان ہیں۔۱۲م

٤٠٩١۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله

٤٠٨٨۔السنن لابی داود، كتاب الجنازة باب كراهية الذبح عند القبر ٢/ ٤٥٩

٤٠٨٩۔الجامع الصغير للسيوطى ٤٨٩٥

٤٠٩٠۔المعجم الكبير للطبرانى ١٣١٨٥ ١٢/ ٢٣٤

تعالیٰ علیہ وسلم :الشباب شعبة من الجنون۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوانی بھی جنون کا ایک حصہ ہے۔۱۲م

٤٠٩٢۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :کاسیات عاریات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لباس پہنے ہوئے عورتیں اپنے بدن کے بعض حصوں کو زینت کے لئے کھلا رکھنے والیاں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہیں۔۱۲م

٤٠٩٣۔ **عن** ابی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :حاملات والدات مرضعات۔

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حمل کی مشقت اٹھانے والیاں جننے والیاں دودھ پلانے والیاں۔۱۲م

٤٠٩٤۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :انھن المؤنسات الغالیات۔

حضرت عقبی بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ بہت زیادہ انس ومحبت رکھنے والیاں ہیں۔۱۲م

٤٠٩٥۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت :قال رسول اللہ صلی

٤٠٩١۔الدر المنثور للسیوطی ، تحت آیة ومن اصدق من اللہ قیلا ٢/٦٤٣

٤٠٩٢۔الصحیح لمسلم، کتاب الجنة باب جھنم اعاذنا اللہ تعالیٰ ٢/٣٨٣

٤٠٩٣۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ٧٩٨٥ ٨/٢٥٢

٤٠٩٤۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ٨٥٦ ١٧/٣١٠

٤٠٩٥۔الجامع للترمذی ،ابواب البر والصلة باب ما جاء فی اصلاح ذات البین ٢/١٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یحل الکذب الا فی ثلاث ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے علاوہ کسی میں جھوٹ جائز نہیں۔۱۲م

من مجزوہ

۴۰۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ابن اخت القوم منهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خاندانی بہن کا بیٹا خاندان ہی سے ہے۔۱۲م

۴۰۹۷۔ **عن** ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا غرار فی صلاۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں شک وشبہ نہیں۔۱۲م

۴۰۹۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :العسیلة هی الجماع۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسیلہ کا معنی جماع ہی ہے۔۱۲م

۴۰۹۹۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :حامل القرآن یرقی۔

۴۰۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض باب مولی القوم من انفسهم ۲/۱۰۰۰

۴۰۹۷۔ السنن لابی داود، کتاب الصلوٰۃ باب رد السلام ۱/۱۳۳

۴۰۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ام المؤمنین ۷/۹۳

۴۰۹۹۔ کنزالعمال للمتقی، ۲۲۹۹۲ ۱/۵۱٤

حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کا عالم اور حافظ بلند رتبہ ہے۔۱۲م

بحر السریع

٤١٠٠۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لاحبس بعد سورة النساء۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۃ نساء کے نزول کے بعد روکنا نہیں۔۱۲م

بحر المنسرج

٤١٠١۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :طوبىٰ لمن رانى۔

اللهم ارزقنا بالخير التام بجاهه عندك يا ذا الجلال والاكرام،صل وسلم وبارك عليه وعلىٰ ذويه الىٰ يوم القيامة۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جس نے میرا دیدار کیا۔۱۲م

٤١٠٢۔ **عن** ابى جزء رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :العلم فى قريش ۔

حضرت ابو جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم قریش میں ہے۔۱۲م

٤١٠٠۔السنن الكبرى للبيهقى، ١١٩٠٦ ٢٦٨/٦

٤١٠١۔المسند لاحمد بن حنبل، مرويات ابى سعيد الخدرى ١١٢٧٦ ٤٨٣/٣

٤١٠٢۔ كنز العمال للمتقى، فى غنائم ٣٣١٥ [illegible]

٤١٠٣۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مطل الغنی ظلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کا ادائے حق میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔۱۲م

٤١٠٤۔ **عن** حيان بن بح الصدائی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا خير فی الامارة۔

حضرت ابو حیان بح صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حکومت میں کوئی بھلائی نہیں۔۱۲م

٤١٠٥۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا تكرهوا البنات۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکیوں کو ناپسند نہ جانو۔۱۲م

٤١٠٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لا تقتلوا الضفادع۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مینڈک کو نہ مارو۔۱۲م

٤١٠٧۔ **عن** النواس بن سمعان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی

٤١٠٣۔الصحيح لمسلم، كتاب المساقاة باب تحريم مطل الغنی ١٨/٢

٤١٠٤۔المعجم الكبير للطبرانی ، ٣٥٧٥ ٣٦/٤

٤١٠٥۔المسند لاحمد بن حنبل، مرويات عقبه بن عامر ١٦٩٢٢ ١٤٩/٥

٤١٠٦۔ كنز العمال للمتقی ، فی قتل الحية ٣٩٩٧٤ ٣٨/١٥

٤١٠٧۔الصحيح لمسلم، كتاب البر والصلة باب تفسير البر والاثم ٣١٤/٢

الله تعالیٰ علیه وسلم :البر حسن الخلق۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیکی اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الیمن حسن الخلق۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: داہنی جانب سے شروع کرنا اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۹۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :کل ما فری الاوداج۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جورگوں کا خون بہادے ایسے آلہ کا ذبح کردا جانور کا گوشت کھاؤ۔۱۲م

بحر الخفیف

۴۱۱۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انتم الیوم خیر اهل الارض۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس زمانے میں تم تمام اہل زمین سے افضل ہو۔۱۲م

۴۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خالفوا المشرکین احفوا الشوارب۔

۴۱۰۸۔اتحاف السادة المتقین للزبیدی، کتاب ریاضة النفس　بیان فضیلة حسن الخلق

۴۱۰۹۔المصنف لابن ابی شیبة ،　کتاب الصید

۴۱۱۰۔الصحیح لمسلم،　کتاب الامارة باب استحباب مبایعة الامام ۱۲۹/۲

۴۱۱۱۔الجامع الصحیح للبخاری ،　کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار ۸۷۵/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو اور مونچھیں پست رکھو۔۱۲م

٤١١٢۔ **عن** قیس بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :رحم اللہ حارس الحرس ۔

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ محافظ پر رحم فرمائے۔۱۲م

٤١١٣۔ **عن** ام المؤ منین عائشة الصدیقةرضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ذمة المسلمین واحدة۔

حضرت ام المؤ منین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک نوعیت کی ہے۔۱۲م

٤١١٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:طاعة اللہ طاعة الوالد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والد کی فرمابرداری اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔۱۲م

٤١١٥۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لیلة القدر لیلة بلجة۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب قدر روشن رات ہے۔۱۲م

٤١١٢۔السنن الکبری للبیهقی، کتاب السیر باب فضل الحرس فی سبیل اللہ ٢٥٢/٩

٤١١٣۔المستدرك للحاکم، کتاب قسمة الفیء ٢٦٢٦ ١٦٥٣/٢

٤١١٤۔الترغیب والترهیب للمنذری، کتاب البر والصلة ٣٢٢/٣

٤١١٥۔مجمع الزوائد للهیثمی، کتاب الصیام باب فی لیلة القدر ١٧٨/٣

٤١١٦ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لیلة القدر لیلة سمحة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شب قدر سخاوت کی رات ہے۔۱۲م

٤١١٧ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اطلبوا الخیر دهر کم کله۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پوری زندگی بھلائی کے طالب رہو۔۱۲م

٤١١٨ـ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :کان داؤد اعبد البشر۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام انسانوں میں بہت عبادت گذار تھے۔۱۲م

٤١١٩ـ **عن** ابن ابزی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :کان ایوب احلم الناس۔

حضرت ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام لوگوں میں بہت بردبار تھے۔۱۲م

٤١٢٠ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله

٤١١٦ـ الدر المنثور للسیوطی ، ٦/٣٧٦

٤١١٧ـ کنز العمال للمتقی ، فصل فی آداب الدعاء ٣١٨٩ ٢/ ٧٤

٤١١٨ـ کنز العمال للمتقی ، فضائل الانبیاء علیهم السلام ٣٢٢٢ ١١/ ٤٩٣

٤١١٩ـ کنز العمال للمتقی ، فضائل الانبیاء علیهم السلام ٣٢١٦ ١١/ ٤٩١

٤١٢٠ـ کنز العمال للمتقی ، باب فی ذکر الصحابه ٣٣١٢٩ ١١/ ٦٤٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :خالد بن الولید سیف اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالد بن ولید اللہ کی تلوار ہیں ۔۱۲م

۴۱۲۱۔ **عن** عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :امتی امة مبارکة۔

حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت برکت دی گئی امت ہے ۔۱۲م

۴۱۲۲۔ **عن** سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں ٹالتی ۔۱۲م

۴۱۲۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقةرضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اطلبوا الرزق فی خبایا الارض۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رزق زمین کی پوشیدہ چیزوں میں حاصل کرو ۔۱۲م

۴۱۲۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اکثروا من تلاوة القرآن ۔

۴۱۲۱۔ کنزالعمال للمتقی ، فضائل هذه الامة ۳۴۴۵۱ ۱۲/ ۱۵۴

۴۱۲۲۔ الجامع للترمذی ، ابواب القدر، باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۲/ ۳۶

۴۱۲۳۔ کنزالعمال للمتقی ، فی آداب الکسب ۹۳۰۲ ۴/ ۲۱

۴۱۲۴۔ کنزالعمال للمتقی ، فی آداب البیت والبناء ۴۱۴۹۶ ۱۵/ ۳۸۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کثرت سے کرو۔ ۱۲م

بحرالمضارع

۴۱۲۵۔ **عن** ابی الزهیر النمیری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا تقتلوا الجراد ۔

حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹڈی کو قتل نہ کرو۔ ۱۲م

۴۱۲۶۔ **عن** رکب المصری رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :طوبیٰ لمن تواضع فی غیر منقصة۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جو غیر نقصان میں بھی تواضع اختیار کرے۔ ۱۲م

بحر المقتضب

۴۱۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :السواك مطهرة۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منھ کو صاف ستھرا رکھنے والی چیز ہے۔ ۱۲م

۴۱۲۸۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اتخذه من ورق۔

۴۱۲۵۔ کنزالعمال للمتقی، فضائل الطیور ۳۵۲۹۴ ۱۲/۳۳۷

۴۱۲۶۔السنن الکبری للبیهقی، باب کراهیة امساك الفضل ۷۷۸۳ ۴/۳۰۶

۴۱۲۷۔الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الصوم باب السواك والرطب ۱/۲۵۹

۴۱۲۸۔السنن لابی داود، کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحدید ۲/۵۸۰

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگوٹھی چاندی کی بناؤ۔۱۲م

بحر المجتث

٤١٢٩۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا أسأت فأحسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی برائی سرزد ہوتو فورا کوئی بھلا کام کرو۔۱۲م

٤١٣٠۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یتم بعد احتلام۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں رہتا۔۱۲م

بحر المتقارب

٤١٣١۔ **عن** سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :قل آمنت باللہ ثم استقم۔

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔۱۲م

٤١٣٢۔ **عن** عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اقلوا الدخول علی الأغنیاء۔

٤١٢٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ابی ذرالغفاری ٢١٠٦٣ ٦/٢٣١

٤١٣٠۔ السنن لابی داود، کتاب الوصایا باب ما یقطع الیتم ٢/٣٩٧

٤١٣١۔ کنز العمال للمتقی، باب الاستقامت ٥٤٧٧ ٣/٥٧

٤١٣٢۔ المستدرك للحاکم، کتاب الرقاق ٧٨٦٩ ٤/٣٤٧

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مالدارلوگوں کی ڈیوڑھی پر کم ہی جاؤ۔۱۲م

٤١٣٣۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :أتموا الصفوف فأني أراكم۔

حضرت بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ صفیں مکمل کروکہ میں تم کو دیکھتا ہوں۔۱۲م

٤١٣٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :أقيموا الصلاة وا توا الزكاة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نماز قائم رکھواور زکوۃ دو۔۱۲م

٤١٣٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :عجبت بصبر أخي يوسف۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے صبر پر تعجب ہوتا ہے۔۱۲م

٤١٣٦۔ **عن** ابي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ردوا السلام وغضوا البصر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٤١٣٣۔الصحيح لمسلم، كتاب الصلوة باب تسوية الصفوف واقامتها ١٨٢/١

٤١٣٤۔الجامع الصحيح للبخاري، كتاب الادب باب قول الرجل مرحبا ٩١٢/٢

٤١٣٥۔المعجم الكبير للطبراني، ١١٦٤ ١٩٩/١١

٤١٣٦۔المسند لاحمد بن حنبل، مرويات ابي سعيد ١١١٩٢ ٦٧/٣

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سلام کا جواب دو اور نگاہیں نیچی رکھو۔ ۱۲م

۴۱۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:دفن البنات من المکرمات۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیٹیوں کو دفن کرنا بزرگی والے کاموں میں سے ہے ۱۲م

بحر رکض الخیل

۴۱۳۸۔ **عن** ابی ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :حسبی دینی من دنیای۔

حضرت ابوثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا دین میری دنیا کے مقابلے میں کافی ہے۔ ۱۲م

۴۱۳۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :القائم بعدی فی الجنة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: راتوں کو عبادت کرنے والے میرے بعد جنت میں ہیں۔ ۱۲م

۴۱۴۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :اشتدی أزمة تنفرجی۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: باگ ڈور سخت کرو کے اس سے تم کشادگی پاؤ گی۔ ۱۲م

۴۱۳۷۔ کنزالعمال للمتقی ، فی برالبنات ۴۵۳۷۷ ۴۴۹/۱۶

۴۱۳۸۔ کنزالعمال للمتقی ، حسن الظن با لله وبالناس ۴۸۷۰ ۱۴۰/۳

۴۱۳۹۔ کنزالعمال للمتقی ، ذکر الصحابه ۳۳۱۰۷ ۶۳۹/۱۱

۴۱۴۰۔ میزان الاعتدال للذهبی ، ترجمه حسین بن عبد الله ۲۰۱۳ ۵۳۸/۱

۴۱۴۱۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لن یغلب عسر یسرین۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔۱۲م

۴۱۴۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :استنجوا بالماء البارد۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈے پانی سے استنجا کرو۔۱۲م

۴۱۴۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :واجعل لی فی نفسی نورا۔ (انباء الحی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے قلب وقالب کو نورانی بنادے۔۱۲م

سمندر، زمین، اور سورج کے احوال

۴۱۴۴۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان تحت البحر نار وتحت النار بحر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیشک سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے۔۱۲م
(فوز مبین ص ۵۷)

۴۱۴۱۔المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر ۲/۵۸۵

۴۱۴۲۔ کنز العمال للمتقی ۲۶۳۹۴، ۹/۳۵۱

۴۱۴۳۔المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۳۴۹ ۱۲/۱۷

۴۱۴۴۔المستدرک للحاکم، کتاب الاھوال ۴/۶۳۸

٤١٤٥ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :یقبض اللہ الارض یوم القیامة ویطوی السماء بیمینة ثم یقول انا الملك : این ملوك الارض ؟ ۔

(حاشیہ معالم ص ۴۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین وآسمان کو اپنے دست قدرت میں سمیٹ لیگا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔۱۲م

٤١٤٦ ۔ **عن** ابی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : وکّل بالشمس تسعة املاك یرمونها بالثلج کل یوم ، لولا ذالك ما اتت علی شیء الااحرقته ۔

(فوزمبین ص ۱۴۷)

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سورج پر نوفرشتے مامور ہیں جو ہردن اس پر برف چھڑکتے ہیں، اگرایسا نہ ہوتا تو جہاں سورج کی دھوپ پہونچتی سب کو جلاکرراکھ کردیتی۔۱۲م

٤١٤٥ ۔معالم التنزیل للبغوی، ٥/٢٨

٤١٤٦ ۔المعجم الکبیر للطبرانی ٨/١٦٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ٨/١٣١

کنز العمال للمتقی ١٥١٩٩ ☆ اتحاف السادة المتقین ٧/٢٨٨

المغنی للعراقی ٤/٤٣١

فهرس اطراف الحديث والآثار

فهرس اطراف الحديث والآثار

الف
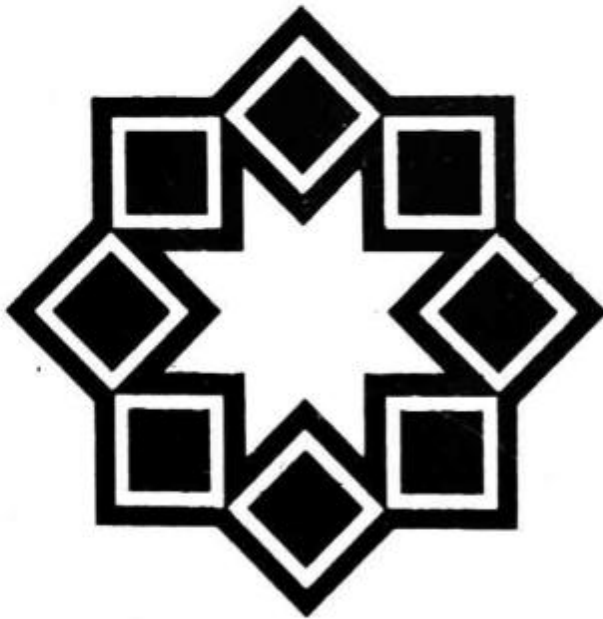
	الراوی	المجلد رقم الحدیث
ائت الميضاة فتوضا	ابو امامه بن سهل	۲۸۲/۱
ابتغوا الخير عند حسان الوجوه	ابوهريره	۲۹۷/۱
ابنوا مسا جدكم جما	ابن عباس	۷۸۱/۱
ابنوا المساجدواتخذوها	انس	۷۸۰/۱
ابنوا المساجدو اخرجوا القمامة،	ابو قرصافه	۷۴۳/۱
ابغض الحلال الى الله تعالىٰ،	ابن عمر	۱۶۱۸/۲
ابتغوا الخير عند حسان الوجوه،	ابو هريره	۲۱۶۱/۳
ابتغوا الخبر عند الحسان الوجوه،	عطا بن ابى رباح	۲۱۶۳/۳
ابرا البر صلة الولد و دابيه،	ابن عمر	۲۳۵۳/۳
ابغض الاسماء الى الله تعالىٰ،	داؤدی	۲۲۹۲/۳
ابغض الناس الى الله تعالىٰ،	ابن عباس	۲۳۱۴/۳
ابن اخت القوم منهم	انس	۴۰۹۶/۶
اتانى جبريل آنفا	عمر الفاروق	۳۷۴۱/۶
اتانى جبريل آنفا فقال بشر	ابو طلحة	۳۹۵۲/۶
اتخذه من ورق	بريدة الاسلمى	۴۱۲۸/۶
اتدرونى اى يوم هذا	انس بن مالك	۳۷۱۵/۶
اتدرونى اى يومذاكم	حسن البصرى	۳۷۱۹/۶

اتقوا فراسة المؤمن فانه	عبد الله بن عمر	۳۹۶۰/۶
اتقوا فراسة المؤمن فانه	ثوبان	۳۹۶۱/۶
اتموا الصفوف	انس	۴۱۳۳/۶
اتانی جبرئیل علیه السلام فقال،	باقر	۲۷۴۶/۳
اتانا النبی ﷺ فساومنا،	سوید بن قیس	۱۹۵۴/۳
اتدرون من المفلس،	ابو ہریرہ	۱۲۱۰/۳
اتدعون عن ذکر الفاجر،	بہز بن حکیم	۱۲۵۶/۳
اترون انی اذتعلقت.	ابن عباس	۲۷۸۲/۳
اترونها حمراء کنارکم.	ابو ہریرہ	۲۶۸۰/۳
اتی النبی ﷺ عبد الله بن ابی اوفی ،	جابر	۱۰۴۳/۲
اتانی جبرئیل بالحمی والطاعون،	ابو عسیب	۱۲۶۸/۲
اتقوا النار ولو بشق.	ابو بکر	۱۳۴۳/۲
اتیت النبی ﷺ وهو فی المسجد،	جابر	۱۷۱۰/۲
اتمو الصف المقدم،	انس	۸۳۲/۱
اتموا الصفوف فانی اراکم.	انس	۸۳۷/۱
اتی سباطة قوم،	حذیفه بن یمان	۳۳۷/۱
اتانی جبرئیل فقال:اتیتك،	ابو ہریرہ	۲۰۰/۱
اتانی جبرئیل فقال لی :مر	ابو ہریرہ	۱۸۲/۱
اتانی الروح الامین فقال :اخرج	ثوبان	۱۳۲/۱
اتریدین ان ترجعی الی رفاعة ،	عائشه	۲۶۲۳/۲
اتقی الله واصبری ،	انس	۱۱۴۷/۲
اتی باب الجنة یوم اسلقیامة،	انس	۳۲۱۱/۴
ابو بکر و عمر خیر الاولین،	علی	۳۴۷۴/۴

اذهب ادع لی معاوية ،	ابن عباس	٣٦٤٠/٤
اذهبی فاسعد بها،	ابن عباس	٢٩٩١/٤
اذهبی فاسعدیها،	ا بن عباس	٢٩٩٢/٤
أرايت قولك اصبح نحیی	عبد الرحمن	٤٠٢٧/٦
اربع فرضهن الله تعالی،	عمارة بن حزم	٦٥٩/١
ارکعوا ها تین الرکعتین ،	رافع بن خدیج	٨٨٨/١
اربع من سنن الهدی ،	ابو ایوب الانصاری	٦٥/١
اربع فرضهن الله ،	زیاد بن نعیم	١٣٦٨/٢
ارجع فقد بای عناك،	یعلی بن عطا	١٣٧٨/٢
اربع دعوات لا ترد،	ابن عباس	٢٥٤٣/٣
اربع دعوتهم مستجابة،	واثله	٢٥٤٢/٣
اربعة ل عنوا فی الدنیا و الآخرة،	ابو امامه	١٩٧٤/٣
اربعة ل عنهم الله فوق عرشه،	ابو امامه	١٩٧٣/٣
اربعة يصبحون فی غضب الله ،	ابو هریره	١٩٧٢/٣
اربعوا علی انفسکم	ابوموسی	٢٤٩٢/٣
اربی ان تغسله تجنه،	علی	٢٦٩٨/٣
ارجع اليها فاضحكها،	ابن عمرو	٢٣٣٤/٣
ارحموا من فی الارض،	ابن عمرو	٢٠٩٧/٣
ارجوا ان یغنمك الله مهر،	عبدالله بن سلامه	٢٩٢٨/٤
ارسلت الی الجن والانس،	ابن عباس	٣١٩١/٤
ارضعیه فقالت: انه ذولیحة،	زینت بنت ابی سلمه	٣٠٠٠/٤
ارضعیه فأصنعة بعدان ،	عمره بنت عبد الرحمن	٣٠٠١/٤
ازارة المومن الی انصاف ساقیه، ،	ابو سعید	١٩٩٠/٣

انا سید ولد آدم یوم القیامة،	ابو ہریرہ	۲۸۰۳/۴
انا قائد المرسلین ولا فخر،	جابر	۳۳۴۳/۴
انا محمد بن عبد الله ،	انس	۳۴۰۸/۴
انا محمد واحمد،	جبیر بن مطعم	۳۱۸۱/۴
انا محمد و احمد،	ابو موسی	۳۳۳۰/۴
انا محمد و احمد،	حذیفہ	۳۳۳۱/۴
انا النبی لا کذب،	براء بن عازب	۳۴۰۳/۴
انا النبی لا کذب،	شیبہ	۳۴۰۴/۴
انت مع من احببت،	انس	۲۱۴۷/۳
انت و مالك لابيك ،	جابر	۲۳۴۲/۳
انت وما لك لابيك (و فيه قصه)	جابر	۲۳۴۳/۳
انز القرآن على سبعة احرف،	ابن مسعود	۲۷۳۷/۳
انزلوا الناس منازلهم،	عائشہ	۲۱۱۹/۳
انشدكن بالعهد الذى،	ابن حبیب	۲۴۱۴/۳
انظروا له ذاقرابه، ،	ابن عباس	۲۶۱۶/۳
انهكوا الشوارب و اعفوا اللحى،	ابن عمر	۲۰۱۶/۳
ان سركم ان تقبل صلوتكم،	ابو امامہ	۸۰۳/۱
ان سركم ان يقبل الله صلوتكم،	ابو مرثد	۸۰۵/۱
انا اول من يفتح باب الجنة ،	ابو ہریرہ	۱۵۲۲/۲
انا اهل البيت لا يحل لنا الصدقة،	ابو لیلی	۱۳۲۶/۲
انا برئ ممن حلق و سلق		۱۲۲۶/۲
انا و امرأة سفعاء الخدين ،	عوف بن مالک	۱۵۱۹/۲
انس مايكون للميت فى قبره ،	بعض الصحابة	۱۱۳۹/۲

ان اللہ تعالیٰ قال : لا یزال عبدی،	ابو ہریرہ	۳۵۶۰/۴
ان اللہ تعالیٰ قال لی: یا محمد!،	ابو ہریرہ	۳۳۰۷/۴
ان اللہ تعالیٰ قداعطانی الاسئلۃ،	ابی بن کعب	۳۴۳۳/۴
ان اللہ تعالیٰ قد رفع لی الدنیا،	ابن عمر	۳۲۵۰/۴
ان اللہ تعالیٰ قد فرض علیکم الحج،	ابو ہریرہ	۲۹۸۱/۴
ان اللہ تعالیٰ کتب علیکم الحج،	ابن عباس	۲۹۸۲/۴
ان اللہ تعالیٰ کلم موسی ،	سلمان	۲۸۱۳/۴
ان اللہ تعالیٰ لیدفع		/۴
ان اللہ تعالیٰ و رسولہ حرم بیع الخمر ،	جابر	۳۰۳۹/۴
ان اللہ تعالیٰ و کل علی الرحم،	انس	۳۲۷۲/۴
ان اللہ تعالیٰ یؤید ھذا الدین باقوام،	ابو بکرہ	۳۶۵۳/۴
ان اللہ تعالیٰ یقول: اعطیھم من حلمی،	ابو درداء	۳۵۶۳/۴
ان اللہ تعالیٰ یقول: ان اللہ یمسک،	ابو وائل	۳۶۵۴/۴
ان اللہ تعالیٰ یقول : انی لا ھم باھل ،	انس	۳۵۷۰/۴
ان اللہ تعالیٰ یقول : یوم القیامۃ	ابو ہریرہ	۳۵۶۵/۴
ان اللہ تعالیٰ یقول: خلقت الخلق،	سلمان	۳۱۹۳/۴
ان اللہ تعالیٰ یقول: عبد المومن احب الی ،	ابو ہریرہ	۳۶۱۰/۴
ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونۃ،	ابو ہریرہ	۳۱۸۸/۴
ان اللہ تعالیٰ ینصر القوم با ضعفھم،	ابن عباس	۳۵۷۵/۴
ان رسول اللہ ﷺ حرم البقیع، ،	صعب بن خیامہ	۲۹۶۱/۴
ان رسول اللہ ﷺ صیدھا،	شرحبیل	۲۹۵۸/۴
ان رسول اللہ ﷺ کل دافۃ،	جابر	۲۹۶۸/۴
ان رسول اللہ ﷺ ما بین لا بتی المدینۃ ،	رافع	۲۹۵۵/۴

ان اجتهدت فاخطأت فلك اجر	عبد الله بن عمرو	٦/٣٨٨٥
انتم اليوم خير اهل الارض	جابر بن عبدالله	٦/٤١١٠
ان ربى اعطانى سبعين	عبد الرحمن بن ابى بكر	٦/٣٦٩٥
ان ربكم خيرنى	ابو ايوب	٦/٣٦٩٩
ان ربى وعدنى	ثوبان	٦/٣٦٩٨
ان ربى وعدنى	ابو سعد الخير	٦/٣٧٠٠
ان ربى وعدنى	عتبة بن عبد	٦/٣٧٠٤
ان الله وعدنى	انس بن مالك	٦/٣٧٠٥
ان الله عز وجل يقول لايزال عبدى	عائشة الصديقة	٦/٣٩٥٩
ان الله عز وجل يقول اعددت لعبادى	ابو هريرة	٦/٤٠٠٢
ان جبريل قال بكتاب الله يضلون	عمر الفاروق	٦/٣٨٩٤
ان عفريتا جعل يتقلب	ابوهريرة	٦/٣٩٧٩
ان مع كل مؤمن خمسة من الملا ئكة	عبد الله بن عباس	٦/٣٩٤٦
ان منكم منافقين	ابو مسعود الانصارى	٦/٣٩١٩
ان علمى بعد موتى	انس بن مالك	٦/٤٠٤٠
ان الله يبعث يوم القيمة	عبد الله بن مسعود	٦/٣٧٠٨
ان هذا المال حلوة	ابو سعيد الخدرى	٦/٣٩٠٠
انما انا قاسم والله يعطى	معاوية	٦/٣٩٢٦
انى والله لا ا زيد على	سمرة بن جندب	٦/٣٨٠٠
ان المتشدقين فى النار	ابو امامة	٦/٤٠٧٣
ان الميت يبعث فى ثيابه	ابو سعيد الخدرى	٦/٣٩٩٣
ان الناس يحشرون يوم القيامة	ابو ذر الغفارى	٦/٣٩٨٥
ان لله تعالىٰ ملكا اعطاه	عمار بن ياسر	٦/٣٩٤٤

انه سیکون فی امتی کذا بون ،	ثوبان	۴/۳۳۲۰
انه سیکون فی امتی کذا بون ،	ثوبان	۴/۳۳۵۹
انه سیولد لك بعدی ، (لعلی)	محمد بن حنیفه	۴/۳۰۰۸
انه سیکون فی امتی کذا بون ،	ثوبان	۴/۳۳۵۹
انه لم یکن نبی الا له دعوة ،	ابن عباس	۴/۲۸۰۱
انها حرم آمن ،	سهل بن حنیف	۴/۲۹۶۶
ان هذا المال خضرة حلوة ،	خوله بن قیس	۴/۲۸۹۲
ان هذه القبور مملؤة ،	ابو هریره	۴/۲۹۱۹
ان لم تجدنی فآتی ابا بکر ،	جبیر بن مطعم	۴/۳۴۷۰
ان الانصار قوم فیهم ،	ابن عباس	۲/۱۶۰۹
ان الایمان لیأرز الی المدینة ،	ابو هریره	۲/۱۵۰۳
ان الدرهم یصیبه الرجل ،	انس	۲/۱۶۹۱
ان الربا ابواب ،	اسود بن وهب	۲/۱۶۹۵
ان الربا نیف و سبعون ، بابا ،	ابن عباس	۲/۱۷۰۰
ان الرسالة والنبوة ،	انس	۲/۱۸۵۲
ان الروح اذا قبض تبعه ،	ام سلمه	۲/۱۰۲۱
ان الشهید اذا تشهد ،	حبان بن حیله	۲/۱۲۴۴
ان الصدقة حرام علی محمد ،	ابن عباس	۲/۱۳۲۱
ان الصدقة لا تنبغی لآل محمد	عبدالمطلب بن ربیعه	۲/۱۳۳۱
ان الصدقة لتطفی ،	انس	۲/۱۳۴۲
ان الصدقة وصلة ،	انس	۲/۱۳۴۱
ان الطاعون رحمة لکم ،	معاذ ،	۲/۱۲۵۹
ان الکعبة تحشر کالعروس ،	بعض الصحابة	۲/۱۵۱۱

﴿ب﴾

﴿ت﴾

ث

ج

ح

دع عنك معاذا،	معاذ	۳۵۵۴/۴
دع ما یریبك الی مالا یریبك ،	حسن بن علی	۳۶۲۷/۴
دعی هذه و قولی الذی ،	ربیع بنت معوذ	۳۲۶۸/۴
دفن البنات من	عبد الله بن عمر	۴۱۳۷/۶
الدنیا ملعونة و ملعونما فیها	ابو الدرداء	۳۸۹۸/۶
الدنیا ملعونة و ملعونما فیها	جابر بن عبد الله	۳۸۹۹/۶
الدنیا کلها متاع	عبد الله بن عمر	۴۰۷۰/۶
الدعاء بین الاذان و الاقامة،	انس	۲۵۳۰/۳
الدعاء جند من اجناد الله،	ابو موسی	۲۴۸۵/۳
الدعاء سلاح المومن،	علی	۲۴۶۹/۳
الدعاء محجوب عن الله تعالیٰ،	علی	۲۴۹۴/۳
الدعاء مخ العبادة،	انس	۲۴۷۱/۳
الدعاء یرد القضاء،	ثوبان	۲۴۸۴/۳
الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها	جابر	۲۴۴۴/۳
الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها،	ابو هریره	۲۴۴۵/۳
الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها،	ابو درداء	۲۴۴۶/۳
الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها،	ابن مسعود	۲۴۴۷/۳
الدنیا والآخرة حرام علی اهل الله ،	ابن عباس	۳۵۶۲/۴
الدیك یؤذن بالصلوة، ما فیها،	ابن عمر	۲۳۹۲/۳

ذ

ذاك یوم ولدت فیه ،	ابو قتاده	۳۳۹۰/۴
ذلك شئ یجدونه فی صدورهم،	معاویه بن حکم	۳۶۳۵/۴
ذهبت انا و ابو بکر و عمر ،	ابن عباس	۳۴۶۸/۴

ر

﴿ش﴾

ص

﴿ض﴾

﴿ط﴾

ظ

﴿ع﴾

العلم خير من العبادة ،	ابو ہریرہ	۲۲۸/۱
العلم خير من العمل ،	عبادۃ بن الصامت	۲۳۰/۱
العمائم تيجان العرب،	علی	۹۸۲/۱
العمائم تيجان العرب،	انس	۹۸۳/۱
العمائم تيجان العرب،	معاذ	۹۹۷/۱
العمائم وقار المؤمن،	عمران	۹۸۸/۱
العمامة على القلنسوة فضل،	رکانہ	۹۸۶/۱
عانق النبی ﷺ الحسن،	ابو ہریرہ	۲۰۶۶/۳
عبد مناف عز قريش،	عثمان بن ضحاک	۲۲۶۵/۳
عرضت على اجور امتی ،	انس	۲۷۳۳/۳
عشر من الفطرة قص الشارب،	عائشہ	۲۰۴۶/۳
علمنى التشهد و كفى بين كفيه،	ابن مسعود	۲۰۶۰/۳
على اليد ما اخذت حتى تر دها،	سمرہ	۲۲۰۱/۳
عليكم عباد الله بالدعاء،	ابن عباس	۲۳۷۳/۳
عم الرجل صنوا بيه	ابو ہریرہ	۲۳۵۸/۳
عن يمين الرحمن فكلتا يديه ،	عمرو بن عسبہ	۲۵۹۹/۳
عادى الارض من الله و رسوله ،	طاؤس	۲۸۹۸/۴
عادى الارض من الله و رسوله ،	طاؤس	۳۶۵۷/۴
عرضت على امتى باعمالها ،	ابو ذر	۳۲۶۱/۴
عرضت على امتى البارحة ،	حذیفہ	۳۲۶۲/۴
عرف الحق لا هله ،	اسود بن سریع	۲۹۳۳/۴
علمى بعد وفاتى كعلمى فى حياتى ،	انس	۳۲۶۴/۴
عمرو بن العاص من صالحى القريش،	طلحہ بن عبیدللہ	۳۵۴۲/۴

غ

﴿ ف ﴾

﴿ق﴾

کل ما ادری زکوته،	ابن عمر	۲/ ۱۳۱۴
کل ما فری الاوداج،	رافع	۲/ ۱۹۳۲
کل مسکر حرام،	بن عمر	۲/۱۷۶۱
کلم المجذوم و بینك وبینه ،	عبد الله بن ابی اوفی	۲/ ۱۲۷۴
کلوا جمیعا ولا تفرقوا،	عمر	۲/۱۸۸۳
کلوا واطعموا،	سلمه بن اکوع	۲/۱۹۲۱
کلوا واطعموا،	ابو سعید	۲/۱۹۲۲
کنا مع النبی ﷺ فی سفر،ابو موسی		۲/ ۱۰۴۷
کنا نری الاجتماع الی اهل البیت،	جرید بن عبد الله	۲/۱۲۲۷
کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،جابر		۲/۱۸۷۵
کنا مع صاحب البلاء تواضعا،	ابو ذر غفاری	۲/۱۲۷۰
الکفارات اطعام الطعام،	ابو هریره	۲/ ۱۸۹۷
کان عنده عصیبة لرسول الله ،صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، انس		۲/ ۱۲۳۰
کان فی الامم السابعة رجل عاص،	ابن مسعود	۲/ ۱۷۱۴
کانت بنوا اسرائیل اتخذوا قبور،	عمر و بن دینار	۱/ ۷۹۸
کانت صلوة رسول الله ﷺ فی شهر،	صدیقه	۱/۸۲۱
کتب الله مقادیر الخلق،	عبدا لله بن عمرو	۱/۱۳۱
کذا کان وضؤ نبی الله ﷺ	علی المرتضی	۱/۳۴۹
کفوا عن اهل لا اله الا الله ،	ابن عمر	۱/۱۱۴
کلاو الله! لتأمرن بالمروف،	عبد الله بن مسعود	۱/۲۴۵
کل سلامی من الناس،	ابو هریره	۱/۲۲۱
کل کلام فی المسجد،	ابو هریره	۱/۷۷۰
کل المسلم علی المسلم حرام،		۱/ ۱۵۳

ل

لا ینبغی ان یکون فی قبلة البیت،	عثمان بن ابی طلحه	۷۴۵/۱
لا امثل به فیمثل الله بی،	عائشه	۱۸۱۲/۲
لا ابا یعلک حتی تغیری کفیک،	عائشه	۲۳۰۲/۳
لا امثل به فیمثل الله	عائشه	۲۰۴۳/۳
لاتباغضوا و لا تحاسدوا،	انس	۲۱۰۵/۳
لا تؤموا قریشا و أتموها،	علی	۲۷۵۹/۳
لا تحقرن من المعروف شیئا،	ابو ذر	۲۳۲۴/۳
لا تدعوا علی انفسکم،	جابر	۲۵۰۴/۳
لا تسکنواهن الغرف،	عائشه	۲۳۰۹/۳
لا تسمه عزیزا،	عبد الرحمن بن سمره	۲۲۹۳/۳
لا تصاحب الامؤمنا،	ابو سعید	۲۱۳۵/۳
لا تعجزوا فی الدعاء،	انس	۲۴۶۷/۳
لا تعقن والدیك و ان آمراك،	معاذ	۲۳۳۵/۳
لا تعلموا نسائکم الکتابة،	ابن عباس	۲۳۱۱/۳
لا تعلموا نسائکم الکتابة،	ابن مسعود	۲۳۰۱/۳
لا تقولوا للمنافق: یا سید،	بریده	۲۱۷۱/۳
لا تکن مثل فلان کان یقوم،	ابن عمرو	۲۱۲۱/۳
لا تلبسوا الحریر،	عمر	۱۹۵۹/۳
لا تنسانا یا اخی من دعاءك،	عمر	۲۰۰۰/۳
لا تنقضی عجائبه،	علی	۲۹۰۸/۳
لا ضمان علی قصار و صباغ،	علی	۲۲۰۲/۳
لا تمثلوا بآدمی ولا بهیمة،	علی	۲۰۳۴/۳
لا تمثلوا بشیئ من خلق الله،	حکم بن عمیر	۲۰۳۹/۳

لیس منا من غشنا،	ابو ہریرہ	۳/۲۲۵۸
لیس منا من لم تیغن با لقرآن ،	ابوہریرہ	۳/۲۷۱۸
لیس منا من لم یرحم صغیرنا،	ابن عمرو	۳/۲۱۷۳
لیس منا من لم یرحم صغیرنا،	ابن عباس	۳/۲۱۷٤
لیس منا من لم یرحم صغیرنا،	ضمیرہ	۳/۲۱۷٥
لینتھن کل رحل الی کفؤہ،	حابر	۳/۲۰۸۰
لأن اطأعل حمرۃ،	ابو ہریرہ	۲/۱۱٥۰
لأن اطأعل حمرۃ،	ابن مسعود	۲/۱۱٥٥
لأن امشی علی جمرۃ،	عقبہ بن عامر	۲/۱۱٥۳
لأن یحلس احدکم علی جمرۃ ،	ابو ہریرہ	۲/۱۱٥۲
لأن یلج احدکم ،	ابو ہریرہ	۲/۱۷۲۲
لئن بقیت الی قابل ،	ابن عباس	۲/۱٤۱۷
لا تحدوا النظر الی ،	ا بن عباس	۲/۱۲۷٦
لا تد یموا النظر الی ،	حسین بن علی	۲/۱۲۷۷
لا تدیموا النظر الی المحذومین ،	ابن عباس	۲/۱۲۷٥
لا تذکروا موتا کم الا بخیر،	عائشہ	۲/۱۱٦۰
لا تذکروا ھلکا کم الا بخیر،	عائشہ	۲/۱۱٦۲
لا ترفع القصعۃ حتی،	حابر	۲/۱۸٦۹
لا تسبوا الاموات فانھم،	عائشہ	۲/۱۱٦۱
لا تسوا الاموات، فتوذوابہ ،	مغیرہ	۲/۱۱٦۳
لا تشرب الخمر حین یشربھا،		
لا تشربوا فی الدباء،	قیس	۲/۱۷٦۲
لا تصلوا صلوۃ مر تین ،	ابن عمر	۲/۱۰٦۸

﴿م﴾

﴿ن﴾

نهى ان تستر الجدر،	على بن حسين	٣١٥٤/٤
نهى ان يباع الطعام اذا ،	ابن عمر	٣٠٤٧/٤
نهى ان يبال فى الحجر،	عبد الله بن سرجس	٣١٥٠/٤
نهى ان يبزق الرجل بين يديه ،	ابو سعيد	٣٠٤٨/٤
نهى ان يبيع حاضر لباد	ابو هريره	٣٠٤٩/٤
نهى ان يتباهى الناس فى المساجد ،	انس	٣١٤٥/٤
نهى ان يتخلى الرجل ،	ابن عمرو	٣١٤٩/٤
نهى ان يتزوج المرأة ،	جابر	٣١٦٦/٤
نهى ان يتعاطى السيف ،	جابر	٣١٤٧/٤
نهى ان يتناجى اثنتان ،	ابن عمر	٣١٦٩/٤
نهى ان يجمع بين التمر والزهو،	ابو قتاده	٣٠٥٠/٤
نهى ان يسافر بالقرآن	ابن عمر	٣٠٥١/٤
نهى ان يسمى الرجل ،	ابن مسعود	٣١٥١/٤
نهى ان يصافح المشركون،	جابر	٣١٥٣/٤
نهى ان يصلى الرجل اخاه ،	ابن عمر	٣٠٥٤/٤
نهى ان يضحى ليلا ،	ابن عباس	٣١٥٢/٤
نهى ان يقعد الرجل بين ،	بريده	٣١٤٦/٤
نهى ان يقوم الامام،	حذيفه	٣١٤٨/٤
نهى ان يقيم الرجل اخاه ،	ابن عمر	٣٠٥٤/٤
نهى ان يلبس الرجل مصبوغا،	ابن عمر	٣٠٥٥/٤
نهى عن اشتمال الصماء،	ابو سعيد	٣٠٥٦/٤
نهى عن اكل المجثمة ،	ابو درداء	٣١٢٧/٤
نهى عن اكل الهره ،	جابر	٣١٢٦/٤

نعم اذا رأت الماء،	انس،	۱/ ۶۷۶
نعم وازرده ولو بشوكة،	سلمه بن اكوع	۱/ ۷۱۱
نعم العان على تقوى الله المال	جابر بن عبد الله	۳۹۰۴/۶
نعم العون على الدين	معاوية بن حيدة	۳۹۰۵/۶
نعمت الدار الدنيا	طاؤس بن اشيم	۳۹۰۲/۶
نزل النبی ﷺ فی حفرتها،	حكيم بن حزام	۱۰۸۵/۲
نضر الله عبدا سمع مقالتی ،	انس بن مالك	۱/ ۲۶۴
نية المؤمن خير من عمله ،	انس بن مالك	۲/۱
نساء كاسيات عاريات	ابوهريرة	۴۰۳۸/۶
النور يوم القيامة ،	ابی بن كعب	۶۹۹/۱
النائحة اذالم تتب قبل ،	ابو مالك	۱۲۲۳/۲
النائحة اذا لم تتب قبل ،	ابو مالك	۲/ ۱۲۲۴
الناس تبع لقريش فی هذا الامر،	ابن عمر	۱۵۲۶/۲
الناس معادن كمعادن الذهب،	ابن عباس	۲/ ۱۵۸۶
النفقة فی الحج،	بريده	۱۴۷۲/۲
النكاح من سنتی ،	عائشه	۱۶۱۶/۲
النجوم امان لا هل الارض،	ابن عباس	۳۵۸۸/۴
النجوم امنة للسماء،	ابو موسی	۳۵۷۸/۴

و

وسطوا الامام وسدو الخلل ،	ابو هريره	۱/ ۸۴۶
وضع رسول الله ﷺ كفه اليمنی ،	ابن عمر	۷۰۳/۱
وضعت للنبی ﷺ غسلا،	ميمونه	۳۷۳/۱
وقت صلوة الظهر مالم يحضر،	عبد الله بن عمرو	۱/ ۴۹۰

﴿ ہ ﴾

﴿ی﴾

آثار الصحابة والتابعین

ان الناس قد زعموا انی فررتہ	عمر الفاروق	۱۲۶۶/۲
ان عمر توضأ من ماء فی ،	عمر الفاروق	۱۸۷۷/۲
ان ھذا الشدید،	عمر الفاروق	۱۷۵۱/۲
ان امیر المؤمنین عمر صلی علی جنازۃ ،	عمر الفاروق	۱۱۲۳/۲
اما بعد فاطبخوا شرابکم،	عمر الفاروق	۱۷۹۶/۲
اما بعد فانہ انتھی الی شراب،	عمر الفاروق	۱۷۸۴/۲
اما بعد فانھا جاء تنا اشربۃ ،،	عمر الفاروق	۱۷۸۵/۲
اما بعد فانھا قدمت علی عیر،	عمر الفاروق	۱۷۶۸/۲
انا اشرب الشراب الشدید،	عمر الفاروق	۱۷۴۰/۲
انا نشرب ھذا النبیذ الشدید،	عمر الفاروق	۱۷۴۶/۲
انما اضربک علی السکر،	عمر الفاروق	۱۷۴۷/۲
انما جلدناک بالسکر،	عمر الفاروق	۱۷۴۸/۲
انما جلدناک لسکرہ،	عمر الفاروق	۱۷۴۹/۲
حتی افاق فجلدہ ،	عمر الفاروق	۱۷۵۰/۲
خذ مما یلیک و من شقک،	عمر الفاروق	۱۲۸۲/۲
کان عمر یحب الشراب الشدید،	عمر الفاروق	۱۷۴۰/۲
کانکم اقللتم عکرہ،	عمر الفاروق	۱۷۵۲/۲
لو کان غیرک بہ الذی ،	عمر الفاروق	۱۲۸۳/۲
ما علمت رسول اللہ ﷺ نکح شیأ،	عمر الفاروق	۱۵۷۳/۲
ھذ الطلاء مثل خلاء الابل ،	عمر الفاروق	۱۷۳۵/۲
ھکذا فافعلوہ ،	عمر الفاروق	۱۷۶۵/۲
یا امۃ اللہ ! لا توذی الناس،	عمر الفاروق	۱۲۸۱/۲
ایاکم ومراطنۃ الاعاجم،	عمر الفاروق	۲۱۲۳/۳

لم يخف عليه شئ من	عبد الله بن عباس	٣٩٦٦/٦
ان النبی ﷺ بلغه عن ربه	عبد الله بن عباس	٣٩٧٥/٦
نزل على النبی ﷺ (ولوان الخ	عبد الله بن عباس	٤٠٠٠/٦
قالوا سلوه عن الروح	عبد الله بن عباس	٣٩٩٩/٦
فبين الله ما يفعل به و بهم	عبد الله بن عباس	٤٠٠٤/٦
فانزل الله بعد هذا	عبد الله بن عباس	٤٠٠٦/٦
كان يدعو باسم الرجل من اهل النفاق	عبد الله بن عباس	٣٩١٧/٦
ان القرآن ذو شجون	عبد الله بن عباس	٣٦٧٤/٦
انا اعلم بكتاب الله منهم	عبد الله بن عباس	٣٧٤٤/٦
انا ممن يعلم تاويله	عبد الله بن عباس	٣٦٨٣/٦
لو ضاع لی عقال بعير	عبد الله بن عباس	٣٦٧٦/٦
جعل للام الثلث من جميع المال	عبد الله بن عباس	٣٨٢٢/٦
كان ابن عباس اذا سئل	عبد الله بن عباس	٣٨٢٣/٦
فأبىٰ ان يقول فيها	عبد الله بن عباس	٣٨٢٤/٦
ان الرجل كان اذا طلق امرأته،	عبد الله بن عباس	١٦٣٣/٢
انما المتعة فى اول الاسلام،	عبد الله بن عباس	١٥٣١/٢
كشف للنبی ﷺ عن سريرا النجاشی،	عبد الله بن عباس	١٠٧٤/٢
اذا خفت ان تفوتك الجنازة ،	عبد الله بن عباس	١١٠٦/٢
اذا فجأتك الجنازة،	عبد الله بن عباس	١١٠٥/٢
حرمت الخمر بعينها،	عبد الله بن عباس	١٧٤٤/٢
حرمت الخمر بعينها،	عبد الله بن عباس	١٧٧٩/٢
طلقت منك بثلاث،	عبد الله بن عباس	١٦٢٦/٢
عصيت ربك و بانت منك،	عبد الله بن عباس	١٦٢٥/٢

كان ابراهيم قد ملأالمهد ولوعاش،	انس بن مالك	۳۳۵۶/۴
هى حرام لا يختلى خلاها،	انس بن مالك	۲۹۵۱/۴
من اراد علم الاولين	انس بن مالك	۳۶۷۲/۶
اكثر ما كان الوحى يوم توفى	انس بن مالك	۳۹۲۷/۶
هل تدرى ما الدنيا	أبى بن كعب	۳۸۹۷/۶
أكان الذى سألتنى عنه	أبى بن كعب	۳۸۴۱/۶
لا يفقه الرجل كل الفقه	ابو الدرداء	۳۶۸۲/۶
انك لم تفقه كل الفقه	ابو الدرداء	۳۸۴۳/۶
اذا قضى بين اثنين	ابو الدرداء	۳۸۴۴/۶
كان يشرب ما ذهب ثلثاه،	ابو الدرداء	۱۷۷۲/۲
كان طعامنا يو ميذ الشعيو،	ابو سعيد خدرى	۴۷۲/۱
لما كثر الطعام فى زمن معاوية،	ابو سعيد خدرى	۴۷۱/۱
كان يكفى من هوا و فى منك،	جابر بن عبد الله	۴۵۲/۱
يكفى من الغسل من الجنابة،	جابر بن عبد الله	۴۵۱/۱
للابنة النصف وللأخت النصف	معاذ بن جبل	۳۸۲۹/۶
احسنو اكفان موتا كم	معاذ بن جبل	۳۹۸۴/۶
ارسل ملك الموت الى موسى عليه السلام،	ابوهريره	۳۴۴۱/۴
اشترى عثمان الجنة مرتين،	ابوهريره	۳۴۹۷/۴
كان يقبض على لحية فيأخذ ما فضل،	ابو هريره	۲۰۱۴/۳
لا يقبض المو من حتى يرى،	ابو هريره	۱۸۸۲/۲
ان يأجوج ومأجوج ليحفرن السد	ابوهريرة	۳۷۲۶/۶
كان يطول من اصبح جنبا فلا صوم	ابوهريرة	۳۸۵۱/۶
رأيت رجلا عليه ثوبان،	عبد الله بن زيد	۶۰۴/۱

ان ام سلمة ارته احمر،	عثمان بن عبد الله بن موهب	۲۰۱۰/۳
دخلت علی ام سلمة فاخرجت،	عثمان بن عبد الله بن موهب	۲۰۰۹/۳
من اردان یکون حمل زوجته،	عطاء بن ابی رباح	۷/۳
انا لنحد صفة رسول الله ﷺ	عبد الله بن سلام	۲۹۲۷/٤
خرجت تاجرا الی الشام،	بلال بن الحارث	۳۳٦۷/٤
انت الرسول الذی ترجی فواضله ،	اسود بن مسعود ثقفیه	۲۹۱٤/٤
انك الذلیل ورسول الله ﷺ	عبد الله بن عبدالله	۲۹۲۱/٤
لوقضی ان یکون بعد محمد ﷺ	عبدالله بن ابی اوفی	۳۳۵۵/٤
اتیت النبی ﷺ، واصحابه حوله كان ،	اسامه بن شریك	۳۲۳۵/٤
فاخرجت ام سلمة شعرا من،	عثمان بن عبدالله	۳٤۱۹/٤
انا والله ما نعلم	قاسم بن محمد	۳۸٦۰/٦
انكم تسألون عن اشیاء	قاسم بن محمد	۳۸٦۱/٦
ان اشد من ذلك عند الله	قاسم بن محمد	۳۸٦۲/٦
ان السماء تدور علی نصب ،	كعب الاحبار	۳٦۵٦/٤
ان السماء فی قطب كقطب الرحا،	كعب الاحبار	۳٦۵۵/٤
ان السموات تدار علی منكب ملك،	كعب الاحبار	۳٦۵٤/٤
ان ا الله تعالیٰ قسم رؤیته و كلامه ،	كعب الاحبار	۲۸۵۱/٤
فرائیت فی بعض ما انزل الله ،	كعب الاحبار	۳۳۱۱/٤
نجده محمدا رسول الله ﷺ	كعب الاحبار	۲۸۸۲/٤
لا تقطر عین ملك منهم،	كعب الاحبار	۳٦۹۹/٤
انت والله الاعزو العزیز،	عروه بن الزبیر	۲۹۰۲/٤
اسلم علی وهو ابن ثمان،	عروه بن الزبیر	۳۵۰۱/٤
لقد رأی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،	حسن بصری	۲۸۵۸/٤

اقوال احبار الیھود،

کنا یهود فینا کانوا یذکرون،	٤/٣٣٠٠
هذا کوکب احمد قدطلع،	٤/٣٣٨٣
یا اهل یثرب قد ذهب	٤/٣٣٨٦

جامع الاحادیث مکمل دس جلدوں کا
اجمالی خاکہ

(۱) مقدمہ: تقاریظ مشائخ، تدوین حدیث، حالات محدثین وفقہاء۔ اصطلاحات حدیث

(۲) جلداول: حدیث (۱) تا (۱۰۱۶) کل احادیث (۱۰۱۶)

(۳) جلددوم: حدیث (۱۰۱۷) تا (۱۹۴۹) کل احادیث (۹۳۳)

(۴) جلدسوم: حدیث (۱۹۵۰) تا (۲۸۰۰) کل احادیث (۸۵۱)

(۵) جلدچہارم: حدیث (۲۸۰۱) تا (۳۶۶۳) کل احادیث (۸۶۳)

(۶) جلدپنجم: فہارس۔فہرست آیات، احادیث، عنوانات، مسائل ضمنیہ،
اطراف حدیث، حالات راویان حدیث،

(۷) جلدششم: حدیث (۳۶۶۴) تا (۴۱۳۴) کل احادیث (۴۷۱)

(۸) جلدہفتم: تفسیر سورۂ فاتحہ تا سورۂ نساء کل آیات (۱۳۲)

(۹) جلدہشتم: تفسیر سورۂ مائدہ تا سورۂ فرقان کل آیات (۲۱۶)

(۱۰) جلدنہم: تفسیر سورہ شعراء تا سورۂ ناس کل آیات (۲۱۷)

﴿تلک عشرة کاملة﴾

تصنیف

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی

صدر شعبۂ افتاء دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول

بسعی و اہتمام

پیر طریقت حضرت علامہ الحاج غلام عبدالقادر علوی صاحب قبلہ

سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دارالعلوم

ناشر

شبیر برادرز - لاہور

سرکٹاتے ہیں تیرے نام پہ

پیغامِ توحید کو عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانبازیاں

مصنّف

علامہ عبدالستار ہمدانی

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار، زبیدہ سنٹر ○ لاہور

مکمل 2 جلد —/R-S. 300

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

فتاویٰ حامدیہ

تصنیف

حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ

جمع و ترتیب

مولانا محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز ۴۰۔ اردو بازار لاہور

Ph-7246006

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

تصنیف

شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ شاہ ابو البرکات محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(متوفی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء)

فیضانِ حضور مفتئ اعظم سنی اعلیٰ حضرت شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شبیر برادرز ۴۰ اردو بازار لاہور

Rs-300/-

فضائل آب زمزم
سلوک صوفیا
نفحات الانس
زینت المحافل
نزہتہ المجالس
سیف الملوک
شبیر برادرز